قال اللہ تعالیٰ وقرآنا فرقناہ لتقرأہ علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا

چون آیت موصوفہ دال ست بر نافعیت تعلیم تدریجی برائے
عامۂ ناس حاضر باشد یا بادی ونیز بر ضرورت تعلیم علوم قرآنیہ یعنی دینیہ مشتمل ست
بر مقاصد و مبادی پس اتباعاً للنص المزبور صحیفہ شہریہ کہ متدرج ست بتدریج شہور

مسمی بہ

الہادی

جلد ۶ | بابت ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۸ھ | نمبر ۳

کہ جامع ست انواع علوم دینیہ را برائے ہر طالب جادی و مذکر ست در ہر مجلس و نادی
ومسکن ست برائے ہر رائح وصادی بصورت ترجمۂ رسالہ الانوار المحمدی و تسہیل المواعظ
وحل اشتباہات کلید مثنوی و تشرف و المنتخب و امثال عبرت و سیرۃ الصدیق کہ اکثر آن مستفاد ست
از درگاہ ارشادی یعنی خانقاہ اشرفی امدادی بادارۂ محمد عثمان عامی رہرو راہ اسلامی

در محبوب المطابع دہلی مطبوع گردید

از کتبخانہ اشرفیہ دریبہ کلان دہلی بزندآنو بر صدق رسی گردد

لہ ہذا التفسیر العام ماخوذ من حدیث قص بسنا مکتاب الدر و قضی بالرجم ۱۲

فہرست مضامین

رسالہ الہادی بابت ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۸ ہجری نبوی صلعم
جو بہ برکت دعا حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ العالی
کتب خانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی سے شائع ہوتا ہے۔

مقاصد وضوابط رسالہ الہادی

۱۔ اس رسالہ کو شرعی مباحث کے سوا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔

۲۔ رسالہ ہذا کا مقصود مسلمانوں کے ظاہر و باطن کی اصلاح ہے

۳۔ ہر قمری مہینہ کی تین تاریخ کو رسالہ روانہ ہو جاتا ہے اگر کسی صاحب کے پاس رسالہ نہ پہنچے تو فوراً طلب فرمائیں اطلاع پہنچتے ہی دوبارہ روانہ کر دیا جاتا ہے۔

۴۔ رسالہ ہذا کی سالانہ قیمت ۲؎ ہے مع محصول ڈاک علاوہ اُن حضرات کے جو قیمت پیشگی ارسال فرمائیں سب حضرات کی خدمت میں رسالہ وی۔پی۔ کیا جاتا ہے۔ اور وی۔پی کی صورت میں اخراجات رجسٹری فیس منی آرڈر اضافہ کر کے ۱۲؎ کا وی۔پی۔ روانہ کیا جاتا ہے اور ممالک غیر سے قیمت مع محصول ڈاک چار شلنگ چھ پینس مقرر ہے جو ہر حالت میں پیشگی لیجاتی ہے۔

۵۔ ہر خریدار کو ابتدائے سال سے خریدار ہونا ضروری ہے اور رسالہ کا سال جمادی الاول سے شروع ہوتا ہے

۶۔ رسالہ ہذا میں بجز اپنے کتب خانہ کی کتب کے کسی صاحب کا اشتہار یا کسی کتاب کا ریویو وغیرہ شائع نہیں کیا جاتا

۷۔ رسالہ ہذا کی پرانی جلدیں بھی موجود ہیں۔ مگر اُن کی قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے بجائے ۲؎ کے مع محصول کے (۳؎) علاوہ محصول ڈاک مقرر ہے۔

الراقم
محمد عثمان۔ مدیر رسالہ "الہادی" دریبہ کلاں دہلی

(۵) مسروق رحؒ (تابعی) سے روایت ہے کہ وہ عرفہ کے دن حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے پانی پلوا دیجئے حضرت عائشہؓ نے غلام سے فرمایا کہ ان کو شہد پلاؤ۔ پھر فرمایا اے مسروقؒ کیا تم روزہ سے نہیں ہو کہا نہیں مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں آج بقر عید^{عہ} کا دن نہ ہو حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ کچھ بات نہیں بلکہ عرفہ اسی دن ہے جسکو امام عرفہ قرار دے (یا عام اہل اسلام) اور بقر عید کا دن وہی ہے جسکو امام بقر عید کا دن قرار دے (یا عام اہل اسلام) اور اے مسروقؒ کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کو ہزار دنوں کے برابر سمجھتے تھے اسکو طبرانی نے سند حسن سے روایت کیا ہے اور بیہقی نے بھی۔ اور بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ہزار دنوں کے روزوں کے برابر ہے۔

(۶) سعید بن جبیر رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عبد اللہؓ بن عمر سے صوم عرفہ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ^{عہ} میں اسکو دو سال کے روزوں کے برابر سمجھا کرتے تھے اسکو طبرانی نے سند حسن سے روایت کیا ہے۔ اور نسائی کی روایت میں ایک سال آیا ہے۔

57

(۷) حضرت زید بن ارقم رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے صوم عرفہ کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ وہ اس سال (کے گناہوں) کا بھی کفارہ ہو جاتا ہے جس میں تم اس وقت ہو اور اس کے بعد بھی ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہو جاتا ہے اسکو طبرانی نے کبیر میں رشدین بن سعد کے طریق سے روایت کیا ہے (اور رشدین میں بعض محدثین کو کلام ہے۔ بعض نے اسکو ثقہ کہا ہے اسلئے حدیث حسن ہے ۲ (ظ)

(۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عہ کیونکہ بعض دفعہ بعد میں شہادت سے ثابت ہو جاتا ہے کہ جس تاریخ کو ہم نے نویں تاریخ سمجھا تھا وہ دسویں تھی اور ذی الحجہ کی دس تاریخ کو روزہ رکھنا حرام ہے ۱۲۔ظ

عہ۔ یعنی حضورؐ کے زمانہ میں مسلمانوں کے اندر یہ بات مشہور تھی مگر میں نے بلا واسطہ حضورؐ سے یہ بات نہیں سنی اور حضورؐ کے زمانہ میں صحابہؓ کے اندر جو بات مشہور ہو وہ حضورؐ ہی سے صحابہؓ نے سنی ہوگی ۱۲۔ ظ

عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے میدان عرفات میں منع فرمایا ہے (یعنی جو شخص اس دن حج ادا کرنے کے لئے عرفات میں مقیم ہو اسکو اس دن کے روزہ سے منع فرمایا ہے) اسکو ابو داؤد اور نسائی نے اور ابن خزیمہ نے صحیح میں روایت کیا ہے اور طبرانی نے اوسط میں اس حدیث کو حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے (حافظ منذری) فرماتے ہیں کہ علماء نے میدان عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے میں اختلاف کیا ہے عبد اللہ بن عمرؓ تو یوں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن (اس جگہ) روزہ نہیں رکھا اور نہ حضرت ابو بکرؓ نے نہ حضرت عمرؓ نے نہ حضرت عثمانؓ نے اور میں بھی روزہ نہیں رکھتا۔ امام مالک اور سفیان ثوری بھی اس دن (اس موقع پر) افطار ہی کو ترجیح دیتے تھے اور عبد اللہ بن زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ روزہ رکھتے تھے عثمان بن ابی العاص (صحابی رضؓ) سے بھی یہی منقول ہے اور اسحق بن راھویہ بھی روزہ رکھنے کو ترجیح دیتے تھے۔ اور عطاء (بن ابی رباح) فرمایا کرتے تھے کہ جاڑوں میں تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں گرمی میں نہیں رکھتا۔ اور قتادہ کا قول یہ ہے کہ اگر (میدان عرفات میں) دعا کرنے میں سستی نہ ہو تو روزہ رکھنے کا مضائقہ نہیں اور امام شافعی کا قول یہ ہے کہ جو حج میں مشغول نہ ہو اس کے لئے تو عرفہ کا روزہ مستحب ہے اور جو حج میں مشغول ہو اس کے لیے میرے نزدیک افطار مستحب ہے تاکہ (اس موقع پر) دعا میں قوت حاصل ہو اور احمد بن حنبل کا قول یہ ہے کہ اگر روزہ رکھنے کی ہمت ہو تو روزہ رکھ لے اور اگر نہ رکھے تو (مضائقہ نہیں کہ) اس دن اس موقع پر قوت و توانائی کی ضرورت ہے۔ **ف** حنفیہ کا مذہب اس بارہ میں یہ ہے کہ اگر میدان عرفات میں روزہ رکھنے سے وقوف اور دعا میں دشواری اور کمزوری نہ ہو تو اس دن روزہ رکھنا اس جگہ بھی مستحب ہے اور دشواری اور کمزوری لاحق ہو تو مکروہ ہے **ف** حدیث ۵ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ عرفہ اُسی دن ہے جسکو امام[5] عرفہ کا دن قرار دے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر بعد میں اس دن کا دسویں ذی الحجہ ہونا معلوم ہو تو اس سے روزہ کا ثواب باطل نہ ہوگا نہ حج فاسد ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی جگہ تیس رمضان کو مسلمانوں نے روزہ رکھا ہے

۵۸

---

[5] جہاں امام نہ ہو وہاں عام اہل اسلام امام کے قائم مقام ہیں یعنی ہر مقام کے مسلمان جس دن کو نو ذی الحجہ سمجھیں وہی عرفہ کا دن ہے ۱۲

اور دوسری جگہ اس دن عید ہے تو روزہ رکھنے والوں کا ثواب باطل نہوگا بلکہ اُن کے حق میں وہ دن رمضان کا دن ہے اور رمضان ہی کے روزہ کا اُن کو ثواب ملے گا کیونکہ وہ اپنے علم کے مکلف ہیں جب اُن کو انتیس تاریخ کو چاند نظر نہیں آیا تو اُن کے نزدیک دن رمضان ہی کا ہے تو خدا تعالی دوسروں کے حساب کیوجہہ سے اِن کا ثواب باطل نہ کریں گے البتہ اگر ان کے پاس کافی ثبوت شرعی طور پر پہونچ جائے کہ آج رمضان کی تیس نہیں بلکہ یکم شوال ہے تو اسوقت آنکو افطار کر دینا لازم ہے اب بھی روزہ رکھیں گے تو ثواب نہوگا بلکہ گناہ ہوگا۔ خوب سمجھ لو۔۱۲

ماہ محرم الحرام میں روزہ رکھنے کی ترغیب جو خدائی مہینہ ہے

(۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزہ کے بعد افضل روزہ خدائی مہینہ محرم کا روزہ ہے اور فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے (یعنی تہجد) اسکو مسلم نے روایت کیاہے اور یہ الفاظ اسی کے ہیں اور ابوداؤد و ترمذی و نسائی نے بھی روایت کیاہے اور ابن ماجہ نے نماز کے ذکر کو حذف کرکے روایت کیاہے۔

(۲) حضرت علی سے ایک شخص نے سوال کیاکہ رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینہ کے روزہ کا حکم دیتے ہیں فرمایا یہ سوال میں نے کسی کی زبان سے نہیں سنا بجز ایک شخص کے جسکو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے سامنے سوال کرتے ہوئے سنا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینہ میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں فرمایا اگر تم رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہو تو محرم میں روزہ رکھو کیونکہ یہ اللہ کا (خاص) مہینہ ہے اس میں ایک دن ہے جس میں اللہ تعالے نے ایک قوم پر توجہ و عنایت فرمائی ہے اور اسی دن میں دوسری قوموں پر بھی توجہ و عنایت فرمائیں گے اسکو عبداللہ بن احمد نے امام احمد سے نہیں بلکہ دوسرے طریق سے

59

روایت کیا ہے اور ترمذی نے بھی روایت کیا ہے اور اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے

(۳) جندب بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے (تہجد) اور رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینہ کا روزہ ہے جسکو تم محرم کہتے ہو اسکو نسائی اور طبرانی نے سند صحیح سے روایت کیا ہے۔

(۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عرفہ کا روزہ رکھے اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو محرم کے مہینہ میں کسی دن روزہ رکھے اُسکو ہر دن کے عوض تیس دن کا ثواب ملے گا اسکو طبرانی نے صغیر میں روایت کیا ہے اور یہ حدیث غریب ہے مگر اسکی سند میں کچھ بات نہیں (اس کے راوی) ہیثم بن حبیب کو ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔

یوم عاشوراء کے روزہ کی اور اس دن میں اہل و عیال پر وسعت کرنے کی ترغیب

(۱) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے روزہ کو دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ سال گذشتہ (کے گناہوں) کا کفارہ ہو جاتا ہے اسکو مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں کہ عاشوراء کے روزہ کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ سے امید یہ ہے کہ ایک سال پچھلے کا کفارہ ہو جاوے گا

(۲) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا۔ اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۳) ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ اُن سے عاشوراء کے روزہ کو دریافت کیا گیا تو فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دنوں پر کسی دن کو فضیلت دیتے ہوں۔ بجز اس دن کے اور کسی مہینہ کو اور مہینوں پر فضیلت دیتے ہوں سوا اس مہینہ یعنی

رمضان کے اسکو مسلم نے روایت کیاہے۔

(۴) ابن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ رمضان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دن کو کسی دن پر فضیلت نہ دیتے تھے بجز عاشورار کے اسکو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اسکی سند ماقبل سے ملکر حسن ہے۔

(۵) ابن عباس ہی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ کے بارہ میں کسی دن کو کسی دن پر فضیلت نہیں بجز ماہ رمضان اور یوم عاشورار کے (کہ ان کو اور ایام پر فوقیت ہے) اسکو طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے روایت کیاہے اور طبرانی کے سب راوی ثقہ ہیں۔

(۶) ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اُسکے ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور جس نے عاشورار کا روزہ رکھا اُسکے ایک سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اسکو طبرانی نے سند حسن سے روایت کیاہے اور یہ حدیث پہلے بھی آچکی ہے۔

(۷) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بال بچوں اور بیوی پر عاشورار کے دن میں وسعت کرے اللہ تعالیٰ سال بھر اُسپر وسعت کرے گا (مطلب یہ ہے کہ اس دن جو شخص اپنے اہل وعیال کے کھانے پینے پہننے میں فراغت کی ساتھ خرچ کرے اللہ تعالیٰ اُسکو سال بھر فراغت اور وسعت کے ساتھ رزق دیں گے) اسکو بیہقی وغیرہ نے چند طرق سے بہت سے صحابہ سے روایت کیا ہے اس کے بعد بیہقی نے کہا کہ یہ سندیں اگرچہ الگ الگ ضعیف ہیں مگر جب اُنکو باہم ملایا جائے تو قوت حاصل ہو جائے گی واللہ اعلم۔

ف اس حدیث میں بعض علمار نے کلام کیاہے مگر حافظ عراقی نے امالی میں فرمایا ہے کہ ابو ہریرہ کی حدیث چند طرق سے مروی ہے جن میں سے بعض طرق کو حافظ ابو الفضل ابن ناصر نے صحیح کہاہے اور جس راوی کو ابن الجوزی نے مجہول کہا ہے اُسکو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیاہے۔ پس ایک روایت پر یہ حدیث حسن ہے اور ابو سعیدؓ کی حدیث کو اسحٰق بن راھویہ نے اپنے مسند میں اور بیہقی نے سنن میں عبداللہ بن نافع سے ایوب بن سلیمان بن مینا سے ایک شخص کے واسطہ سے حضرت ابو سعید

(خدری رضؓ) سے روایت کیا ہے حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اگر اس سند میں ایک راوی مبہم نہوتا
تو یہ سند جید تھی مگر اسکو طبرانی کی سند سے قوت ہوگئی کیونکہ طبرانی نے اسکو محمد بن عبد اللہ
ابن علی بن عبد الرحمٰن بن صعصعہ سے اُن کے باپ کے واسطہ سے حضرت ابو سعید سے
روایت کیا ہے اور اس کے سب راوی معروف ہیں مگر ایک راوی کو ابو حاتم نے اور ایک کو
ابو زرعہ نے ضعیف کہا ہے۔ حافظ عراقی فرماتے ہیں کہ بیہقی نے اس حدیث کو ابن
المنکدر کے واسطہ سے حضرت جابر سے بھی روایت کیا ہے اور اسکی سند کو ضعیف
کہا ہے مگر یہ سند شرط مسلم کے موافق بھی وارد ہوئی ہے جسکو حافظ ابن عبد البر نے استذکار
میں بیان کیا ہے اور ابو الزبیر کے واسطہ سے حضرت جابر سے اسکو روایت کیا ہے
بیہقی نے کہا ہے کہ یہ سندین اگرچہ ضعیف ہیں مگر سب کو ملانے سے قوت حاصل ہو جاتی
ہے باوجودیکہ بیہقی کو ابو الزبیر کی روایت پر اطلاع نہیں ہوئی جو کہ اِس حدیث کے تمام
طرق میں صحیح تر ہے اور یہ حدیث حضرت عمرؓ سے بھی موقوفاً وارد ہوئی ہے اسکو بھی ابن
عبد البر نے استذکار میں ایسی سند سے بیان کیا ہے۔ جس کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف
سعید بن المسیب کے سماع میں حضرت عمر سے کلام ہے اور عبد اللہ بن عمر سے بھی یہ حدیث
مروی ہے اسکو دارقطنی نے افراد میں روایت کیا ہے حافظ عراقی فرماتے ہیں کہ میں نے
اِس حدیث کے طرق کو ایک جزو میں جمع کیا ہے انتہی کذا فی التعقبات علی الموضوعات
للسیوطی (ص۴۰ و ۴۱) پس ابن تیمیہ کا اِس حدیث سے انکار کرنا اور یہ کہنا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس بارہ میں کچھ مروی نہیں سراسر وہم ہے اور احمد بن حنبل نے
جو فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں اِس سے حسن لغیرہ کی نفی نہیں ہوتی اور حدیث حسن
لغیرہ بھی حجت ہے جیسا اصول حدیث میں ثابت ہو چکا ہے (ما ثبت بالسنہ ص۱۰ و ۱۸)

ف بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے بحمد اللہ ایسا ہی پایا۔ میں
کہتا ہوں کہ احقر نے بھی تجربہ کیا ہے کہ جس سال عاشوراء کے دن گھر کے خرچ میں
فراغت اور وسعت کی گئی سال بھر رزق میں فراغت اور وسعت حاصل ہوئی ومن شاء
فلیجرب ۱۲ مترجم

۶۲

شعبان کے روزہ کی ترغیب اور شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں نفلی روزے رکھتے تھے

(۱) حضرت اسامہؓ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں دیکھتا ہوں کہ آپ کسی مہینہ میں (نفل) روزہ اسقدر نہیں رکھتے جتنا شعبان میں رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ رجب اور رمضان کے اس درمیانی مہینہ سے بہت غافل ہیں حالانکہ یہ مہینہ ایسا (معظم و مبارک) ہے کہ لوگوں کے اعمال اس میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اس حالت میں پیش کیئے جائیں کہ میں روزہ دار ہوں اسکو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بعض دفعہ نفل) روزہ رکھتے رہتے اور افطار نکرتے یہاں تک کہ ہم یوں سمجھتے کہ اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں افطار کا ارادہ نہیں ہے پھر افطار کرتے اور روزہ نہ رکھتے یہاں تک کہ ہم یوں کہنے لگتے کہ اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں (نفل) روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں اور آپ کو سب مہینوں سے زیادہ شعبان میں (نفل) روزہ رکھنا پسند تھا اسکو احمد و طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے حضرت انس رضہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ رمضان کے بعد کس مہینہ کا روزہ افضل ہے فرمایا شعبان کا روزہ رمضان کی تعظیم کے لیئے۔ پھر سوال کیا گیا کہ صدقہ کون سا افضل ہے فرمایا رمضان کے مہینہ کا صدقہ بشرطیکہ اپنے پاس فراغت رکھکر صدقہ کیا جائے (یہ نہیں کہ سارا مال خیرات کرڈالے اور خود خالی ہاتھ رہ جائے) ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۶۳

ف شعبان کے روزہ کو رمضان کے روزوں سے وہ تعلق ہے جو فرض نماز سے پہلی سنتوں اور نفلوں کو فرض نماز سے تعلق ہے۔ اور اس تعلق کی حقیقت یہ ہے کہ فرض سے پہلے سنتیں اور نفلیں پڑھنے سے قلب کو نماز کی طرف توجہ ہو جاتی اور ظلمت اشتغال دنیا کم ہو جاتی ہے اس کے بعد جو فرض پڑھے جائیں گے تو انہیں دل اچھی طرح متوجہ ہوگا اسی طرح شعبان میں نفل روزہ رکھنے سے نفس کو روزہ سے مناسبت ہو جائے گی تو فرض روزہ اطمینان سے رکھا جائے گا کچھ گرانی نہ ہوگی۔

پھر جب فرض نماز اور نفل میں فصل مستحب ہے خواہ کلام سے ہو یا قیام سے یا تقدم وتاخر سے اور وصل مکروہ ہے اسی طرح شعبان کے روزہ کو رمضان سے ملا دینا مکروہ ہے بلکہ کچھ فصل ہونا چاہیئے والیہ الاشارۃ فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصم ذلک الیوم اخرجہ الشیخان وللترمذی واحمد بلفظ الا ان یوافق ذلک صوما کان یصومہ احدکم اھ قال العینی وکان ابن عباس وابو ھریرۃ یامران بفصل یوما او یومین (بین شعبان ورمضان) کما استحبوا ان یفصلوا بین صلاۃ الفریضۃ والنافلۃ بکلام اوقیاما وتقدم او تاخر اھ ص۲۰ و ۲۱ ج۵ عمدۃ القاری)

اور آگے جو بعض احادیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے شعبان کا روزہ رکھتے تھے اور بعض میں یہ بھی ہے کہ شعبان کے روزہ کو رمضان سے ملا دیتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ قریب قریب پورے شعبان کا روزہ رکھتے اور گویا اسکو رمضان سے ملا دیتے تھے حکاہ الترمذی عن ابن المبارک۔ چنانچہ ان روایات کے مختلف الفاظ سے اس معنی کی تائید ہو جائے گی اور اس تاویل کی ضرورت اس لئے ہے کہ بخاری ومسلم کی ایک حدیث میں جو اوپر گذر چکی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ پس تمام روایات کو جمع کرنے سے یہی حاصل ہوا کہ شعبان کے روزہ کو رمضان سے ملانا نہ چاہیئے۔ ۱۲۔ مترجم۔

(باقی آئندہ)

تمام ہوئی اس وقت تک روزے موقوف نہ کیئے اور تماشا یہ کہ کسی کو روزہ رکھنے کی خبر بھی نہیں ہوئی
خدا جانے کتنے سال میں ہدایہ لکھا ہوگا برابر روزے رکھنا اور کسی کو خبر نہونا کس قدر خلوص
کی بات ہے مردانہ مکان میں بیٹھکر ہدایہ لکھتے تھے لونڈی مکان سے کھانا لاتی تھی اور رکھکر
چلی جاتی تھی جب کوئی ایسا مسافر سامنے سے گذرتا جس سے جان پہچان نہوتی تو اوسکو
وہ کھانا دیدیتے۔ لیکن چونکہ اپنے خاص خاص لوگوں سے پردہ نہیں ہوتا اس لئے
خدا تعالی کی نعمت ظاہر کرنے کے طور پر کبھی اپنے کسی خاص دوست سے یہ سب قصہ بیان
کیا ہوگا اس لئے نقل ہوتا ہوتا ہم تک پہونچا۔ پس جن حضرات کی عقل اور سمجھ اس خلوص
کی برکت سے نورانی تھی یہ انہیں کی رائے ہے کہ تنخواہ لینے میں برکتیں ہیں۔ پس
نفس ان مصلحتوں کے برباد کرنے کے لیے کبھی یہ رائے دیتا ہے کہ تنخواہ مت لو غرض
شیطان اور نفس ہر شخص کو اسی کے خیال کے موافق بہکاتا ہے اور دین کی سمجھ رکھنے
والا اسیلئے شیطان پر بھاری ہے کہ وہ اس کے مکروں سے واقف ہے اور دوسرں کو
خبردار کرتا ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص جو دین کی سمجھ رکھتا ہو وہ ہزار عبادت کرنے
والوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہے جو لوگ ذکر شغل کرتے ہیں ان کو نفسانی خواہش
کی پیروی میں اس طرح پھنساتا ہے کہ انہیں اس کی طلب میں لگاتا ہے کہ عبادت میں مزہ
آنے لگے اور شوق اور مستی کی حالت پیدا ہو جائے۔ خوب یاد رکھو ذکر سے مقصود خدا تعالی
کی نزدیکی اور رضامندی ہے اور جس کام میں مشقت زیادہ ہوگی اس میں خدا تعالی کی
زیادہ رضامندی ہوگی نفس نے اپنی جان بچانے کے لیے یہ حیلہ نکالا ہے کہ شوق اور مزہ
کے حاصل کرنے میں پڑ گیا کیونکہ شوق اور مزہ حاصل ہو جانے سے پھر عبادت میں مشقت نہیں
رہتی۔ ہاں شوق اور مزہ حاصل ہونیکا بھی ایک وقت ہے اس وقت خدا تعالی خود عنایت فرماوینگے
لیکن ابھی وقت نہیں آیا تو اسکی فکر فضول ہے کیونکہ خدا تعالی کی تجویز تمہاری رائے سے
بہتر ہے دیکھیئے ایک بیمار ہے اسکو حکیم صاحب نے خمیرہ گاؤزبان جواہر والا چاندی سونے کے
ورق میں لپیٹ کر کھانیکو بتلایا اور ایک دوسرے بیمار کے لیے املتاس لکھا اگر یہ دوسرا بیمار
کہنے لگے کہ حکیم صاحب بھی عجیب شخص ہیں اس کے واسطے ایسی مزہ دار خوش ذائقہ دوا

لگی اور میرے واسطے ایسی بدمزہ تو یہ احمق ہے یہ نہیں سمجھتا کہ اُس کے اندر سے مرض کا مادہ
نکل چکا ہے وہ املتاس کے پیالے پی چکا ہے اب اُس کے لیئے یہی مناسب ہے اور
میرے اندر ابھی مرض کا مادہ موجود ہے جو بغیر ایسی بدمزہ دواؤں کے نہ نکلے گا اس لیے
میرے لیئے یہی املتاس مناسب ہے اِسی طرح جو شخص شروع ہی کی حالت میں ہے وہ اگر ایسے شخص کی حرص
کرنے لگے جو اپنی اصلاح کر چکا ہے یہ تو اُسکی حماقت ہے عاشق کی تو یہ شان ہونی چاہیئے
کہ ہر حال میں راضی رہے خواہ بے لطفی کی حالت ہو کہ شوق اور مستی اور مزہ کا پتہ نہ ہو۔
خواہ لطف کی حالت ہو جس میں شوق اور مستی اور مزہ سب کچھ ہو دونوں حالتوں کو جھیلے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون محبوب ہوگا۔ حضور پر پورے تین سال تک وحی
کے بند ہونے سے ایسی بے لطفی کی کیفیت رہی کہ بہت دفعہ آپ نے ارادہ کیا کہ اپنے
کو پہاڑ سے نیچے گرادیں۔ لیکن سنبھال لیئے جاتے تھے۔ پس اگر بے لطفی کی حالت خدا
کی ناراضی اور دوری کی علامت ہوتی تو حضور کو کیوں پیش آتی جب یہ حالت خدا تعالےٰ
سے دور ہونے کی علامت نہیں پھر اسپر کاہے کو پریشان ہو امام غزالی جب مدرسہ نظامیہ سے
فارغ ہو کر نکلے ہیں تو بہت بڑے مولوی ہوئے کہ تین سو مولوی آپ کے ساتھ چلتے تھے
ایک مدت تک سی حالت میں رہے اِس کے بعد خدا کی طلب کا جوش ہوا اور دل میں
آیا کہ سب چھوڑ کر تنہائی اختیار کریں تو ایک مدت تک آجکل پر ٹالتے رہے آخر ایک بار
سب چھوڑ چھاڑ کر بیت المقدس کے جنگل میں جا بیٹھے اور مدت تک عبادت میں محنت
اور مشقت کی اور دس برس تک ان پر بے لطفی کی حالت رہی کہ سوائے پوست اور
ہڈیوں کے کچھ باقی نہ رہا۔ مرنے کے قریب ہوگئے بعض آس پاس کے رہنے والے
انکی یہ حالت دیکھ کر کسی نصرانی ڈاکٹر کو بلا لائے اور انکی نبض دکھائی اس نے نبض دیکھکر
کہا کہ ان کو محبت کا مرض ہے اور محبت بھی مخلوق کی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی ہے جب تک
انکو وصل میسر نہ ہوگا آرام نہو گا۔ امام غزالی چیخ مار کر بیہوش ہوگئے۔ غرض مدتوں کی محنت اور
مشقت کے بعد کامل ہوئے اور پھر بغداد میں آئے تو اور ہی شان سے آئے کہ مولویوں
اور طالب علموں اور صوفیوں کے سب کے روحانی مرض بیان فرماتے تھے اسپر بعض مولوی

۲۲ امام غزالی کی بے لطفی کی حالت

دشمن ہو گئے اور کفر کا فتویٰ ان پر لگایا گیا اور ان کی کتاب جلائی گئی خدا کا شکر ہے کہ یہ سنت امام غزالی کی ہمکو بھی نصیب ہوئی کہ مجھ پر بھی کفر کا فتویٰ لگایا گیا اور میری کتاب بہشتی زیور جلائی گئی۔ حاصل یہ کہ کسی کے لیے شوق اور مزہ کی حالت مناسب ہے کسی کے لیے گھٹنا۔ اور پگھلنا ہی مصلحت ہے اِسی لئے ان خیالات کو چھوڑ کر کام میں لگنا چاہیے غرض کہ جسکو دیکھو نفسانی خواہش کی پیروی میں بتلا ہے عام لوگوں میں سے ہو یا خاص لوگوں میں البتہ ہر ایک کی نفسانی خواہش جدا جدا قسم کی ہے لیکن سب کے سب ان تین قسموں کے اندر داخل ہیں ایک نفسانی خواہش تو وہ ہے جو عقیدہ سے تعلق رکھتی ہو دوسری وہ ہے جو شریعت کے احکام کے اندر پائی جاتی ہے۔ تیسرے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا برتاؤ جو ہمارے ساتھ ہے اُس میں ہم اپنی رائے ٹھونستے ہیں کہ یہ کام اِس طرح ہونا چاہیئے تھا۔ تو جو نفسانی خواہش عقیدہ سے تعلق رکھتی ہے اِس کا نام بدعت ہے جس کی اصلیت یہ ہے کہ جو بات دین کی نہیں ہے اسکو دین سمجھ لے اور بدعتیں بہت سی ہیں لیکن شب برات جو نزدیک آنیوالی ہے اُس کے متعلق کچھ بیان کیا جاتا ہے لوگوں نے شب برات میں کئی طرح کی بدعتیں گھڑ رکھی ہیں ایک تو یہ کہ حلوا پکانے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اُس کے متعلق طرح طرح کی روایتیں گھڑی ہیں بعض کہتے ہیں کہ حضور کا دانت شہید ہوا تھا اس میں حضور نے حلوا کھایا تھا اور بعض کہتے ہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ جب شہید ہوئے حضور نے حلوے پر ان کی فاتحہ دلائی تھی یہ دونوں روایتیں بالکل عقل کے خلاف ہیں کیونکہ یہ دونوں واقعے اُحد کی لڑائی میں ہوئے ہیں اور اُحد کی لڑائی شوال کے مہینہ میں ہوئی ہے اور شب برات شعبان کے مہینہ میں ہوتی ہے تو یہ روایتیں عقل کی بھی خلاف ہوئیں اور ویسے بھی بے اصل ہیں کسی معتبر کتاب میں ان کا پتہ نہیں بعضے کہتے ہیں کہ شب برات میں روحیں آتی ہیں لیکن ظاہر ہے کہ روحوں کا آنا دو طرح ثابت ہو سکتا ہے یا تو اونکو آتے ہوئے دیکھا ہو یا قرآن و حدیث سے معلوم کیا ہو سو ظاہر ہے کہ روحوں کو آتے ہوئے تو دیکھا نہیں رہا قرآن و حدیث سو اُس سے بھی کہیں ثابت نہیں بلکہ قرآن شریف سے تو اس کے خلاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ روحیں یہاں نہیں آتیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جیسے ان کے

۲۳ شب برات کی بدعتوں کا بیان

ایک پردہ ہے قیامت تک کے لئے حاصل یہ ہے کہ روح اور اس جہان کے درمیان قیامت تک کے لیے ایک پردہ ہے جو اُسکو اس طرف نہیں آنے دیتا ہاں اگر کرامت کے طور پر بعض کو اجازت ہو جاوے تو وہ دوسری بات ہے جیسے شہیدوں کو اجازت ہوتی ہے تو یہ نادر بطور کرامت کے ہوگا لیکن کرامت ہمیشہ نہیں ہوا کرتی کبھی کبھی ہوا کرتی ہے اور نہ وہ کوئی اختیاری بات ہے اور جو اختیاری ہوتا ہے اُس کا نام تصرف ہے جیسے اپنے اختیار سے کسی کو لوٹ پوٹ کر دینا کسی کا مرض اُتار دینا وغیرہ وغیرہ اور کرامت کا ظاہر ہونا اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُس کی اصلیت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی ولی کی عزت ظاہر کرنے کے لیے عادت کے خلاف کوئی کام کر دیں سو ظاہر ہے کہ یہ بندہ کے اختیار میں نہیں ہے اسی لیے بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جس سے کرامت ظاہر ہوتی ہے اُسکو کرامت کی خبر تک نہیں ہوتی چنانچہ ایک بزرگ کی حکایت ہے کہ کسی نے بادشاہ کے پاس اُنکی شکایت کر دی بادشاہ نے اُن کو بلایا۔ اور سوال وجواب شروع کیے بادشاہ جو سوال کرتا تھا وہ بزرگ بھی دلیری سے وہی سوال اُلٹ کر اُس سے کرتے تھے یہاں تک کہ آخر میں بادشاہ نے کہا کوئی ہے اِن بزرگ نے بھی فرمایا کوئی ہے اُسی وقت ایک شیر غراتا ہوا ایک کونے سے ظاہر ہوا بادشاہ اور سب لوگ بھاگے سب کے ساتھ یہ بزرگ بھی بھاگے جیسے موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ عصا کو ڈالدو اور ڈالنے سے اژدہا ہوگیا تو موسیٰ علیہ السلام خود ڈر گئے اگر اپنے اختیار کا کام ہوتا تو خوف نہ کرتے غرض کہ کرامت اختیاری نہیں ہوتی اور نہ اُسکو ہمیشگی ہوتی ہے اور تصرف جو اختیاری ہے وہ روحوں کے لیے کسی دلیل سے ثابت نہیں اور بلا دلیل کے کوئی عقیدہ رکھنا جائز نہیں بعض کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی اس رات میں مردوں کو ثواب نہ بخشے تو روحیں کوستی ہوئی جاتی ہیں خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ مردہ کو ثواب بخشنا نفل ہے فرض اور واجب نہیں ہے اور نفل کے چھوڑنے پر برا کہنا یا بددعا کرنا گناہ ہے اس عقیدہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مردہ بھی گناہ کرتا ہے۔ حالانکہ مرنے کے بعد انسان گناہ نہیں کرسکتا غرض یہ سب باتیں بے اصل ہیں شب برات میں صرف تین باتیں حدیث سے ثابت ہیں اول یہ کہ اس رات میں قبرستان میں جا کر مردوں کے لیے دعا کریں اور اُنکو پڑھ کر

۲۴

بخشیں لیکن جماعت کے ساتھ نہ جانا چاہیئے بلکہ اپنے اپنے طور پر جاویں ویسے اتفاقیہ طور پر ساتھ ہو جاوے یہ دوسری بات ہے باقی خود اکٹھا ہو کر جانیکا انتظام نکریں اور حدیث شریف میں تو اس رات کے متعلق صرف اسیقدر آیا ہے مال کی خیرات کا ثواب بخشنا نہیں آیا لیکن چونکہ دعا کرنے اور قرآن شریف پڑھکر بخشنے سے مردہ کو ثواب پہونچانا مقصود ہے اور وہ مالی خیرات سے حاصل ہوتا ہے اس لئے اگر کچھہ کھانا ہی پکاکر مردہ کو ثواب بخشیں اور اوس میں حلوے وغیرہ کی قید نہ ہو تو کچھہ مضائقہ نہیں۔ دوسرے یہ کہ پندرھویں رات کو عبادت کریں تیسرے یہ کہ پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھیں اور یہ سب باتیں نفل ہیں جو حدیث سے ثابت ہیں واجب یا فرض نہیں اور باقی سب خرافات ہیں جسوقت یہ رسمیں نکالی گئی تہیں شاید ان میں اس وقت کوئی مصلحت ہو لیکن چونکہ اب ان کو ضروری سمجھنے لگے ہیں اور عقیدہ خراب ہو گیا ہے اس لیے اگر کوئی مصلحت بھی ہوتی تب بھی عقیدہ خراب ہونیکی وجہہ سے اس کا اعتبار نہ کیا جاتا کیونکہ شرع کا قاعدہ ہے کہ غیر ضروری کاموں سے اگر کوئی خرابی پیدا ہو تو اس کے دور کرنے کیلئے اُن کو چھوڑ دیتے ہیں اور مصلحت کا کچھہ اعتبار نہیں کرتے اس لئے اب رسموں کا چھوڑ دینا ضروری ہے اور اگر وہ بزرگ اسوقت زندہ ہوتے جنھوں نے ان رسموں کو جاری کیا ہے اور لوگوں کے عقیدہ کو دیکھتے تو وہ خود بھی انکو منع کرتے دیکھئے جو عادتیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کسی مصلحت سے تہیں اور دین کی ضروری باتوں میں سے نہ تہیں تو صحابہ نے اُن سے منع فرمایا جیسا عورتوں کا مسجدمیں آکر جماعت میں شریک ہونا کہ حضور کے زمانہ میں تو عام طور پر عورتیں مسجدوں میں جماعت میں آکر شریک ہوتی تہیں اور اُسوقت کوئی فتنہ وفساد نہ تہا پھر بعد میں صحابہ کے زمانہ میں جب فتنہ وفساد کا خوف ہوا تو عورتوں کو اس سے روکدیا گیا سو ہم بھی پہلے بزرگوں کی اِن رسموں کو اگر ردکدیں تو کیا حرج ہے عالموں کا یہی کام ہے کہ زمانہ کے رنگ اور ہوا کو دیکھتے ہیں زمانہ کے بدلنے سے اس قسم کے احکام جو کسی مصلحت کیوجہ سے جاری ہُوئے ہوں بدلتے رہتے ہیں نہ کہ تمام احکام۔ دیکھو بقراط حکیم کے مطب کے نسخے اگر کوئی حکیم آجکل برتے تو ہرگز نفع

25

نہ ہوگا بلکہ اور نقصان پہونچنے کا ڈر ہے بجربہ کار حکیم ہر مریض کے لیے وہ نسخہ لکھتا ہے جو اُس کے مزاج اور اوس وقت کی آب وہوا کے موافق ہو۔ مگر حکمت کے قاعدے اب بھی وہی ہیں جو پہلے حکیموں نے جمع کر دیئے ہیں حاصل یہ کہ حلوے اور آتش بازی وغیرہ سب خرافات ہے اس کے علاوہ مسور کی دال کو بھی ضروری کر رکھا ہے اُس روز مسور کی دال بھی ضرور پکتی ہے معلوم نہیں حلوے اور مسور کی دال کا کیا جوڑ ہے شب برات کے متعلق ایک اعتقاد بعض لوگوں کا یہ ہے کہ جو مردہ اس سال مرتا ہے وہ مردوں میں شامل نہیں ہوتا جب تک اُس کو شب برات سے ایک روز پہلے حلوا دیکر مردوں میں شامل نہ کیا جاوے اِس کا نام عرفہ رکھا ہے یہ سارے عقیدے مسجدوں کے ملانوں کے پھیلائے ہوئے ہیں انھوں نے ایسی ایسی باتیں نکالی ہیں جس میں آمدنی ہو ان ملانوں کی حرص اس قدر ہوتی ہے کہ ان کو جائز ناجائز کی بھی تمیز کچھ نہیں ہوتی ان کی بدنیتی اور حرص پر حکایت یاد آئی۔

۲۶ ایک بھانڈ نے دوسرے سے پوچھا سب سے بہتر فرقہ کون ہے اور سب سے بدتر کون ہے تو اُس نے جواب دیا کہ سب سے بہتر فرقہ تو ہمارا ہے ہمیشہ خوشی ہی مناتے ہیں کہ خدا کرے کسی کے ہاں شادی ہو اور ہماری پوچھ ہو اور سب سے بدتر فرقہ مسجد کے ملانوں کا ہے کہ ہمیشہ غمی مناتے ہیں کہ کوئی مرے تو ہم کو ملے واقعی اِس فرقہ کی یہی حالت ہے اگر موٹا سا آدمی بیمار ہوتا ہے اور اِن ملانوں سے کہا جائے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسکو صحت دے تو ہرگز دل سے دعا نہ کریں گے بلکہ دل سے چاہیں گے کہ یہ مرے تو اچھا ہے تاکہ ہماری موچھیں تر ہوں۔ یہ شب برات کا حلوا اور محرم کا کھچڑا سب انہیں کھاؤ بھائیوں کا تراشا ہوا معلوم ہوتا ہے اسی لیے ثواب بخشنے میں ایسی بجتیں لگائی ہیں کہ بغیر ان کے کوئی کسی کو دے ہی نہ سکے جیسے کھانا پانی سامنے رکھ کر پنج آیت وغیرہ پڑھنا کہ عوام خود تو پڑھنا نہیں جانتے مجبور ہو کر ان ہی کو بلاویں گے تو حصہ بھی ضرور ملیگا اسیلیے میں کہا کرتا ہوں کہ جہاں بدعتوں سے منع کرنے میں لوگوں کو وحشت ہو اور ناخوش ہوں تو ایسے موقع پر یوں کہنا چاہیئے کہ تم سب کچھ کرو مگر ان ملانوں کو کچھ مت دو بلکہ ان سے

بعضی تکلیفیں کالی فال ہیں ...

بعضی چیز ...

محض اللہ واسطے مفت فاتحہ دلوایا کرو پھر دیکھہ لینا یہی لوگ بدعت کو منع کرنے لگیں گے کیونکہ ملنا ملانا تو کچھہ رہے گا نہیں اور فاتحہ کے لیے جگہ جگہ گھسیٹے جاویں گے تو بدعتیں خود چھوٹ جائیں گی ۔

دوسری قسم نفسانی خواہش کی یہ ہے کہ کوئی کام کسی بُری غرض کے لیے کیا جائے جیسے کوئی کام مال کی یا عزت اور مرتبہ کی غرض سے کیا جائے جیسا اوپر تفصیل کے ساتھ بیان ہوچکا ہے ۔ تیسری قسم یہ ہے جو کام اللہ کی قدرت سے ہوتے ہیں بارش ہونا یا نہ ہونا مفلس ہونا یا مالدار ہونا وغیرہ وغیرہ اُن میں اپنی رائے کو دخل دینا آجکل لوگ ان کاموں میں بھی اپنی نفسانی خواہش کے موافق رائے لگاتے ہیں جیسے کہا کرتے ہیں کہ بارش نہیں ہوئی ادب کی بات تو یہ ہے کہ دعا کریں گناہوں کو بخشوائیں اُن سے توبہ کریں یہ تو ہوتا نہیں بلکہ رائے لگایا کرتے ہیں کہ صاحب اگر ساون اتر گیا تو بس کھیتی گئی اُن سے کوئی پوچھے کہ یہ مشورہ کس کو سناتے ہو ہم کو سنانا تو بیکار ہے کوئی نفع ہی نہیں اس لیے کہ ہمارے قبضہ کی تو بات نہیں اور خدا تعالے کو بلا تمہارے کہے سب کچھہ معلوم ہے اس لئے اُن کو سُنانا مقصود نہیں تو بس یہ اعتراض ہوا اور خدا تعالے کو رائے دی کہ بارش ہونا چاہیئے یہ بڑی بے ادبی اور نہایت گستاخی ہے خدا تعالیٰ جیسے حاکم ہیں اُس کا تقاضا تو یہ تھا کہ اُن کے سامنے بلا اجازت دعا کرنا بھی جائز نہ ہوتا ۔ اعتراض کرنا اور رائے مشورہ دینا تو بڑی بات ہے انکی تو یہ شان ہے کہ وہ جو حکم کریں اُس کے سامنے کسیکو زبان ہلانے کی مجال نہیں خود فرماتے ہیں کہ اے رسول آپ) فرما دیجیے کہ خدا عیسیٰ علیہ السّلام اور اُن کی والدہ اور تمام دنیا بھر والوں کو ہلاک کرنا چاہیں تو ایسا کون شخص ہے جس کو اُن کے سامنے کچھہ بھی اختیار ہو اور اُن کو اس ارادے کے پورا کرنے سے روک سکے) اور آسمانوں اور زمین کی اور ان کی درمیانی چیزوں کی سلطنت خدا ہی کے لیے ہے ۔ اور بعضے تو ایسے دلیر ہوتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جوان مر جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اسکی عمر تو مرنے کی نہ تھی کچھہ دنوں اور زندہ رہتا تو اچھا تھا ۔ دوسرے صاحب آتے ہیں وہ کہتے ہیں ارے میاں خدا کے سامنے

کسکو مجال ہے کہ کچہہ بولے یہ بات ویسے تو سچی ہے بیشک خدا کے سامنے کسی کو بولنے
کی مجال نہیں مگر ان جاہلوں کا مطلب تو اِس سے یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کا مرنا ہے تو بیموقع
لیکن توبہ توبہ اگر خدا تعالےٰ بے موقع کام ہی کرے تو اُس کے سامنے کون دم مار سکتا ہو
گویا ان کے نزدیک خدا تعالےٰ کے یہاں بڑی بے انتظامی ہے مصلحت پر نظر نہیں
ہے کہ اس کے مرنے کے دن نہ تہے اسکو موت دیدی یاد رکھو کہ یہ نہایت ہی بے ادبی
اور گستاخی ہے حق تعالیٰ جو کچہہ کرتے ہیں وہی مصلحت ہے ایک بزرگ ایک جنگل میں
تنہائی اختیار کرکے بیٹھے تہے ایک روز بارش ہوئی وہ کہنے لگے کہ سبحان اللہ آج کیا
موقع پر بارش ہوئی ہے غیب سے آواز آئی او بے ادب اور بے موقع کس روز
ہوئی تہی دیکھئے بزرگوں کو ایسی تعریف پر ڈانٹا جاتا ہے جس میں بے ادبی کا ذرا شبہہ
ہی ہو۔ مگر ہم لوگ رات دن کھلم کھلا بے ادبیاں ہی کررہے ہیں غرض خدا تعالےٰ
جیسے حاکم ہیں اُس کا تقاضا تو یہ تہا کہ ہم کو دعا کی اجازت نہ ہوتی مگر ہماری کمزوری
کو دیکھہ کر دعا کی اجازت دیدی یہ انتہا درجہ کی رحمت ہے۔ دنیا کے بادشاہوں سے
بات کرنے میں لوگ سیکڑوں روپیہ خرچ کرڈالتے ہیں اور دنیا کے محبوبوں سے دو بات کرنے
کے لیے سب کچہہ دے بیٹھتے ہیں اور پہر بہی کامیاب نہیں ہوتے اور جو سب بادشاہوں
کے بادشاہ ہیں اور اصلی محبوب ہیں اُن کے یہاں نہ فیس ہے نہ کسی زبان کی قید ہے
کہ عربی ہو یا اُردو نہ وقت کی قید ہے نزدیک دور اندہیرے اجالے جس وقت چاہو
ہمکلام ہو اور دعا کرو اس سے زیادہ کیا رحمت ہوگی پہر دنیا کے بادشاہ اور محبوب زیادہ
بولنے سے ناخوش ہوجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میاں کیوں جان کہائی اور جو اصلی حاکم
اور محبوب ہیں وہ دعا نہ کرنے سے ناراض ہوجاتے ہیں اور جو دعا زیادہ کرے اُس سے
زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا میں اصرار کرنے والے کو محبوب
رکہتے ہیں۔ پس دعا بڑی نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی میسر ہوتی ہے

تیسرے حال یہ کہ نفسانی خواہش کی پیروی تین قسم کی ہے ایک تو بدعت ہے
دوسرے گناہ کے کام تیسرے خدا تعالیٰ کے کاموں میں رائے لگانا اور ہر نفسانی

۲۸

باقی آئندہ

نمبر ۵ - حدیث میں ہے کہ عید کے روز خاص طرق فرح و سرور پر حضرت عمرؓ نے انکار فرمایا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہذا عیدنا" اس سے صاف معلوم ہوا کہ برائے سے عید بنانا جائز نہیں ورنہ یہ تعلیل خاص نہ رہے گی۔ عید منقول کے ساتھ کیونکہ جس روز کو کوئی عید بنالے وہاں ہی یہ تعلیل جاری ہو جاویگی حالانکہ خاص ہونا تعلیل کا صاف ظاہر ہے اور عدم تخصیص سے الغاء کلام شارع لازم آویگا یہ تو دلائل کتاب و سنت سے ہیں۔

نمبر ۶ - امت کا اجماع کسی امر کے ترک پر یہ اجماع ہی جس سے استدلال کرنا خلفاً عن سلف منقول ہے چنانچہ ماہر اصول و فقہ پر مخفی نہیں جیسا عیدین میں اذان نہ ہونے کو اسی غرض سے نقل کیا گیا ہے اور جمعہ میں صلوٰۃ کی تقدیم کو خطبہ پر نظر انکار سے دیکھا گیا ہے۔ حنفیہ نے صلوٰۃ جنازہ کے عدم تکرار یا صلوٰۃ علی القبر کی نفی پر اسی سے استدلال کیا ہے کہ سلف نے نہیں کیا۔ یہی قصہ عید میلاد میں ہے کتاب و سنت کے بعد یہ اجماع ہو گیا۔

نمبر ۷ - علماء نے اپنی کتب میں اسی سے بحث بھی کی ہے کما فی تبعیں الشیطان وفی الصراط المستقیم۔ پس یہ شبہ بھی جاتا رہا کہ شاید تمہارے استدلال میں کوئی خدشہ ہو پس قیاس بھی اس پر دال ہو گیا۔ دوسرا مقام جواب ہے موجدین کے دلائل کا اور جو دلائل میں نقل کرتا ہوں میں نے اُن سے کہیں منقول نہیں دیکھے اور شاید اُن کے ذہن میں بھی نہ آئے ہوں مگر احتیاطاً تمام محتملات کا جہاں جہاں گنجایش محتمل تھی انسداد کئے دیتا ہوں۔

نمبر ۱ - یہ جو آیت میں نے پڑھی ہے اس میں احتمال ہے کہ شاید استدلال کر سکیں جواب ظاہر ہے کہ فرح کو کون منع کرتا ہے اس کی خاص ہیئت کو منع کرتے ہیں اور اس کا جزاء آیت میں منقول نہیں اگر ایسے کلیات سے استدلال ہو تو فقہاء کی تصریحاً منع کی ہوئی بدعات صلاۃ الرغائب وغیرہ سب جائز ہونگی کیونکہ کسی کلیہ میں تو وہ بھی داخل ہیں اور یہی ایک غلطی ہے اہل بدع میں کہ تامل نہیں کرتے کہ قضیہ ناہیہ میں موضوع اور ہے اور قضیہ مجوزہ میں اور پھر تناقض کہاں کہ ایک کے اثبات سے دوسرے کی نفی ہو جاوے اسکی نظیر الزنجی اسود والزنجی لیس باسود ہے بلکہ اگر غور سے کام لیا جاوے تو اس آیت پر ہم زیادہ عامل ہیں اسلئے کہ موجدین کا فرح تو متجدد ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ درمیان میں فرح نہ تھا پھر تازہ کیا ہے اور ہمارا فرح دائم ہے پس آیت

اُن کے خلاف ہوگی جو فرح کو منقطع سمجھتے ہوں یعنی اُس نعمت کا شکر ترک کر دیا ہو جسکو حق تعالیٰ نے لقد من اللہ الخ میں بھی ذکر فرمایا ہے اور اس آیت میں بھی فضل و رحمت کی سب سے بڑھکر فرد وجود باجود ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جو فرح کو منقطع کر چکے ہوں وہ آیت کے مخالف ہوں گے جیسے کہ جو فرح کو متجدد کرتے ہیں وہ دوسری آیت ناہیہ من الاتیان اع کے خلاف کرتے ہیں حاصل تقریر کا یہ ہے کہ اس فرح کی تحدید تو تفریط ہے اور اسکی تجدید بالہیم افراط ہے اور اسکی ادامت مطلوب ہو سو بحمد للہ تعالیٰ ہم اس نعمت ادامت سے مشرف کئے گئے ہیں نہ محدد ہیں نہ مجدد۔

نمبر ۲۔ ایک استدلال مشہور ہے کہ ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا اور اسکو تخفیف ہو گئی جواب اس کا بھی وہی ہے جو گذرا کہ نفس فرح کو کون منع کرتا ہے مگر اس سے قیود و خصوصیات یا تعیید کیسے ثابت ہوئی۔

نمبر ۳۔ شاید کوئی اس آیت سے استدلال کرے قال عیسیٰ ابن مریم اللھم ربنا انزل علینا مائدۃ من السماء تکون لنا عیدا لاولنا و اخرنا الآیہ۔ کہ دیکھو اسمیں مصرح ہے کہ یوم عطائے نعمت کو عید بنانا تجویز کیا اور اصول میں مقرر ہے کہ اذا قص اللہ الخ اور اس پر یہاں انکار کیا نہیں گیا پس حجۃ ہمارے لئے بھی ہو جاوے گی جواب اسکے دو ہیں اول یہ کہ یہ ضرور نہیں کہ اُسی جگہہ انکار ہو شریعت میں کہیں بھی ہو کافی ہو چنانچہ سجدہ ملائکہ لآدم علیہ السلام و سجدہ والدین و اخوۃ یوسف علیہ السلام جس جگہ منقول ہو وہاں انکار نہیں اور پھر فقہائے نے سجدۂ تحیۃ للمخلوق کی حرمت ثابت کی ہے اور اس تعیید کے انکار کے دلائل شرعیہ اول منقول ہو چکے ہیں پس استدلال تام نہ ہوا دوسرا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں یوم نزول مائدہ کا عید بنانا مذکور ہی نہیں صرف مائدہ کیطرف ضمیر راجع ہے اور عید بمعنی سرور ہے یعنی وہ مائدہ ہمارے اول و آخر کیلئے مایہ سرور بنجاوے کہ اس نعمت پر دائماً فرحان و شادان و شاکر رہیں کما ذکر فی فضل اللہ و رحمتہ۔

نمبر ۴۔ بخاری میں قصہ ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اگر آیۃ اکملت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس یوم کو عید بنا لیتے۔ جس کے جواب میں حضرت عمرؓ نے فرمایا نزلت یوم جمعۃ

وعرفة وکلاھما بحمد اللہ لنا عید اور طبری اور طبرانی میں یہ ہے وھما لنا عیدان اور ترمذی میں ہے کہ حضرت ابن عباس رض نے یہ جواب دیا نزلت فی یوم عید من یوم جمعة ویوم عرفة دیکھو ان دونوں حضرات نے تعیید پر انکار نہیں کیا بلکہ اسکو ثابت کیا کہ اُس روز ہماری بھی عید تھی اسکے بھی دو جواب ہیں ایک یہ کہ انکار اُسی جگہ ضرور نہیں جیساکہ مذکور ہوا دلائل شرعیہ انکار کے کافی ہیں چنانچہ ہماری فقہا سے تعریف پر انکار کہ وہ بھی ایک عید ہے اور حضرت عمر رض سے شجرہ حدیبیہ پر اجتماع کا انکار کہ وہ بھی مشابہ عید کے تھا منقول ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسی تعیید کو جائز نہ سمجھتے تھے نیز حضرت ابن عباس رض کا قول صحیحین و سنن ترمذی و نسائی میں مروی ہے۔ لیس التحصیب شئ انما ھو منزل نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا فی التعلیق الممجد حالانکہ تحصیب منقول بھی ہے لیکن صرف اتنی بات پر کہ کوئی شخص عادت کو عبادت سمجھ جاوے اُسکو لیس بشئ کہتے ہیں تو جو سرے سے منقول بھی نہو نہ کلیاً نہ جزئیاً اُسکو عبادت سمجھنا اُن کے نزدیک کسقدر قابل انکار ہوگا اور یہاں ہی سے معلوم ہوا کہ اُن سے جو تعریف مذکور نقل کیگئی ہے وہ روایت یا اِس علت سے جیر اُن کا فتویٰ تحصیب کے باب میں دال ہے معلول ہے یا ماؤل ہے قصد دعا بلا التزام و بلا تشبہ باہل عرفات کے ساتھہ دوسرا جواب یہ ہے کہ یہودی کو اس مسئلہ فرعیہ کے تبلانے کی حاجت نہ تھی کہ یہ تعیید کیسی ہے بلکہ اُسکو ایک خاص طرز پر جواب دیا کہ تو جو کہتا ہے کہ ایسی نعمت عظمیٰ میں عید نہیں ہوئی یہ غلط ہے ہم تو بہیے عید کرتے ہمارے یہاں پہلے سے عید ہے بلکہ اگر غور کیا جاوے تو اس سے بھی نکیر علی التعیید ثابت ہوتا ہے یعنی ہماری شریعت میں چونکہ ایسے اسباب سے عید کرنا درست نہ تھا اور اللہ تعالیٰ کو اسکے نزول کے یوم کو عید کرنا مقصود تھا اسلئے ایسے ہی دن نازل فرمایا کہ عید بھی ہوجاوے اور بدعت سے بھی بچے رہیں۔

نمبر ۵- ایک احتمال اس حدیث سے استدلال کرنے کا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے روز روزہ رکھتے تھے اور سوال کیا گیا تو آپنے فرمایا ذلک الیوم الذی ولدت فیہ اِس سے معلوم ہوا کہ یوم ولادت میں کچھہ قربات ادا کرنا مشروع ہے اور فرح و سرور یا اجتماع للذکر و تقسیم طعام یا شیرینی یہ سب قربات ہیں۔ پس یہ بھی مشروع ہوں گے جواب اسکے

دو ہیں۔ ایک یہ کہ حدیث میں ایک دوسری وجہ بھی منقول ہے وہ یہ کہ اس یوم میں اور خمیس میں
بھی اعمال پیش ہوتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ حالت صوم میں میرے اعمال پیش کیے جاویں
پس اس صورت میں احتمال ہو گیا کہ ذلک الیوم الذی ولدت فیہ علت نہ ہو بلکہ علت تو
عرض اعمال ہو اور وہ حکمت ہو اور حکمت کے ساتھ حکم دائر نہیں ہوتا دوسرے دو حال سے خالی
نہیں آیا یہ علت عام اور یہ حکم موافق قیاس کے ہے یا علت خاص اور حکم خلاف قیاس ہے
اگر شق اول ہے تو کیا وجہ کہ یوم الاثنین میں کہ یوم ولادت ہے نوافل اور تلاوت قرآن و اطعام
حضور صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ سے منقول نہیں باوجود توفر رغبت الی الخیر کے نیز ربیع الاول کی ۸ یا ۱۲ کہ
تاریخ ولادت ہے خود روزہ کیوں منقول نہیں نیز ولادت جیسی نعمت ہے بہت سی اور نعمتیں بھی
آپ کو عطا ہوئیں نبوت۔ ہجرت۔ فتح مکہ وغیرہا کے ساتھ کسی عبادت کو معلل کیوں نہیں فرمایا
پس معلوم ہوا کہ نہ علت عام ہے نہ حکم موافق قیاس کے ہے علت بھی خاص ہے اور حکم بھی خلاف
قیاس ہے اور اصل مدار اس کا وحی اور نقل ہے پس اس حالت میں قیاس کہاں جائز ہو گا خاصکر غیر مجتہد
کو جبکہ ایسے مقام پر مجتہد کو بھی جائز نہیں اگر کسیکو شبہ ہو کہ ہے تو موافق قیاس کے لیکن اور نعمتیں
فرع ہیں اور ولادت اصل ہے اس لیئے اُس روز قربات مشروع ہوئیں تو جواب اُس کا یہ ہے کہ
حمل ولادت کی بھی اصل ہے اُس تاریخ میں کوئی قربت کیوں نہیں مشروع ہوئی پھر یہ کہ دوسری
قربات آپ سے خود یوم ولادت یا تاریخ ولادت میں کیوں منقول نہیں علاوہ اس کے اگر
اس سے استدلال کیا جاوے تو حیرت ہے کہ یوم ولادت کہ یوم الاثنین ہے جو کہ حدیث
میں مذکور بھی ہے اس میں تو عید نہ کریں اور تاریخ ولادت جس میں کوئی چیز بھی حضور سے منقول
نہیں اُس میں عید کریں پس چاہیئے کہ ہر دوشنبہ کو وہی اہتمام کیا کریں جو ۱۲۔ ربیع الاول کو کیا
جاتا ہے یہ گفتگو تھی دلائل سمعیہ میں جانبین سے اب ہم اہلسنت کی طرف سے ایک عقلی دلیل
بھی بیان کرتے ہیں وہ یہ کہ شریعت میں ہر فعل کا ایک سبب خاص ہوتا ہے اور اس
سببیت اور مسببیت کی تین صورتیں شریعت میں پائی جاتی ہیں ایک یہ کہ سبب بھی
بار بار پایا جاتا ہے اور مسبب بھی بار بار پایا جاتا ہے جیسے اوقات صلوۃ صلوۃ کے لیئے
اور رمضان صوم کیلئے فطر صیام عید کے لیے یوم ضحی اضحیہ کیلئے دوسرے یہ کہ سبب بھی ایک ہی ہے

(باقی آئندہ)

ہوا کرتا ہے۔ اشارہ اوس حدیث کی طرف ہے جس کے الفاظ مشہور تو یہ ہیں کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ اور جامع صغیر نے اِس حدیث کی الفاظ دو طرح نقل کئے ہیں اور حدیث کو ضعیف کہا ہے ایک تو اِس طرح کہ الشیخ فی بیتہ کالنبی فی امتہ اور ایک اِس طرح کہ الشیخ فی اھلہ کالنبی فی امتہ اول تو یہ حدیث سنکر اسکو غلط اور موضوع ہی سمجھا کرتے تھے مگر چونکہ جامع صغیر نے نقل کیا ہے اگرچہ ضعیف ہی کہا ہے مگر خیر اب انکار نہیں ہوسکتا۔ تو مطلب یہ ہوگا کہ چونکہ بوڑھا آدمی اپنے اہل وعیال میں مربی ہوتا ہے۔ لہذا ایسا ہوتا ہے جیسے کہ نبی اپنی امت میں ہوتا ہے خیر غرض کہ ایک بزرگ بوڑھے پہلے زمانہ میں تھے

یک صباحے گفتش اہل بیت او ‌ ‌ ‌ سخت دل چونی بگو اے نیک خو

یعنی ایک روز اون کے گھر والوں نے اون سے کہا کہ اے نیک خصلت تم کیسے سخت دل ہو

ما ز ہجر و مرگ فرزندان تو ‌ ‌ ‌ نوحہ میداریم بالپشت دو تو

یعنی ہم تو تمہارے لڑکوں کے ہجر اور موت سے نوحہ کرتے ہیں کہ دوہرے ہو جاتے ہیں۔

تو نمی گریے نمے زاری چرا ‌ ‌ ‌ یا کہ رحمت نیستت در دل کیا

یعنی تم نہ روتے ہو اور نہ زاری کرتے ہو تو کیا اے دانا تمہارے دل میں رحم ہی نہیں ہے

چون ترا رحمے نباشد در درون ‌ ‌ ‌ پس چہ امید ست مان از تو کنون

یعنی جبکہ تمہارے دلمیں رحم ہی نہیں ہے تو پھر ہمکو تم سے اب کیا اُمید ہے۔

ما بہ امید تو ئیم اے پیشوا ‌ ‌ ‌ کہ نہ بگزاری تو مارا در عنا

یعنی اے پیشوا ہم تو اس امید میں ہیں کہ آپ ہمکو (قیامت کے روز) مصیبت میں نہ چھوڑیں گے ÷

چون بیارایند روز حشر تخت　خود شفیع ما توئی آن روز سخت

یعنی جبکہ حشر کے دن تخت سنواریں گے تو (ہمیں امید ہے کہ) خود آپ ہی اوس سخت دن میں ہمارے شفیع ہوں گے۔

در چنان روز و شب بے زینہار　با اکرام تو ئیم امیدوار

یعنی ایسے بے پناہ روز و شب میں ہم تو آپ ہی کے اکرام کے امیدوار ہیں۔

دست ما و دامن تست آن زمان　کہ نماند ہیچ مجرم را امان

یعنی اوسوقت آپ کا دامن ہوگا اور ہمارا ہاتھ ہوگا جسوقت کہ کسی مجرم کو امن نہ رہیگا (تو جب تمہارے دل میں رحم ہی نہیں ہے تو اب کیا امید ہے کہ شفاعت کروگے) اور یہ کہا

گفت پیغمبر کہ روز رستخیز　کے گذارم مجرمان را اشک ریز

یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میں مجرموں کو روتا ہوا کب چھوڑوں گا۔ حدیث میں صاف ہے کہ شفاعتی لاھل الکبائر من امتی اور فرمایا ہے کہ

من شفیعِ عاصیان باشم بجان　تا رہانم شان ز اشکنجہ گران

یعنی میں جان و دل سے عاصیوں کا شفیع ہونگا تا کہ اونکو شکنجہ گراں سے چھڑاؤں۔

عاصیان و اہل کبائر را بجہد　وا رہانم از عتاب نقض عہد

یعنی عاصیوں اور اہل کبائر کو کوشش کر کے میں نقض عہد کے عتاب سے چھڑاؤں گا۔

۲۲۲

صالحان امتِ من فارغ اند
از شفاعتہائے من روز گزند

یعنی میری امت کے صالحین تو قیامت کے روز میری شفاعت سے فارغ ہوں گے۔

بلکہ ایشان را شفاعتہا بود
گفت شان چون حکم نافذ میرود

یعنی بلکہ خود اونکی ہی شفاعت ہوگی اور اونکی عرض حکم نافذ کی طرح چلے گی۔ صالحین کے لیے شفاعت نہونے کے یہ معنی ہیں کہ ایسی شفاعت جو منجی من النار ہو اون کے لیئے نہوگی باقی اہل حق کہتے ہیں کہ شفاعت اون کے لیے بھی ہوگی اور اس شفاعت سے ترقی درجات ہوگی اور وہ حضرات پیر خود بھی شفاعت فرماویں گے اور اونکی شفاعت بھی منجی من النار ہوگی اور حق تعالی اون کی عرض کو اس طرح مانیں گے جیسے کہ کوئی حاکم حکم کرے اور اوس کا حکم نافذ ہوجاتا ہے اور ٹلتا نہیں ہے اسی طرح ان حضرات کی شفاعت ایرگا نہوگی بلکہ حق تعالی ضرور قبول فرماویں گے آگے مولانا آیت لا تزر وازرۃ وزر اخری میں علاوہ تفسیر مشہور کے ایک اور نکتہ بیان فرماتے ہیں تفسیر مشہور تو یہ ہے کہ قیامت میں ایسا نہوگا کہ گناہ تو کرے زید اور اوسکی سزا عمرو بھگتے بلکہ اپنے اپنے اعمال کی سزائیں اور جزائیں سب کو الگ ملیں گی مولانا فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے اس سے نکلتا ہے کوئی وازر کسی دوسرے کا وزر نہ اوٹھاویگا اور کسیکا بوجھ کسی پر پڑیگا اور بوجھ پڑنے کے معنی ذمہ داری کے بھی آتے ہیں بولتے ہیں کہ اوس نے اوس کا سارا بوجھ اوٹھار کہا ہے۔ یعنی اوسکی ساری ذمہ داری کر رکھی ہے تو اس سے یہ بھی نکلا کہ ایک شخص دوسرے کا ذمہ دار بھی نہوگا اور حالانکہ حضور ذمہ دار ہوں گے تو مولانا فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضور ذمہ دار تو ہوں گے اور سب کا بوجھ اپنے اوپر لے لینگے مگر اس بوجھ کے لینے سے خود حضور پر کوئی بات ہو یہ نہوگا۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی قسم کا کوئی اثر نہوگا۔ اسلیئے کہ آیت میں تو یہ ہے کہ کوئی وازر دوسرے کا بوجھ نہ اوٹھاوے گا اور حضور خود وازر ہی نہیں ایسا بوجھ کہ جس کا اثر خود حضور صلی اللہ

۲۲۳

علیہ وسلم پر کوئی ہو نہ اُٹھاویں گے یعنی ایسا نہ ہو گا کہ جیسے عیسائی عیسے علیہ السلام کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ سب کی طرف سے کفارہ ہو گئے اون کا مطلب تو یہ ہے کہ سب کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام معذب ہوئے نعوذ باللہ اور بقول اون کے حضرت عیسے علیہ السلام اورونکو مقبول بنانیکو خود مردود بنے۔ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبولیت اس درجہ ہے کہ خود مقبول رہے اور اورونکو بھی مقبول بنالیا خوب سمجھ لو۔ تو نہ ہم عیسے علیہ السلام کے اس طرح وازر ہونے قائل اور نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ بلکہ معنی یہہ ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب کی ذمہ داری فرماویں گے اس طرح کہ آپ پر اون کے اوزار کا کوئی اثر نہو گا۔ اب اِس مضمون کو مولانا بیان فرماتے ہیں بزبان حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گویا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرما رہے ہیں کہ

ہیچ وازر وزر غیرے برنداشت من نیم وازر خدایم برفراشت

۲۲۴

یعنی کسی وازر نے دوسرے کا وزر نہیں اُٹھایا ہے اور میں وازر ہی نہیں ہوں خدا نے مجھے بلند فرمایا ہے مطلب یہ کہ میں وازر ہی نہیں تو میں اِس طرح کہ اوس وزر کا اثر کچھ مجھپر رہے میں کسیکا وزر نہ اوٹھاؤں گا اسلئے کہ آیت میں یہ ہے کہ وازر کوئی کسیکا وزر نہ اوٹھاویگا ہاں جو ذمہ داری ہو گی وہ اِس عموم میں داخل ہی نہیں ہے یہ ایک نکتہ ہے باقی اصل تفسیر وہی ہے جو مشہور ہے اسیلئے اوس کی توضیح اپنے نزدیک اچھی طرح کر دی گئی ہے تاکہ کوئی اسکو تفسیر نہ خیال کرے اور غلط بحث نہ ہو جاوے فافہم۔ آگے مولانا فرماتے ہیں کہ

آنکہ بے وزرست شیخ است اے جوان در قبولِ حق چو اندر کف کمان

یعنی جوکہ بے وزر (گناہ) ہے اے جوان وہی شیخ ہے اور قبول حق میں وہ مثل کمان کے ہے ہاتھ میں۔ مطلب یہہ کہ جس طرح ہاتھ میں کمان ہوتی ہے اسی طرح وہ شیخ بے وزر قبولِ حق میں ہے کہ جس طرح وہ چاہے اوسکو رکھے۔ اوسکو کچھ عذر نہیں ہے آگے شیخ کی تعیین فرماتے ہیں کہ:۔

شیخ کہ بود پیر یعنی مو سپید معنئ این مو بدان اے باامید

یعنی شیخ کون ہے بڈھا یعنی سفید بال والا (لیکن ذرا) اس بال کے معنی سمجھ لو اے باامید

ہست آن موئے سیہ ہستی او تا ز ہستیش نماند تار مو

یعنی موئے سیاہ سے مراد اوسکی ہستی ہے یہاں تک کہ اوسکی ہستی سے ایک تار مو نہ رہے۔

چونکہ ہستیش نماند پیر اوست گر سیہ مو باشد او یا خود دو موست

یعنی جب اوسکی ہستی نہ رہی تو وہ پیر ہوگیا اگرچہ وہ سیہ مو ہو یا اوس کے دو ہی بال ہوں مطلب یہ ہے کہ ہماری مراد بالوں سے ہستی ہے اور سیاہ بالوں سے مراد ہستی تاریک اور سفید بال سے مراد ہستی نورانی ہے تو اب ہم جو کہتے ہیں کہ شیخ سفید بال والا ہوتا ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ شیخ وہ ہوتا ہے جسکی ہستی نورانی ہو چکی ہو۔ اور وہ درجہ فنا کا حاصل کر کے درجہ بقا باللہ حاصل کر چکا ہو۔ اگرچہ وہ ابھی بچہ ہی ہو شیخ شیرازی بھی اسی مضمونکو فرماتے ہیں کہ ع بزرگی بعقل ست نہ بہ سال آگے مولانا بھی اس مضمون کو بہت صاف کر کے فرماتے ہیں کہ۔

225

ہست آن موئے سیہ وصف بشر نیست آن مو موئے ریش و موئے سر

یعنی سیاہ بال وصف بشری ہے اور وہ ڈاڑہی یا سر کے بال (مراد) نہیں ہیں آگے ایک نظیر پیش فرماتے ہیں کہ دیکھو بچپن میں ہی وہ شیخ تھے فرماتے ہیں کہ۔

عیسے اندر مہد بردارد نفیر کہ جوان ناگشتہ ما شیخیم و پیر

یعنی عیسے علیہ السلام گہوارہ میں آواز بلند فرماتے ہیں کہ ہم بے جوان ہوئے

شیخ اور پیر ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ قَالَ اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ اٰتَانِیَ الْکِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّ جَعَلَنِیْ مُبَارَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا تو دیکھو ابھی گہوارہ میں پڑے ہیں اور نبوت کا دعوے ہے تو اگر اوس سفیدی سے مراد بالوں کی سفیدی ہوتی تو یہاں کیا معنے ہوتے بس معلوم ہوا کہ باؤگی سفیدی سے مراد ہستی کا نورانی ہو جانا ہے اسمیں لوگوں نے اختلاف کیا ہے کہ آیا عیسے علیہ السلام بچپن میں نبی تھے یا نہ تھے بعض لوگ اس آیت میں تاویل کرتے ہیں مگر کیا ضرورت ہے کہ تاویل کیجاوے اسلئے کہ بچپن میں نبی ہونے کی صورت میں یہی اعتراض ہے کہ عقل کامل نہ تھی اور نبوت کیسے مل گئی اسلئے کہ نبی کی عقل تو کامل ہوتی ہے جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ حق تعالیٰ نے اوس عمر میں اونکی عقل کو کمال عطا فرما دیا ہو جیسا کہ یحیٰی علیہ السلام کو بچپن میں نبوت مل گئی تھی خود قرآن شریف میں موجود ہے ارشاد ہے واٰتیناہ الحکم صبیا۔ تو جس طرح اون کو بچپن میں مل گئی انکو اگر رضاعت کے زمانہ میں مل گئی ہو تو کیا عجب ہے آگے فرماتے ہیں کہ۔

۲۲۰
چون یکے موئے سیاہ کان وصف ماست   نیست بروئے شیخ و مقبول خداست

یعنی جبکہ ایک موئے سیاہ جو کہ ہمارے وصف میں سے ہے اوس میں نہیں ہے تو وہ مقبول خدا ہے مطلب یہ کہ اگر اوصاف بشری جو کہ مشابہ موئے سیاہ کے ہیں کسی میں نہوں بس وہی مقبول حق ہے چاہے اوس کے بدن کے سارے بال سیاہ ہی ہوں۔

چون بود مویش سفید ار با خود است   او نہ پیر است و نہ خاص ایزد است

یعنی اگر اوس کے بال (بدن کے) سفید ہوں تو اگر باخود ہے تو وہ نہ پیر ہے اور نہ خاص خدا ہے۔ مطلب یہ کہ جب اوس کے اندر اوصاف بشری اور شہوات موجود ہیں تو وہ اگرچہ سفید بال والا ہو اور اوسکی پلکیں اور بھویں سب سفید ہوگئی ہیں مگر وہ باخدا نہیں ہے بلکہ باخود ہی ہے اور فرماتے ہیں کہ

گر رهید از بعض اوصاف بشر شیخ نبود کہل باشد اے پسر

یعنی اگر بعض اوصاف بشری سے تو چھوٹ گیا (اور بعض اوسمیں موجود ہیں) تو صاحبزادے وہ شیخ نہیں ہے۔ بلکہ وہ ادھیڑ ہے یعنی وہ اس کے مثل ہے کہ جس کے کچھہ بال سفید ہوں اور کچھہ سیاہ ہوں

در یکے موز وصفش باقی است او نہ از عرش خدا آفاقی است

یعنی اور اگر ایک بال اوسکے وصف میں سے باقی ہے تو وہ عرش خدا سے نہیں ہے بلکہ آفاقی ہی ہے مطلب یہ کہ اگر اوسکو پوری طرح درجہ فنا حاصل نہیں ہے تو وہ مقرب حق اور خاص حق نہیں ہے بلکہ ابھی وہ ناسوت ہی میں پھنسا ہوا ہے۔ تو بس اس ساری تقریر سے معلوم ہوا کہ تمام صلحا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے۔ آگے پیر اون گہروالوں کا قول اون بزرگ سے نقل فرماتے ہیں کہ۔

۲۲۷

ما ہمہ امیدواران تو ایم ریزہ چین خوان احسان تو ایم

یعنی ہم سارے کے سارے آپ کے امیدوار ہیں اور آپ کے خوان احسان کے ریزہ چین ہیں یعنی آپ نیک ہیں صالح ہیں تو ہم سب کو امید ہے کہ آپ ہماری شفاعت کریں گے ؛

لیک با این جملہ چون بے شفقتے بہر فرزندان چرا بے رقتے

یعنی لیکن باوجود ان سب باتوں کے آپ بے شفقت کیوں ہیں اور اپنے صاحبزادوں کے لیے بے رقت کیوں ہیں مطلب یہ کہ آخر آپ کو رونا کیوں نہیں آتا۔ حالانکہ آپ ایسے بزرگ ہیں نیک ہیں صالح ہیں۔

یا مگر خود دل نمی سوزد ترا۔ باز گو اے شیخ ما را ماجرا

یعنی یا کہ شاید آپ کے دلمیں سوزش ہی نہیں ہوتی اے شیخ ہم سے کچھہ بات تو بیان کرو مطلب یہ کہ آیا آپ کے قلب میں شفقت و رحم ہی نہیں ہے یا یہ کہ آپ کے دلمیں سوزش ہی نہیں ہوتی۔ آخر کچھہ کہو تو آگے وہ شیخ جواب دیتے ہیں کہ

شیخ گفت او را مپندار اے رفیق	کہ ندارم رحم و مہر دل شفیق
بر ہمہ کفار مارا رحمت است	گرچہ جانِ جملہ کافر نعمت است
بر سگانم رحمت و بخشایش است	کہ چرا از سنگہا شان مالش است
آن سگے کہ مے گزد گویم دعا	کہ ازین خو وارہانش اے خدا
این سگان را ہم درین اندیشہ دار	کہ نباشد از خلائق سنگسار
زان بیاورد اولیا را بر زمین	تا کند شان رحمۃ للعالمین
خلق را خواند سوئے درگاہ خاص	حق را خواند کہ وافر کن خلاص

۲۲۸

(باقی آئندہ)

والحارث بن ابی اسامة
وابن ابی الدنیا والعسکری
واخرون من جهة
یوسف بن عطیة عن
ثابت عن انس مرفوعًا
بلفظ فاحبهم الی الله
انفعهم لعیاله
وهو عند الدیلمی
من حدیث
بشیر بن رافع
عن یحیی بن ابی
کثیر عن ابن سلمة
عن ابی هریرة رفعه
بلفظ الخلق کلهم
عیال الله وتحت کنفه
فاحب الخلق الی الله من
احسن الی عیاله وخرج
هذا الکلام کما قاله
العسکری علی المجاز و
التوسع کان الله لما کان
المتضمن بارزاق

حارث بن ابی اسامہ اور ابن ابی الدنیا اور
عسکری نے اور بھی بعضوں نے یوسف
ابن عطیہ کی جہت سے روایت کیا ہے وہ
ثابت سے روایت کرتے ہیں
اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
مرفوعًا ان لفظوں سے کہ سب میں زیادہ
محبوب اللہ تعالی کے نزدیک وہ شخص
ہے جو اسکی عیال کو سب سے زیادہ نفع پہونچا
وے اور یہ حدیث دیلمی کے نزدیک بشیر
ابن رافع کی روایت سے اور وہ یحی بن
کثیر سے روایت کرتے ہیں اور وہ ابن سلمہ
سے اور وہ ابی ہریرہ سے جنہوں نے
اسکو مرفوع کیا ہے ان الفاظ سے ہے
کہ خلق اللہ سب اللہ کی عیال ہے اور اسکی
حفاظت (اور ذمہ داری) میں ہیں (یہ بمنزلہ
تفسیر عیال کے ہے) پس سب سے زیادہ
محبوب مخلوق میں اللہ تعالی کے نزدیک
وہ ہے جو اوسکی عیال کے ساتھ احسان
کرے اور اس کلام کا محمل جیسا عسکری
نے کہا ہے مجاز اور توسع پر ہے گویا جب
اللہ تعالی بندوں کے رزق کا ضامن اور

۸۱

العباد الكافل لهم كان
الخلق كالعيال له
ف وعبر عن معنى
العيال العارف
الرومي بلفظ الاطفال
فى قوله۔
اولیا اطفال حقند ای پسر
وهو على المجاز ايضا بجامع
التربية الجسمانية للخلق
كلهم والروحانية للاولياء
خاصة والنفع عام للدنيوي
والديني وهو كالامر
الطبعي لاهل الله ينفعون
الناس المؤمن منهم والكافر
بل الدواب والانعام بما يحتاجون
اليه دنيويا كان او دينيا
بعد الاذن الشرعي ويحضون
غيرهم عليه ويعدونه افضل
الاعمال كما قال الشيرازى
طريقت بجز خدمت خلق نيست
به تسبيح وسجاده ودلق نيست

کفیل (یعنی ذمہ دار) ہے تو مخلوق
مثل اوسکی عیال کے ہوئی ف اور اسی
معنی کو مولانا رومی نے لفظ اطفال سے
تعبیر کیا ہے اپنے اس قول میں ع
اولیا اطفال حقند اے پسر
غائبی و حاضری بس باخبر
اور یہ بھی مجاز ہی پر محمول ہے (بطور تشبیہ کے)
اور وجہ جامع (تشبیہ کی) تربیت ہے
جسمانی تو کل مخلوق کے لیے اور روحانی
خاص اولیاء کے لیے اور نفع عام ہے
دنیوی ہو یا دینی اور یہ خصلت (نفع رسانی
مخلوق) اہل اللہ کے لیے مثل امر طبعی کے
ہے وہ آدمیوں کو بھی نفع پہونچاتے ہیں
مومن کو بھی کافر کو بھی بلکہ مواشی اور بہائم
کو بھی اون کے حوائج میں خواہ وہ حاجت
دنیوی ہو یا دینی ہو مگر اذن شرعی کے
بعد اور دوسروں کو بھی اسکی ترغیب
دیتے ہیں اور اسکو افضل الاعمال شمار
کرتے ہیں جیسا شیخ شیرازی فرماتے ہیں ع
طریقت بجز خدمت خلق نیست
بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

وهم فی هذا کلها
آخذون بالحديث و
دخل فی الاذن الشرعی
اذن الشیوخ للمبتدئين
من اهل الطريق
فلابد لهم من اذن
الشيوخ لانهم هم
العارفون بالحدود
الشرعية المبصرون
بالوساوس النفسانية
فيما صورته
طاعة الٰهية
ومعناه طاعة
نفسانية فتعقل
ولا تعجل۔

(یعنی سے طریقت فقط خدمت خلق ہے
نہ تسبیح وسجادہ ودلق ہے)

اور یہ حضرات ان سب امور میں حدیث
پر عمل کرنے والے ہیں اور اذن شرعی (کی
جو اوپر قید لگائی ہے اس) میں مبتدی
صاحب طریق کے لیے شیوخ کی اجازت
بھی داخل ہوگئی سو ان کے لیے اذن شیوخ
کی بھی ضرورت ہے کیونکہ حدود شرعیہ
کو شیوخ ہی جانتے ہیں اور وساوس نفسانیہ
کی ان ہی کو بصیرت حاصل ہے جو ایسے
اعمال میں مل جاتے ہیں جنکی صورت تو
طاعت خداوندی ہوتی ہے اور انکی
حقیقت طاعت نفس ہوتی ہے خوب
سمجھ لو اور (اپنی رائے پر عمل کرنے میں)
جلدی مت کرو۔

الحديث خير الامور
اوسطها ابن السمعانی فی ذيل
تاریخ بغداد بسند مجهول عن
علی مرفوعا به وهو عند
ابن جرير فی التفسير من قول مطرف
ابن عبد الله ویزید بن

حدیث سب امور میں افضل اوساط ہیں
روایت کیا اسکو سمعانی نے ذیل تاریخ
بغداد میں سند مجہول کے ساتھ حضرت
علیؓ سے مرفوعاً ان ہی الفاظ سے اور یہ
حدیث ابن جریر کے نزدیک اسکی
تفسیر میں مطرف بن عبداللہ اور یزید بن

ملفوظ ۱۱ افعال

مرة الجعفی وکذا
اخرجہ البیہقی
عن مطرف والدیلمی
بلا سند عن ابن
عباس مرفوعاً
خیرالاعمال اوسطہا وتشہد
بھذا الکلم لم یسرفوا ولم
یقتروا وکان بین
ذلک قواما وغیرہ من الآیات
والاحادیث **ف** ویدور
تربیة المحققین
علی ھذا المحور

الحدیث خیرالذکر
الخفی وخیرالرزق مایکفی
ابویعلی والعسکری من
حدیث محمد بن عبدالرحمن
ابن ابی لبابة
عن سعد بن ابی وقاص
رفعہ بھذا وصححہ
ابن حبان وابوعوانة
والمعنی ان اخفاء العمل

مرہ جعفی کا قول ہے اور اسیطرح بیہقی نے مطرف
سے نقل کیا ہے اور دیلمی نے بلا سند ابن
عباس سے مرفوعاً ان الفاظ سے نقل کیا
ہے کہ سب اعمال میں افضل اوسط ہے
اور (یہ روایتیں اگرچہ ضعیف ہیں لیکن
مضمون صحیح ہے کیونکہ) اس سب (مضمون)
کی شہادت حق تعالیٰ کا ارشاد دیتا ہے
کہ وہ لوگ نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ تنگی
کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا ان کے
درمیان اعتدال پر ہوتا ہے (اور اوسکے
علاوہ اور آیات واحادیث ہیں) **ف**
محققین کی تربیت کا اسی اصل پر مدار ہے

حدیث۔ سب سے افضل ذکر وہ ہے
جو خفی ہو اور سب سے افضل رزق وہ ہے
جو کافی ہو جاوے روایت کیا اسکو
ابویعلی اور عسکری نے محمد بن عبدالرحمن
ابن ابی لبابہ کی روایت سے اونہوں نے
سعد بن ابی وقاص سے اور اونہوں نے
مرفوع کیا ہے ان ہی لفظوں سے
اور تصحیح کی اسکی ابن حبان اور ابوعوانہ
نے اور مطلب اس کا یہ ہے کہ عمل کا اخفا کرنا

(باقی آیندہ)

(۱۲) **حکایت** میرے بہائی ریل میں سوار تہے اور ایک تفسیر اون کے ہاتہہ میں تہی جو کہ ٹائپ کے چہاپے کی چہپی ہوئی تہی ایک صاحب بہادر بہی اسی درجہ میں سوار تہے بہائی سے کہنے لگے کہ میں اِس کتاب کو دیکھہ سکتا ہوں اونہوں نے کہا کہ دیکھئے آپ نے تفسیر اوٹہا کر دیکھی اول ہی الٓرٓ نکلا صاحب بہادر نے بہت دیر تک اسکو سوچا جب سمجہہ میں نہ آیا تو بہائی سے پوچہتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ آلو بہائی نے تفسیر ہاتہہ سے لیلی اور کہا کہ یہ آپ کے دیکہنے کی نہیں ہے۔ اب میں کہتا ہوں کہ اپنی اِس تجویز پر اِس روز بد کو سوچکر دیکھئے کہ جبکہ آپ بہی اِس انگریزی داں کی طرح الٓرٓ کو آلو پڑہنے لگیں گے واللہ جب تک کسی پڑہے ہوئے سے نہ پڑہا جائے ممکن ہی نہیں کہ الٓرٓ یا اس کے مثل دوسرے الفاظ کو صحیح پڑہ دیا جائے آخر یہ کس طرح معلوم ہوگا کہ تلفظ میں **الف لام را** علٰحدہ علٰحدہ پڑہے جائیں گے اور اگر کوئی کہے کہ اس کے صحیح پڑہنے کی ضرورت ہی کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے جو اس حد تک پہونچ چکے ہیں اسوقت ہماری گفتگو نہیں۔

(۱۳) **حکایت**۔ میرے ایک دوست بردوان کے رہنے والے ہیں اونہوں نے تین ماہ سے بہی کم میں قرآن حفظ کر لیا تہا۔ ایک اور میرے دوست نے اپنے پیر یعنے میرے اوستاد کو خواب میں دیکہا کہ اونہوں نے اونکو اپنے سینہ سے لگایا اور ان کے سینہ میں ایک نور داخل ہوا اونہوں نے ایک معبر سے بیان کیا اونہوں نے تعبیر دی کہ تمکو قرآن حفظ ہو جائیگا چنانچہ اونہوں نے یاد کرنا شروع کیا سو چہہ ماہ میں اچہا خاصہ یاد ہو گیا ایک اور قصہ یاد آیا ایک وعظ مظفر نگر میں وعظ کہہ رہے تہے ایک آیت میں قصداً رُکے اور حاضرین سے خطاب کیا کہ اس مجلس میں جتنے حافظ ہوں کہڑے ہو جائیں تاکہ میں اُن سے یہ آیت پوچہ سکوں اسکو سنکر ایک جماعت کثیر کہڑی ہو گئی اونہوں نے کہا کہ صاحبو! مجہکو آیت یاد ہے میں نے صرف یہ دکہلانا چاہا کہ مسلمانوں کے اِس اتفاقی اور مختصر مجمع میں جہاں خاص حفاظ ہی کو جمع نہیں کیا گیا ایسی تعداد کے مذہبی کتاب کے برزبان یاد رکہنے والے موجود ہیں کیا دوسری کوئی قوم قصداً جمع کر کے اسقدر تعداد اپنی مذہبی کتاب کے حافظوں کی دکہلا سکتی ہے غرض قرآن مجید بہت سہولت سے یاد ہوتا ہے۔

(۱۴) **حکایت** مولوی منفعت علی صاحب سلمہ سے ایک شخص نے کہا کہ کیا وجہ علماء میں اب رازیؒ و غزالیؒ پیدا نہیں ہوتے اونہوں نے کہا کہ اُسوقت انتخاب کا قاعدہ یہ تھا کہ قوم میں جو سب سے ذہین اور ذکی ہو وہ علوم دین کے لیئے منتخب ہوتا تھا اور اب انتخاب کا قاعدہ یہہ ہے کہ جو سب میں زیادہ احمق اور غبی ہو وہ اسکے لیے تجویز ہوتا ہے اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ اب بھی جو ذہین و ذکی پڑھتے ہیں وہ غزالیؒ اور رازیؒ سے کم نہیں ہوتے میرے ساتھ چلو اور علماء کی حالت دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ اس وقت بھی غزالیؒ اور رازیؒ سے موجود ہیں اور ہر زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن عدد میں کم ضرور ہیں اور وجہ اسکی یہی ہے کہ جو لوگ قابل ہیں وہ تو ادھر متوجہ نہیں ہوتے ورنہ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر بیس آدمی ایسے پڑھیں تو اونمیں پندرہ ضرور غزالیؒ اور رازیؒ نکلیں گے اب بیچارے غریب غربا جولاہے دھنے پڑھتے ہیں اون کی جیسی سمجھ ہوتی ہے ویسے ہی نکلتے ہیں اور یہ ہو نہیں سکتا کہ غریب غربا کے بچوں کو نہ پڑھایا جائے کیونکہ امرا نے خود چھوڑا اور اُن سے ہم چھڑا دیں تو پھر علم دین کسکو پڑھائیں نیز غریب غربا کیا کریں انگریزی پڑھ نہیں سکتے کیونکہ اسکی تعلیم نہایت گراں ہے اور عربی ہم نہ پڑھائیں تو بیچارے تو بالکل ہی کورے رہے اور واقعی علم دین ایسی عجیب چیز ہے کہ اس میں محنت بھی کم اور خرچ بھی کم بخلاف انگریزی کے (ایضاً صلا۲ سہ)

(۱۵) **حکایت**۔ میرے سب سے چھوٹے بھائی ٹریننگ پاس کرنے مرادآباد میں گئے وہاں انکی ذہانت کی یہہ حالت تھی کہ تمام لوگ متحیر تھے حتے کہ اُن کے ماسٹر بھی ان کی ذہانت سے عاجز تھے۔ ایکدفعہ یہ واقعہ ہوا کہ رمضان المبارک کا زمانہ قریب آگیا اور ٹریننگ کے لڑکوں نے چاہا کہ کسی حافظ کو بلا کر ایک قرآن سنیں پرنسپل سے پوچھا تو جواب ملا کہ یہ امر جدید ہے اجازت نہیں ہوسکتی بھائی نے کہا کہ اگر قدیم ہوتا تو اجازت ملجاتی کہا گیا کہ ہاں۔ بھائی نے کہا کہ آپ کے قاعدے سے تو لازم آتا ہے کہ کبھی کوئی امر قدیم پایا ہی نہ جائے کیونکہ ہر امر قدیم کسی وقت جدید تھا اور جدید ہونا مانع اجازت ہے

ملا اُس وقت مولوی صاحب مرحوم حیات تھے ۱۲ منہ

جب اسکی اجازت نہوگی تو وہ قدیم کیسے بن سکیگا۔ پرنسپل حیران رہ گیا آخر انہوں نے
کہا کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دارومدار اجازت کا قدیم ہونے پر نہیں ہے بلکہ اس پر ہے
کہ اسمیں کوئی مفسدہ نہ ہو تو اس میں کیا مفسدہ ہے پرنسپل نے اجازت دیدی یہ محض عربی کی
کی استعداد کی بدولت تہا کیونکہ اسمیں احتمال آفرینی کی استعداد ہوجاتی ہے (الیضاً ص ۳۰)

(۱۶) **حکایت**۔ میں جس زمانہ میں کانپور میں پڑھاتا تھا ایک روز حسب معمول
بیٹھا پڑھا رہا تھا کہ ایک نائب تحصیلدار آئے اور اپنے لڑکے کی تعلیم کے لیے ایک استاد
کی ضرورت ظاہر کی اسوقت جو طالب علم مجہہ سے پڑھ رہے تہے میں نے عربی
زبان میں ان سے دریافت کیا تا کہ یہ نہ سمجھیں میری گفتگو شروع کرتے ہی وہ کہنے
لگے کہ جناب کے عربی میں گفتگو کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ اس وقت کی گفتگو
کو مجہہ سے پوشیدہ کرنا منظور ہے۔ لیکن میں عربی سے واقف ہوں اس لئے بہتر
یہہ ہے کہ میں یہاں سے اٹھ جاؤں ان کے اس کہنے سے مجھے بیحد شرمندگی
ہوئی اور یہہ خیال ہوا کہ اللہ اکبر میں نے تو ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا اور انہوں
نے میرے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ آخر میں نے ان سے کہا کہ جناب یہ میری غلطی تہی
واقع میں کوئی پوشیدہ بات نہ تہی اب میں اردو میں گفتگو کرتا ہوں۔ اب میں دو باتیں
اس کے متعلق پوچہنا چاہتا ہوں اول تو یہہ کہ کیا بدون علم دین کے اثر پیدا ہوسکتا ہے
سو ظاہر ہے کہ ہرگز نہیں ہوسکتا دوسری بات یہ پوچہتا ہوں کہ آیا یہ اثر نہایت ضروری
ہے یا نہیں ظاہر ہے کہ نہایت ضروری ہے کیونکہ ہم کو باہم جائز نہیں کہ ہم کسی کے
اسرار پر مطلع ہوں غرض تہذیب؎ اخلاق تعلیم انگریزی ہر ایک کے لیے علم دین کی
ضرورت ہے (الیضاً ص ۳۱)

(۱۷) **مثال** اگر کسی عمدہ بازار میں کسی مفلس کو بہیجدیا جاوے تو اسکو انتہائی
پراگندگی ہوگی جدہر نظر پڑے گی اچھی اچھی قیمتی چیزیں نظر آئیں گی، اور ساتہ ہی

؎ مطلب یہہ ہے کہ بدون علم دین تہذیب، اخلاق، نہیں ہوسکتی اور ایسے ہی تعلیم
انگریزی بہی بدون علم دین مفید نہیں ۱۲ منہ

ساتھ اپنا افلاس اور تہیدستی بھی یاد آوے گی اسلیئے حسرت بھی بڑھتی جائیگی بالخصوص جبکہ بازار جاتے وقت اِس سے کہا گیا ہو۔ کہ کچھ نقد لیتے جاؤ اور وہ چھوڑ کر چلا گیا ہو۔ بس یہی حالت میدان قیامت میں اِن لوگوں کی ہوگی اور وہ ایسا وقت ہوگا کہ سوائے اِس سکہ کے اور کوئی سکہ کام نہ دیگا۔ کیونکہ کوئی چیز یہاں سے ساتھ ہی نہ جائیگی۔ (الیضاً صـ۳۹ سـ۲)

(۱۸) اسکولوں میں لڑکوں کو اقلیدس پڑھائی جاتی ہے بعض لڑکوں میں ایک ہی بمشکل ایسا ہوتا ہوگا کہ مسائل اقلیدس کو سمجھ سکے لیکن امتحان کے زمانہ میں بغیر سمجھے ہی اسکو رٹ لیتے ہیں اور اسی کی بدولت پاس ہو جاتے ہیں اِس سے معلوم ہوا کہ بغیر سمجھے محض رٹ لینا بھی مفید ہے (ایضاً صـ۲ سـ۱)

(۱۹) **مثال**۔ ایک مریض کسی طبیب کے پاس آوے اور اپنی حالت بیان کر کے حکیم سے کہے کہ میں آپ کے پاس تو رہ نہیں سکتا ہاں وقتاً فوقتاً آکر آپ کو اپنی حالت کی اطلاع کر سکتا ہوں آپ میری حالت کے مناسب کئی نسخے مجھے لکھدیجئے جوں جوں میری حالت متغیر ہوتی جاوے اور مرض میں کمی یا بیشی ہو میں اس کے مناسب نسخوں کو بدلکر استعمال کرتا جاؤں۔ پس اس صورت میں اگرچہ طبیب کتنا ہی ماہر ہو اور کتنے ہی غور و خوض سے نسخوں کی تجویز کرے لیکن اس مریض کی حالت اس مریض کی برابر نہیں ہو سکتی جو کہ روزانہ طبیب کے پاس آتا ہے اپنی حالت بیان کرتا ہے پچھلا نسخہ دکھلاتا ہے اور روزانہ اس میں تغیر و تبدل کمی بیشی کرا لیجاتا ہے اِس لیئے کہ اگرچہ پہلی صورت میں تمام تغیرات کے لیئے طبیب نے نسخے لکھدیے لیکن تغیرات کی تعیین اور اون کا فہم یہ محض مریض کی رائے پر رہا جو کہ رائے الجاہل ہونے کی وجہ سے ناقابل اعتبار ہے ممکن ہے کہ زیادتی صفرا کی ہو اور وہ سودا کا ہیجان سمجھ جاوے اور حستی سنبھالے کی ہو اور وہ مرض کی کمی سمجھ جاوے (وعظ احکام العشر الاخیر دعوات جلد ۲ وعظ ۶ صـ۳۲ سـ۱۲)

(۲۰) **مثال**۔ عالم غیب میں اسقدر وسعت ہے کہ یہ عالم دنیا اُس سے وہ نسبت رکھتا ہے جو سوئی پر لگا ہوا ایک قطرہ سمندر سے نسبت رکھتا ہے یعنی یہ عالم اُس کے سامنے مثل ایک قطرہ کے ہے اور وہ اِس کے اعتبار سے مثل سمندر کے ہے

(باقی آیندہ)

(۱) غایت مافی الباب اسکو مستبعد کہیں گے مگر استحالہ اور استبعاد ایک نہیں (اصول موضوعہ نمبر ۳)

(۳) اور کہیت گیہوں سے تو یہہ دور کو مستلزم ہے جو تمام عقلا کے نزدیک محال ہے تو لامحالہ یہہ ماننا پڑے گا کہ اول اول جب گیہوں یا کہیت پیدا ہوا تو بلا واسطہ سبب کے پیدا ہوا۔ یعنے کہیت بلا گیہوں کے پیدا ہوگیا یا گیہوں بلا کہیت کے۔ اوس کے بعد سلسلہ اسباب کا چلا۔ ثابت ہوگیا کہ اِس سلسلہ میں ایک چیز ضرور بلا کسی سبب کے بنی ہے۔ اور وہ گیہوں یا کہیت ہے تو عقل سلیم اسکو ماننے سے انکار نہیں کر سکتی کہ جب تمام سلسلہ میں سے ایک چیز بلا سبب کے پیدا ہوگئی تو سلسلہ کے ہر ایک فرد میں یہہ امکان ہے کہ بلا سبب کے بن سکے کیونکہ کسی فرد میں خصوصیت کی کوئی وجہ نہیں۔ جب ہر فرد میں یہ امکان ثابت ہے اور قادر مطلق نے ایک فرد کو بلا سبب کے بنا کر دکہا ہی دیا تو جس فرد کو بہی وہ چاہے اسیطرح بلا سبب کے بنا سکتا ہے۔ قرآن پاک میں اسی قسم کا مضمون اس آیت میں موجود ہے وبدأ خلق الانسان من طین ثم جعل نسلہ من سلالۃ من ماء مھین۔ یعنے شروع کیا حق تعالےٰ نے انسان کی پیدائش کو مٹی سے (کہ ابو البشر آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا) پہر انسان کی نسل کو ایک جوہر سے کہ وہ ناچیز پانی ہے مقرر کیا۔ نسل انسانی میں بہی وہی دور لازم آتا تہا کہ انسان پیدا ہوتا ہے نطفہ سے اور نطفہ پیدا ہوتا ہے انسان سے تو کوئی چیز ان دونوں میں سے اول بلا دوسرے پر توقف کے پیدا ہوئی اوسکو بیان فرمادیا کہ ہمنے نطفہ اور انسان میں سے اول انسان کو مٹی سے محض اپنی قدرت سے بنادیا پہر سلسلہ اوسکی نسل کا نطفہ پر قایم کردیا مقصود اظہار قدرت ہے کہ جب انسان محض قدرت سے بن سکتا ہے تو جتنے واسطے اسوقت انسان کے پیدا ہونے میں ہیں مثلاً نطفہ کا غذا سے بننا غذا کا گوشت اور نباتات وغیرہ سے بننا۔ گوشت اور نباتات کا پانی مٹی وغیرہ سے تیار ہونا یہ سب ہی بلا واسطہ سبب کے بن سکتے ہیں۔ ہاں سلسلہ اسباب مقرر کرنے کے بعد عادت اوس حکیم وعلیم کی یہہ ہے کہ بلا سبب کے نہیں پیدا کرتے الا نادراً کہ کبہی کبہی بطور یاد دہانی کے پہر قدرت ہی سے بلا واسطہ

۱۹۷

(۳) سبب کے کسی چیز کو بنا دیتے ہیں جیسے حضرت عیسے علیہ السلام کو بلا باپ کے صرف ماں سے
پیدا کر دیا۔ چنانچہ اسپر اشکال کرنے والوں کو اپنی پرانی صنعت یاد دلائی ان مثل عیسیٰ
عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب یعنی عیسی علیہ السلام کی حالت حق تعالےٰ
کے نزدیک آدم علیہ السلام کیسی ہے کہ اونکو مٹی سے پیدا کیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ بن
باپ کے پیدا ہونے میں کیا تعجب ہے آدم علیہ السلام کو ہم نے بن باپ اور بن ماں کے
پیدا کیا تھا یہ ہماری صنعت وقدرت پہلے سے تمکو معلوم ہے اب ہم نے اوس کی
تہوڑی یاد دہانی پھر کی ہے کہ عیسے علیہ السلام کو بلا باپ کے صرف ماں سے پیدا کیا
اسی قبیل سے تمام معجزات وکرامات ہیں کہ حق تعالیٰ کبھی کبھی کسی اپنے خاص بندے کے ہاتھ پر
کسی کام کو عادت کے خلاف محض اپنی قدرت سے بلا واسطہ سبب کے پیدا کر دیتے ہیں اس سے
قدرت کا ظہور ہوتا ہے اور اس بندہ کی خصوصیت اور سچائی ثابت ہوتی ہے۔ جب
ہم نے ثابت کر دیا کہ اسباب کے سلسلہ کو کہیں ختم کرنا پڑتا ہے اور سبب اول کی
پیدائش کو بلا سبب کے ماننا پڑتا ہے اور اس سے اوس سلسلہ کے ہر ہر فرد میں اس بات
کا امکان ثابت ہوتا ہے کہ اس فرد کو بلا سبب پیدا کر دے تو کوئی شبہ جس کو
ناشی عن دلیل کہا جاوے معجزہ کے متعلق نہیں رہتا ہاں یہہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ وہ عادت
کے خلاف ہے اسواسطے مستبعد اور موجب تعجب ضرور ہے مگر مستبعد اور ہے
اور محال اور دیکھو اصول موضوعہ نمبر ۳ اس کا نتیجہ صرف یہہ ہونا چاہیے کہ بلا مشاہدہ یا بلا ثبوت
از سند صحیح نہ مانا جاوے۔ اور جب ثبوت سند صحیح سے مثلاً نص قطعی سے یا خبر متواتر ومعتبر
سے ہوجاوے تو انکار نکیا جاوے اور اسوقت میں اوس میں ایسی تاویلیں کرنا جس کی وہ
نص وخبر محتمل نہو تحریف ہے جیسے قرآن میں جابجا سخت سخت وعیدین آئی ہیں مثلاً
اہل کتاب پر تحریر فرمایا ہے فبما نقضہم میثاقہم لعناہم وجعلنا قلوبہم
قاسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنی چونکہ اہل کتاب نے وہ عہد توڑ دیا جو اون سے
لیا گیا تھا اسواسطے ہم نے اونپر لعنت کی اور اون کے دلوں کو سخت کر دیا جس سے
وہ کلمات الٰہی کو اپنے موقعوں سے بدل کر استعمال کرنے لگے یعنے تحریف کرنے لگے

۱۹۸

(۷) (جیسا اضرب بعصاک الحجر میں کیا گیا کہ اضرب کے معنے چلنے کے اور حجر کے معنے پہاڑ کے لیئے گئے حالانکہ ایسی ترکیب میں کسی فصیح کلام میں اضرب چلنے کے معنے میں اور حجر پہاڑ کے معنے میں نہیں آتا) تحریف کو سب جانتے ہیں کہ کس درجہ ممنوع و منکر ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ معجزہ یا کرامت خلاف عقل (یعنی محال) نہیں لہذا خبر صحیح ملنے کے بعد اوس کا انکار جائز نہیں نہ اوسمیں تاویل کی ضرورت۔ اس صورت میں اوس میں تاویل کرنا بالکل ایسا ہوگا جیسے کوئی معتبر ذرائع سے سنے کہ کلکتہ ایک چیز ہے مگر اوس نے خود کلکتہ کو دیکھا نہو تو اس خبر میں یہ تاویل کرنے لگے کہ جس نے کہا ہے کلکتہ ایک چیز ہے اوس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کلکتہ ایک شہر ہے جس میں لاکھوں آدمی رہتے ہیں۔ اور بڑے بڑے کارخانے وچناں وچنیں ہیں کیونکہ لاکھوں آدمی ایک جگہ کیسے رہ سکتے ہیں اون کے کہانے پینے پہننے رہنے کو کہاں سے آسکتا ہے بلکہ کلکتہ اصل میں کل کہتہ تہا۔ کل بمعنی مشین اور کہتہ بمعنے ڈھیر یعنے مشین کا ڈھیر۔ کہنے والے نے کسی ریل کے اسٹیشن یا کسی کولہو کے کارخانہ میں بہت سی مشینیں دیکھی ہوں گی اوس نے اوس کا نام کل کہتہ رکھدیا پہر کثرت استعمال سے ہائے مختفی گر گئی کلکتہ رہ گیا۔ اس طرح کی تاویلوں کو اگر جائز رکھا جاوے تو دنیا کے کاروبار سب اُلٹ پلٹ ہو جاویں۔ اس شخص کی عقل اتنی چھوٹی ہے کہ لاکہہ دو لاکہہ آدمیوں کا ایک جگہ رہنا اور خورونوش کا سامان ہونا اوسکی سمجہہ میں نہیں آیا اسوجہہ سے اوس نے لفظ کلکتہ میں یہ تاویل کی۔ اسیطرح اہل فطرت کی عقل میں پتہر میں سے ایک دم پانی کا پہوٹ نکلنا اور حضرت عیسی علیہ السلام کا بلا باپ کے پیدا ہونا وغیرہ نہ آیا تو ایسی دور از کار تاویلیں کیں جو کلکتہ کی تاویل سے کم نہیں۔ انہوں نے یہ نہیں غور کیا کہ جو چیز سبب کے ذریعہ سے ہی پیدا ہوتی ہے تو کیا اوس سبب کا ذاتی اثر یہ ہے کہ اوس سے وہ چیز بنجاوے یا وہاں اب بہی کسی قادر اور صاحب ارادہ کے تصرف کی ضرورت ہے۔ شق اول کا کوئی عاقل قائل نہیں ہو سکتا۔ لامحالہ شق ثانی ہی متعین ہوئی یعنی اوس سبب سے اوس چیز کا پیدا ہو جانا قادر مطلق کی قدرت سے ہوتا ہے تو ہر چیز کا پیدا ہونا قدرت ہی سے ہوتا ہے۔ اب صرف اتنی گنجایش اور

(۳) رہی یہ کہ قدرت ہر شے میں اسکی استعداد کے موافق تصرف کرتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ قاعدہ
مخلوقات کی قدرت میں جاری ہو سکتا ہے کیونکہ اون کی قدرت محدود اور دوسرے کی عطا کردہ ہے
اونکو اتنی ہی قدرت دیگئی ہے کہ کسی چیز میں ایک گونہ تصرف کر سکیں اس گونہ تصرف کی تحدید اوس
استعداد سے ہوتی ہے جو خالق جل وعلا شانہ نے اوس شے میں رکھی ہے جس میں یہہ
تصرف کرنا چاہتے ہیں مثلاً انسان کی چٹکی میں دبانے کی قدرت دی ہے مگر اوسکی تحدید اسطرح
کر دی ہے کہ موم میں استعداد دبنے کی دی ہو اوسکو چٹکی دبا سکتی ہے اور پتھر یا لوہے میں
یہ استعداد نہیں دی اوسکو چٹکی نہیں دبا سکتی اور یہہ قاعدہ حضرت حق جل وعلا شانہ کی
قدرت کے بارہ میں نہیں جاری ہو سکتا کیونکہ وہ خالق کل ہیں استعداد بھی اونہی کی پیدا کی
ہوئی ہے تو وہ اگر موم سے پتھر کا کام یا برعکس لینا چاہیں تو ممکن ہے کہ اسطرح لے سکتے ہیں
کہ اول اوس میں استعداد پیدا کر دیں پھر اوس سے وہ کام لیں۔ لیکن خود استعداد کیلئے
استعداد کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے متعلق غور کیا جاوے کہ وہ کیا چیز ہے تو حقیقت
اوسکی سوائے اسکے کچھ نہیں کہ وہ ایک کیفیت ہے جو صرف حکم الٰہی سے پیدا ہوتی ہے۔ ۲۰۰
اوسی کے لیئے پھر کسی اور استعداد کی ضرورت نہیں ورنہ تسلسل لازم آوے گا۔ نتیجہ یہہ
ہوا کہ جس چیز میں چاہیں جو استعداد چاہیں پیدا کر سکتے ہیں اوس کے بعد اوس میں وہ
تصرف بآسانی ہو سکتا ہے اور وہ کام اوس سے ہو سکتا ہے۔ اب ناظرین اس مضمون میں
ذرا سا غور اور کریں کہ اگرچہ تصرف استعداد کے موافق ہوتا ہے لیکن خود استعداد کسی
ضابطہ کی پابند نہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ تصرف کسی ضابطہ کی پابند نہیں اسیجہ میں آگیا ہوگا کہ حق تعالیٰ کی قدرت و تصرف کیلیے کوئی
تحدید نہیں ہاں اپنے ارادہ سے بعض چیزوں میں کوئی حد مقرر کر رکھی ہے کہ اکثر اوس کے
خلاف نہیں کرتے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کر ہی نہیں سکتے چنانچہ کبھی کبھی بدرجہ اقل
یاد دہانی قدرت کے لیے خلاف کر بھی دیتے ہیں اسیکو معجزہ یا کرامت کہتے ہیں چٹکی میں
لوہے کو دبانے کی قدرت نہیں مگر حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کو ایسا ہی
نرم کر دیا جیسے موم وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ کہ اوس سے آپ بے تکلف زرہ بنا لیتے تھے
غرض ہماری قدرت اور حق تعالیٰ کی قدرت میں فرق ہے حق تعالیٰ کی قدرت کی کوئی تحدید نہیں

(باقی آیندہ)

بعض شیعہ صاحبان فرمایا کرتے ہیں کہ ان اللہ معنا میں لفظ معنا کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بطور استہزا یعنی ٹھٹھے کے فرمایا تھا سو اس کا یہ جواب ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ معنا کو ٹھٹھے کے واسطے فرمایا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں اور اگر رفعت شان و علو مرتبہ کے لئے فرمایا ہے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی داخل ہیں۔

فریدالدین عطار قدس سرہ العزیز نے صدیق رضی اللہ پر سکینہ نازل ہونے کے بارہ میں فرمایا ہے ؎

خواجۂ اول کہ اول یار اوست	ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اوست
چوں سکینہ شد ز حق منزل برو	گشت مشکلہائے عالم حل برو

حسین ابن فضل رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

من قال ان ابا بکر لم یکن صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو کافر لانکارہ بنص القرآن وفی سائر الصحابۃ کان مبتدعا لا کافرا	جو شخص اس بات کا انکار کرے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نہ تھے وہ نص قرآن کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہے اور باقی اور صحابہ کے صحابی ہونیکا انکار کرنے کی وجہ سے) بدعتی ہوگا کافر نہیں ہوگا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُمیہ بن خلف اور ابی بن خلف سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ایک چادر اور چند پیمانہ کے عوض میں خرید کر آزاد کر دیا تو آپ کی شان اور ابی بن خلف وغیرہ کے بارہ میں وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی سے اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی تک نازل ہوئی (کذا فی تاریخ الخلفاء) نیز تفسیر حسینی میں سورہ واللیل کے متعلق مذکور ہے۔

اغلب مفسران برانند کہ این سورہ بعضی در شان سیرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نازل شدہ و برخی گفتہ اند در صفت امیہ بن خلف یا ابوجہل فرود آمد و در کشف الاسرار آوردہ است یکی آنکہ بیشتر و صدیقانست ازیں امت	اکثر مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ بعض حصہ اس سورت کا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سیرت میں نازل ہوا ہے اور کچھ نے بیان کیا ہے کہ امیہ بن خلف یا ابوجہل کے بیان میں اتری ہے کشف الاسرار میں وارد ہے

یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ و یکی اشقی کہ پیشوائے
زندیقانست از اہل ضلالت یعنی ابوجہل
و در فاتحۂ سورہ کہ بشب و روز قسم یاد میکنند
اشارتست بظلمت یکے و نورانیت دیگرے
یعنی در شب ضلالت کسی را آن گمراہی نبود
کہ ابوجہل شقی را و در روز دعوت ہیچکس را
آن نور ہدایت ظاہر نشد کہ ابوبکر صدیق
تقی رضی اللہ عنہ مثنوی

سر روشندلاں صدیق اعظم
کہ شد اقلیم تصدیقش مسلم
ز مہرش روز دین را روشنائی
بدو اہل یقیں را آشنائی
سینہ ل کے کند ایں قول ہا ور
تفاوتہائے دوراں میں تو دادر

کہ یہ سورت دو شخصوں کے بارے میں ہے
ایک اتقی کہ اس امت کے صدیقوں کے پیشوا
ہیں یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک
اشقی کہ اہل ضلالت سے بے دینوں کا
پیشوا ہے یعنی ابوجہل شروع سورت میں
شب و روز کے ساتھ قسم کہانے میں ایک کی
ظلمت کی طرف اشارہ ہے اور دوسرے
کی نورانیت کی طرف یعنی شب ضلالت میں
کسی شخص کی وہ گمراہی نہ تھی جیسی ابوجہل بدبخت کی
روز دعوت میں کسی شخص کا وہ نور ہدایت
ظاہر نہ ہوا جیسا کہ ابوبکر تقی رضی اللہ عنہ کا
سر روشندلان صدیق اعظم ✤ کہ شد اقلیم تصدیقش مسلم
زمہرش روز دین را روشنائی ✤ بدو اہل یقیں را آشنائی
سینہ ل کے کند ایں قول باور ✤ تفاوتہائے دوران تیرہ اور

۱۲۰

قدوۃ المحققین زبدۃ المدققین مولانا مولوی محمد قطب الدین صاحب دہلوی نور اللہ مرقدہ
تلمیذ رشید خاتم المحدثین وارث علوم سید المرسلین حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اسحٰق صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب جامع التفاسیر میں اس سورت کے سبب نزول کے متعلق تحریر
فرمایا ہے "اور سبب نزول اس سورت کا یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں دو شخص رئیسوں سے بڑے
مالدار تھے ایک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسرا امیہ بن خلف اور ان دونوں کا معاملہ
مال کے صرف کرنے میں مختلف ہوا امیہ مال بہت رکھتا تھا اور بارہ غلاموں کو تربیت کرکے
ہر ایک کو ایک ایک کام سپرد کیا تھا چنانچہ ایک غلام کو کھیتی کا داروغہ کیا تھا اور ایک کو
میووں کے باغ کا اور ایک غلام کو قیمتی کپڑوں کی تجارت کے واسطے یمن اور شام کی طرف
بھیجتا تھا اور ایک جانوروں پر مقرر کیا تھا کہ دودھ دہی اور نسل کی خبرداری کرکے ان کے

حاصل کو جمع کیا کرے اور اسی طرح ہر غلام کو ایک کام سپرد کیا تھا اور اسی تدبیر سے مال بہت
جمع کیا تھا اور باوجود اس ثروت اور مالداری کے ایک کوڑی فقیر کو نہیں دیتا تھا اور اگر کوئی
غلام کسی محتاج کو کچھہ ادھی دمڑی کبھی دیتا تو اسپر خفا ہوتا بلکہ اس کام سے موقوف کرتا تھا اور
اگر کوئی شخص اس کمبخت کو بطور نصیحت کے کچھ سمجھاتا تھا کہ باوجود اس کثرت مال کے اللہ تعالےٰ
کی راہ پر محتاجوں مسکینوں کو کس واسطے نہیں دیتا ہے اور آخرت کا ذخیرہ کیوں نہیں کرتا
ہے؟ تو وہ بدبخت اوس کے جواب میں کہتا تھا اول تو آخرت ہی کہاں ہے اور اگر
بالفرض ہوئی بھی تو اس قدر مال و اسباب اور اولاد میں نے جمع کیا ہے کہ مجھ کو کچھ
احتیاج بہشت کی نعمتوں کی نہیں ہے اور ان چیزوں سے جسکی طمع اور لالچ محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) فقرا اور محتاجوں کو دیتا ہے اور اس سبب سے ان لوگوں کو اپنا گرویدہ
کرتا ہے مجھ کو کچھ پروا نہیں ہے اور اسی کے غلاموں سے ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ
تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم تھے اور بزرگی میں ان کا مرتبہ اس
حد کو پہنچا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عالم معاد میں اپنے آگے آگے
جاتا دیکھا اور آپ کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت
بلال کی مشتاق ہے سو حضرت بلال رضی اللہ عنہ جس وقت میں کہ مملوک اس بدبخت کے
تھے تو پوشیدہ اسلام لائے تھے آخیر کو رفتہ رفتہ ان کے اسلام لانے کی خبر اسکو
پہونچی تو اول ان کو معزول کیا اور خزانے اور بتخانہ کی داروغگی جو ان سے تعلق رکھتی
تھی دوسرے غلام کو سپرد کی پھر ان کو اپنے سامنے بلوا کے پوچھا کہ تو کس کو پوجتا ہے
حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کو اس ملعون
نے کہا کہ اس دین کو چھوڑ دے نہیں تو میں تجھسے بری طرح پیش آؤں گا اور مارتے
مارتے مار ہی ڈالوں گا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تو اس دین سے
پھر نہیں سکتا تیرا جو جی چاہے سو کر میں تیرا غلام ہوں اس شقی ازلی نے اپنے
غلام سے ایسا حکم کیا کہ دن چڑھے ان کے بدن میں کانٹے چبھویا کرو اور جب
آفتاب خوب گرم ہو تب دھوپ میں چت لٹا کر سر سے پیر تک ان پر گرم پتھر

۱۲۱

رکھدیا کرو تاکہ ہل نہ سکیں اور گردمن کے آگ جلادیا کرو اور جب شام ہو تب ہاتھ پر ہاتھ باندھ کر اندھیرے مکان میں قید رکھو اور باری باری سے رات بھر کوڑے مارا کرو اور صبح تک یہ مار موقوف نہ کرو اسی طرح سے کتنے دنوں تک حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس مصیبت میں گرفتار رہے اور پکار پکار کر احد احد کہلے گئے یعنی معبود میرا ایک ہے۔ ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس طرف سے گذرے اور اس ملعون کے گھر سے آواز نالہ وزاری کی آپ کے کان میں پڑی۔ پوچھا اس گھر میں کیا ہوتا ہے اور یہ آواز کیسی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ بلال (رضی اللہ عنہ) نام ایک غلام ہے اسکو مارتا ہے یہ آواز اس غلام کے رونے کی ہے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ بات سن کے نہایت رنج ہوا اور صبح اس کے گھر میں آپ تشریف لے گئے اُس مردود کو نصیحت کرنی شروع کی کہ خدا سے ڈر۔ اور اس غلام پر اتنا ظلم ناحق مت کر اس واسطے کہ اس نے سچا دین قبول کیا ہے تجھ کو چاہیئے کہ اِس غلام کو غنیمت جان اور اوس کے ساتھ احسان کر کہ آخرت میں تیرے کام آدے اور تجھ کو اس سختی سے بچا دیگا اُس ملعون نے کہا کہ آخرت سے کہاں اور دین کہاں سے معلوم ہوا کہ سچا ہے۔ اور اگر بالفرض آخرت ہوئی بھی تو مجھ کو دنیا میں کس چیز کی کمی ہے کہ آخرت کی نعمتوں پر جو فقط وہم وخیال ہے فریفتہ ہوں میرے پاس دنیا میں بہشت موجود ہے چنانچہ تم بھی جانتے ہو کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو میرے کارخانہ میں موجود نہیں ہے اور مضمون ان بیتوں کا ادا کرتا تھا ؎

۱۲۲

صبح توجام سے گزرتی ہے شب دلارام سے گذرتی ہے
عاقبت کی خبر کسے معلوم یہاں تو آرام سے گذرتی ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر اوسکو سمجھایا اور نصیحت کی کہ میرا کہا مان اور اس بیچارے مسکین پر ظلم کرنے سے باز آ۔ اس بدبخت نے کہا اگر تمہارا دل اس پر ترس کھاتا ہے تو تم ہی مالدار ہو اور آخرت کا اعتقاد بھی رکھتے ہو تم ہی ثواب کماؤ اور اس غلام کو مجھ سے خرید لو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اس بات کی آرزو رکھتے تھے فرمایا اس سے کیا بہتر ہے اس کے عوض جو تم طلب کرو دیدونگا اور اسکو خرید ونگا

(باقی آیندہ)

فہرست کتبخانہ اشرفیہ دریبہ کلاں دہلی

سنہ ۱۳۴۸ھ

قواعد و ضوابط کتب خانہ ہذا

(۱) اس فہرست میں جو قیمتیں درج ہیں کتبخانہ اُنکا پابند ہوگا دوسرے مطابع کی قیمتوں کا اتباع لازم نہیں ہر فہرست جدید جو کتبخانہ شائع کرے فہرست سابق کی ناسخ ہوگی۔

(۲) قیمت مندرجہ فہرست غیر مجلد کتابونکی قیمت ہے سوائے اُن کتابوں کے جنکے نام کیساتھ لفظ مجلد لکھا گیا ہو۔

(۳) بعض حضرات کتابوں کیساتھ کسی خاص مطبع کا نام لکھدیتے ہیں مثلاً شرح جامی مجتبائی حالانکہ مطلوبہ کتابیں اُس مطبع میں طبع نہیں ہوئی ہیں یا طبع ہوئی تھیں مگر نایاب ہوگئیں، مثلاً بخاری مصطفائی ایسی حالت میں کتاب مطلوبہ فرمائش میں سے کاٹ دیجائیگی یا بصورت اجازت کسی دوسرے مطبع کی روانہ کیجائیگی۔

(۴) حتی الامکان کتابیں عمدہ خوشخط اچھے کاغذکی روانہ ہوتی ہیں سوائے اُن کتابوں کے جو عمدہ دستیاب نہوں۔

(۵) مقدار روانگی محصولڈاک محصول ریل وفیس منی آڈر بذمہ خریدار ہوگے

(۶) کتبخانہ سے مراسلت کرنیمیں اسکا لحاظ ضروری ہے کہ بیجک یا خطوط کی تاریخ و نمبر کا حوالہ دیا جائے، ورنہ جواب ملنے میں تاخیر ہوگی۔

(۷) جن مقامات میں کہ ریلوے اسٹیشن قریب ہے وہاں مال طلب کرنیوالوں کو چاہیے کہ اسٹیشن کا نام اور ہوسکے تو لائن کا نام بھی لکھدیا کریں تاکہ مال بذریعہ ریلوے پارسل روانہ ہو اور بلٹی کا ویلیو کردیا جائے اسمیں محصول کی تخفیف ہیگی ان دور دراز مقامات جہاں محصول ریل محصولڈاک سے کم نہو وہاں ڈاکخانہ کے ذریعہ سے منگانیمیں ہی سہولت ہے، ڈاکخانہ کا نام بہرحال لکھنا ضروری ہے۔

(۸) جبکہ پیکٹ یا پارسل یا گٹھری کتبخانہ سے مقررہ احتیاط کیساتھ روانہ ہوجائیگی تو کتبخانہ آئندہ کسی نقصان کا ذمہ دار نہوگا۔

(۹) بعض کتابیں عربی، فارسی، اردو تینوں زبانوں میں ہیں مثلاً کنز الدقائق اُنکے ساتھ لفظ عربی یا فارسی یا اُردو ضرور لکھنا چاہیے

(۱۰) کوئی کتاب خلاف فرمائش روانہ نہوگی اگر غلطی سے ایسا ہوگیا ہو تو واپس لیجائیگی (۱۱) مجلد کتابونکی فرمائش کی تعمیل اتنی دیر سے ہوگی جتنی دیر میں جلدیں تیار ہوں اور جلدساز کبھی معمول سے زیادہ دیر لگادیتے ہیں (۱۲) فرمائش کنندہ کو لازم ہے کہ اپنا نام اور پتہ صاف و خوشخط لکھے اور ڈاکخانہ و ضلع بھی ضرور لکھنا چاہیے ممکن ہو تو ڈاکخانہ اور ریلوے اسٹیشن کا نام انگریزی میں لکھدیا کریں (۱۳) جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے ورنہ بیرنگ خط واپس ہوں گے۔

(۱۴) بعض حضرات صرف ٹکٹ روانہ فرمادیتے ہیں کتبخانہ اُس کے عوض کتاب روانہ کردیتا ہے مگر راہ میں پیکٹ بوجہ از جسٹر ہونیکے ضائع

قرآن مجید مصری

قرآن مجید پندرہ سطری تقطیع خورد طول ۱۰، انچہ عرض میں ۶½، انچہ مجلد پارچہ ایکروپیہ (عہ) مجلد چرمی (عہ)
قرآن مجید مصری:- تقطیع متوسط طول میں ۱۱، انچہ عرض میں ۷½، انچہ مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی (عہ)
قرآن مجید مصری:- مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند جسکو مقتدر علماء دار العلوم نے نہایت عرق ریزی کیساتھ صحیح کیا ہے مہر و دستخط تصدیقی کلام مجید کے آخر میں ثبت ہیں تقطیع متوسط یعنی طول میں ۱۱، انچہ عرض میں ۷½، انچہ مجلد پارچہ عہ مجلد چرمی (سے)

نوٹ:- قرآن مجید مذکور بالا کے علاوہ بھی روانہ ہوسکتے ہیں آپ اپنی گنجائش کے موافق ہدیہ کے طلب فرمائیں، ارسال کئے جائیں گے۔

قرآن مجید مترجم

قرآن مجید پانچ ترجمہ والا:- اس میں پانچ ترجمہ ہیں، حضرت مولنا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ و حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ یہ دونوں تو فارسی ترجمے ہیں اور حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہٗ کا اردو لفظی و حضرت مولنا شاہ عبد القادر صاحب قدس سرہٗ کا پرانہ محاورہ کا، اور پانچواں ترجمہ اردو حضرت مولنا شاہ محمد اشرفعلی صاحب مدظلہم کا آجکل کے محاورہ میں ہے اور حاشیہ پر احسن التفاسیر ہے، اس تفسیر میں شان نزول روایات صحیحہ سے بیان کیا ہے، اور بہت سہل الفاظ میں قرآن مجید کا مطلب بیان کیا ہے کہ جسے ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کاغذ مصری کا ہدیہ بلا جلد دس روپیہ اور مجلد بارہ روپیہ آٹھ آنہ (۱۲؍)
ایضاً کاغذ سفید گلیز بلا جلد (۵؍) مجلد (۶؍)

قرآن مجید مترجم:- ترجمہ حضرت مولنا شاہ رفیع الدین صاحب تقطیع کلاں مجلد چرمی (للعہ)
قرآن مجید مترجم:- ترجمہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرفعلی صاحب مدظلہم حاشیہ پر شان نزول مطبوعہ جید پریس دہلی تقطیع طول میں ۱۱ انچہ اور عرض میں ۷½ انچہ ہدیہ عام اور مجلد پارچہ دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) اور مجلد چرمی تین روپیہ (سے) اور اگر حنا شدہ درکار ہو تو چار آنہ (۴؍) اور زائد ہونگے۔

شمائل شریف معرا و مترجم

شمائل شریف معرا:- جیسی نہایت عمدہ کتابت و طباعت وغیرہ دیدہ زیب مجلد چرمی ایکروپیہ آٹھ آنہ عہ
شمائل شریف مترجم مطبوعہ محبوب المطابع کاغذ سفید اس شمائل شریف میں حسب ذیل خصوصیات ہیں (۱) ترجمہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرفعلی صاحب تھانوی مدظلہم (۲) فضائل القرآن حدیث شریف سے لیکر حاشیہ پر درج کئے گئے ہیں (۳) خواص القرآن۔ تمام سورتوں اور اکثر آیتوں کی خاصیتیں اور تعویذ مستند کتابوں سے لیکر درج کئے گئے ہیں (۴) تعبیر خواب (۵) شان نزول۔ اکثر آیات کا لکھا گیا ہے (۶) ربط آیات و ربط سورتہائے قرآن مجید بھی بیان کیا گیا ہے (۷) عجیب و غریب فوائد نافعہ (۸) مسائل القرآن آیتوں سے جو مسائل نکلتے ہیں انکا بیان (۹) اول میں ایک مقدمہ ہے جس میں بہت سے مفید مضامین اور مضامین قرآن مجید کی فہرست وغیرہ فوائد ہیں ہدیہ بلا جلد (ہ) اور مجلد (عہ)
شمائل شریف مترجم ترجمہ حضرت مولانا تھانوی

نام کتاب	قیمت
مدظلہم تقطیع جیبی ہدیہ مجلد چرمی۔	۳
حمائل شریف مترجم ترجمہ مولوی عاشق الٰہی صاحب مولوی فاضل میرٹھی ترجمہ بامحاورہ اُردو حاشیہ پرشان نزول فوائد سورتوں کے خواص اور ترتیب نزول آخر میں خاندان چشتیہ کا شجرہ ابتدا میں ۴۸ صفحہ کا رسالہ جسمیں انبیا علیہم السلام کے حالات درج ہیں منظم ہے۔ کاغذ سفید چکنا جنا شدہ مجلد چرمی۔	للعہ

کتب تجوید

نام کتاب	قیمت
آداب القرآن مجید	۱/
تجوید القرآن معہ رسالہ تعلیم القرآن و یادگار حق القرآن از حضرت مولٰنا تھانوی مدظلہم۔	۱۰/
تنشیط الطبع فی اجراء السبع از حضرت مولانا تھانوی اس میں قاریوں اور انکے راویوں کے نام و اختلاف	

نام کتاب	قیمت
اور ساتوں قرتوں کے معلوم کرنیکی ترکیب وغیرہ وغیرہ ہے	۵/
التیسیر	۱۰/
جمال القرآن علم تجوید میں نہایت واضح اور جامع رسالہ از حضرت تھانوی مدظلہم۔	۳/
وقائق المحکمہ شرح جزری از شیخ الاسلام زکریا شافعیؒ	۳/
رموز القرآن	۱۰/
شرح جزری اُردو	۵/
فوائد مکیہ	۳/
مجموعہ بست رسائل قرات	۵/
مجموعہ زینۃ القاری معہ مخارج الحروف و سراج القاری والبیان الجزیل الترتیل۔	۳/
مفتاح القرآن	۱۰/
مفید القاری	۶/

کتب تفسیر عربی

نام کتاب	قیمت
تفسیر جلالین معہ کمالین۔	۶/
تفسیر بیضاوی تادرسس کانپوری	عہ

نام کتاب	قیمت
تفسیر بیضاوی من مجتبائی	عہ
تفسیر بیضاوی نظامی	عا
تفسیر جامع البیان	صہ
سبق الغایات فی نسق الآیات از حضرت مولانا تھانوی مدظلہم العالی	۱۰/

کتب تفسیر اُردو

نام کتاب	قیمت
تفسیر بیان القرآن مؤلفہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرفعلی صاحب تھانوی مدظلہ اس تفسیر کی خوبی پورے طور پر بیان کرنا مشکل ہے حضرت مولانا نے اسمیں ان امور کا التزام کیا ہے ترجمہ بامحاورہ مگر تحت اللفظ کی رعایت مد نظر ہے توضیح کے لئے ف کے نشان سے تفسیر کی گئی ہے ضروری مضامین اور روایات صحیحہ لکھی ہیں اتباع سلف کا التزام ہے، مسائل فقہیہ و کلامیہ سے بھی حسب ضرورت بحث کیگئی ہے جن آیات کی تفسیر احادیث مرفوعہ سے بھی وارد ہوتی ہے اس کو مقدم رکھا ہے ربط آیات خاص اہتمام سے بیان کیا ہے۔ ہر صفحہ کے حصہ زیریں میں جدول دیگر نیچے اختلاف وحل لغات ضروری ترکیب وجوہ بلاغت توجیہہ ترجمہ مختصر مذکور ہے۔ کامل	عنعہ
ایضاً حصہ اول	۱۴/عہ
” ” دوم	۱۴/عہ
” ” سوم	۱۲/عہ
” ” چہارم	۱۲/عہ
” ” پنجم	۸/عہ
” ” ششم	۱۰/عہ
” ” ہفتم	عہ
” ” ہشتم	۸/عہ
” ” نہم	۱۰/عہ
” ” دہم	۸/عہ
” ” یازدہم	۱۲/عہ
” ” دوازدہم	۱۴/عہ
تفسیر عزیزی پارہ عم از حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ	۸/عہ
پارہ تبارک الذی	عہ
تفسیر مرادیہ	عہ
تفسیر موضح القرآن از حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلویؒ یہ تفسیر تمام قرآن شریف کی ہے ایسی مختصر اور واضح تفسیر	

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت

میرے خیال سے دوسری نہیں ہے — للعہ

تفسیر حل القرآن از مولانا مولوی حبیب احمد صاحب کیرانوی یہ تفسیر آجکل کی ضروریات کے لحاظ سے نہایت کار آمد ہے اسکی تعریف میں صرف حضرت مولانا تھانوی مدظلہم کی تقریظ [illegible] ہوں اس سے اس کی خوبی معلوم ہو جائیگی

خلاصہ تقریظ حضرت حکیم الامۃ تاج المفسرین مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم العالی

بعد الحمد والصلوۃ احقر مظہر عا ہے کہ میں نے اس تفسیر مسمی بہ حل القرآن مولفہ مشفق مکرم جامع فضائل علمیہ و عملیہ مولوی حبیب احمد صاحب کیرانوی سلمہ اللہ تعالیٰ کو شروع سے ختم تک حرفاً حرفاً دیکھا ہے جو خصوصیات تفسیر کی میرے ذہن میں ہیں انکو لکھتا ہوں (۱) ترجمہ سلیس و شگفتہ ہے جسمیں لغت و محاورہ دونوں کی کافی رعایت ہے۔ زبان نہ بازاری و مبتذل نہ محض کتابی و مغلق۔ (۲) تفسیر نہ اتنی مختصر ہے کہ مقصود میں مخل ہو نہ ایسی طویل کہ ناظرین کے لئے ممل (اکتا دینے والی) ہو۔ (۳) تفسیر کی تقریر ایسے انداز سے کی گئی ہے کہ اسی سے اجزاء قرآنیہ میں نہایت لطیف ارتباط بھی ظاہر ہو گیا ہے۔ (۴) بعض جگہ میرے حواشی ملیں گے۔ جنمیں بعض حواشی سے میرا جوش وجد ظاہر ہوگا۔ جو غایت استحسان سے ناشی ہوا (۵) بعض فرق باطلہ کے تمسکات کا مواقع حاجت میں جواب بھی دیا گیا اور جواب بھی بہت دلپذیر یہ مختصر نمونہ ہے خصوصیات کا باقی مطالعہ سے جو خصوصیات مشاہد ہوں گی وہ اُن کے علاوہ ہیں۔ میری رائے میں عوام و خواص سب کیلئے یہ تفسیر تمام اُن ضروریات کے اعتبار سے مفید ہے جو اس وقت حاضر ہیں۔ قیمت بھی اندازے ہے لینے میں دریغ نہ کیا جاوے کتبہ الاحقر اشرف علی التھانوی الحنفی فی تھانہ بھون لعشرین من صفر ۱۳۴۳ھ

اسوقت اس تفسیر کی صرف جلد اول تیار ہے جسمیں سورہ بقر کی تفسیر ہے ضخامت ۱۲۸ صفحے تقطیع ۲۲×۲۹ قیمت — عہ

تفسیر حقانی یہ تفسیر عرصہ سے کمیاب بلکہ نایاب تھی مگر اب اس کی طباعت شروع ہو گئی اور مفصل ذیل جلدیں تیار ہو گئی ہیں

اول یعنی مقدمہ — ۶ر

دوم — للعہ

سوم — للعہ

تفسیر سورۂ فاتحہ — ۳ر

جواہر التفاسیر — ۶ر

کتب حدیث عربی

الطیب الشذی علی جامع الترمذی از مولانا اشفاق الرحمن صاحب ضخامت ۴۰۰ صفحات — ۸ر

ابوداؤد مجتبائی — للعہ

العرف الشذی علی جامع الترمذی — للعہ

اعلام اہل العصر — ۴ر

ابن ماجہ — صہ

بلوغ المرام — ۱۰ر

جامع الترمذی — ۸ر

ایضاً مجیدی — ۸ر

حصن حصین محشی بحواشی مولانا عبد الحی صاحب رح — ۶ر

دار قطنی — ۷ر

کشف المغطاء عن رجال الموطا ضخامت ۶۲ صفحات — ۸ر

صحیح مسلم شریف مع مصفیٰ و مسوی شرحین موطا امام مالک رح حامل متین اسکی پوری کیفیت صفحہ ۳۲ پر ملاحظہ ہو۔ — [illegible]

مشکوۃ شریف — ۸ر

ایضاً مجتبائی — ۷ر

موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ — ۷ر

موطا امام مالک رح — ۶ر

نسائی شریف — [illegible]

نخبۃ الفکر — ۱۰ر

کتب حدیث اردو

اسماء الرجال اردو — ۴ر

التادیب التہذیب

ترجمہ ترغیب و ترہیب

نام کتاب	قیمت
اس میں احادیث شریف	
سے اعمال کی فضیلت اور	
گناہوں کی مذمت بیان	
کی گئی ہے جسکو پڑھ کر	
طاعت کی جانب مائل	
ہوجانا نہایت ممکن ہے	
اور گناہوں کے ترک کی	
توفیق نہایت سہل ہوجاتی	
ہے۔	۱۰ر
الیضاً حصہ دویم یعنی	
کتاب الصلوٰۃ	
کتاب الجمعہ	۲ر
کتاب الصدقات	۱۲ر
فتاوی محمدی معہ شرح	
دیوبندی	۱۰ر
حدیث اربعین	۲ر
کہف المتین خلاصہ	
حصن حصین	۴عہ
مجموعہ زواجر ہندی	۸ر
مجموعہ چہل حدیث	۲ر
منبہات ابن حجر	۵
مشارق الانوار	۸عہ
نخبۃ الفکر اردو	۱۰ر
عورتوں کی چہل حدیث	
اس کتاب میں چالیس	
احادیث ایسی جمع کیگئی	

نام کتاب	قیمت
ہیں جو عورتوں سے تعلق	
رکھتی ہیں ہر دو حصص	۴ر

کتب فقہ عربی

نام کتاب	قیمت
شرح وقایہ اول	۸عہ
الیضاً ثانی	۸عہ
الیضاً ثالث زیر طبع	۲ے
الیضاً رابع	۱۴عہ
صغیری	عہ
قدوری محشی بحاشیہ	
حضرت مولانا محمد اعزاز علی	۴عہ
صاحب مدرسہ دار العلوم	
دیوبند	۸عہ
الیضاً گلیز کاغذ	۱۴عہ
منیۃ المصلی	۱۲ر
الیضاً قاسمی	۱۰ر
نور الایضاح محشی بحاشیہ	
مولانا محمد اعزاز علی	
صاحب سلمہ	۱۰ر
نفع المفتی رسائل	
از مولانا عبد الحی	
صاحب لکھنوی رح	۱۲ر
ہدایہ محشی بحواشی مولانا	
عبد الحی صاحب	۱۲عہ
الیضاً اولین	۶ے
الیضاً آخرین	۸ے

اصول فقہ عربی و اردو

نام کتاب	قیمت
اصول شاشی معہ	
اشرف الحواشی	۱۰ر
الیضاً کلاں	عہ
ازالۃ الغواشی ترجمہ	
اصول شاشی	۷ر
توضیح تلویح بحاشیہ مولانا	
عبد الحکیم سیالکوٹی و انبہ	
مولانا عبد اللہ اللبیبی	
بالتصریح حنفیہ کے اصول	
فقہ کی مستند اور نہایت	
مشہور کتاب ہے جو عموماً مدارس	
اسلامیہ میں داخل درس	
ہے لیکن آج تک ہندوستان	
میں اس درجہ اعلیٰ صحت	
و کتابت طباعت کیساتھ	
طبع نہوئی تھی بصرف زر کثیر	
اب طبع ہوئی ہے۔	للعہ
حسامی اصح المطابع	عہ
سوال و جواب	
نور الانوار	۸ر
فصول شرح اصول شاشی	عہ
کشف المبہم	عہ
نور الانوار معہ قمر الاقمار	عہ

نام کتاب	قیمت
نامی شرح حسامی	عہ

کتب فقہ فارسی

نام کتاب	قیمت
بدائع منظوم	۳ر
تحفہ نصائح	۳ر
تذکرۃ الموتی والقبور	۲ر
چہار باب	۴ر
خلاصہ کیدانی	۱ر
فتاوی عزیزی کامل	عہ
فتاوی مولانا شاہ	
رفیع الدین صاحب	۱ر
مالابد منہ	۸ر
الیضاً مجتبائی	۱۰ر
مفتاح الصلوٰۃ	۴ر
نام حق	۱ر
الیضاً مترجم	۱ر

کتب فقہ اردو

نام کتاب	قیمت
احسن المسائل ترجمہ	
کنز الدقائق	۸عہ
اغلاط العوام از مولانا	
شاہ محمد اشرف علی صاحب	
تھانوی مدظلہ عوام میں	
جو غلط مسائل مشہور ہیں	
اُن کی تردید میں ہے	۱ر
اسلام کی پہیلی	۱ر

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اسلام کی دوسری	۴ر	ترغیب الجماعت	۱ر	رفیع الدین صاحب	۴ر	اولین	۶ر
آثار محشر	۳ر	تعلیم النسا	ـ	سرمایہ آخرت	۱۰ر	ایضاً آخرین	۵ر
اشراق نوری ترجمہ		تمیز الکلام الحلال والحرام	۱۰ر	شرح وقایہ اردو	عہ	تتمہ اولیٰ وثالثہ امداد	
قدوری	عہ	تعلیم الدین مولفہ حضرت		شریعت کا لٹھ و کوڑا	۱ر	الفتاوے۔ اس میں سنہ ۱۳۲۶ھ	
تعلیم الاسلام مولفہ		مولانا تھانوی اسمیں عقائد		شاہد تربیت معروف بہ شربت		سے لیکر سنہ ۱۳۳۲ھ تک کے	
مولانا کفایت اللہ صاحب		وتصدیقات اعمال وعبادات		تندرستی یہ رسالہ مختصر زبان		فتاوے درج ہیں اور ان	
قاعدہ	ـ۱	ومعاملات وسیاسات		اردو نہایت جامع ہے		کے تین حصص ہیں اول	
حصہ اول	۱۰ر	آداب معاشرت سلوک		دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے	۴ر	امداد الفتاوی، دویم	
حصہ دوم	۲ر	ومقامات بالتفصیل درج		شرح محمدی منظوم	۵ر	حوادث الفتاوی سویم	
حصہ سوم	۴ر	ہیں۔	۸ر	صبح کا ستارہ	۲ر	ترجیح الراجح، امداد الفتاوی	
حصہ چہارم	۵ر	تجہیز وتکفین	۱۰ر	صلوٰۃ الرحمٰن ترجمہ		میں وہ فتاوی ہیں جو پہلی	
تحفۃ الزوجین یہ رسالہ		حارق الاشرار	۱۰ر	منیۃ المصلی	۸ر	کتب سے نقل کئے ہیں اور	
نواب قطب الدین صاحب		حقیقۃ الصلوٰۃ	۱۰ر	صفائی معاملات		حوادث الفتاوی میں وہ	
کا ہے اسمیں زوجین کے		حقوق الاسلام	۱ر	از مولانا تھانوی مدظلہ	۲ر	فتاوی ہیں جو بوجہ نئی	
حقوق ہیں مثلاً باب اول		خلاصۃ النکاح	۳ر	ضمان الفردوس		ایجادات کے سابقہ کتب	
حقوق خاوند کے بیوی پر		خلاصۃ المسائل	۲ر	از مفتی عنایت احمد صاحب	۲ر	میں نہیں اجتہاد سے جواب	
باب دوم حقوق بیوی کے		خلاصۃ الفقہ	۲ر	ضروری ترجمہ قدوری	عہ	دئے ہیں، ترجیح الراجح	
خاوند پر یہ رسالہ نہایت		راہ نجات	۱۰ر	فضائل شہور وصیام	۳ر	اسمیں وہ مسائل ہیں جنسے	
کار آمد اور قابل عمل ہے۔	۴ر	رسالہ علم غیب	۱ر	فتاوی اشرفیہ اول	۴ر	رجوع کیا جاتا ہے وہ اس	
تقویۃ الایمان معہ تذکیر		رسالہ عقیقہ	۱۰ر	ایضاً 〃 دوم	۶ر	سلسلہ میں داخل کئے جاتے	
الاخوان وغیرہ	عہ	رانڈ ونکی شادی	۱۰ر	فتاوی امدادیہ یعنی		ہیں رجوع کرنا اہل حق کا	
ایضاً خورد اسمیں اور		رسالہ مانع الزنا	ـ	فتاوی اشرفیہ کلاں،		ہی کام ہے ورنہ یہ نفس	
رسالہ نہیں صرف تقویۃ		راہ جنت	۴ر	حضرت مولانا شاہ محمد		پر بڑا شاق ہے۔	عہ
الایمان ہی ہے۔	۲ر	رفاہ المسلمین	۵ر	اشرف علی صاحب مدظلہم		تتمہ ثالثہ سنہ ۱۳۳۳ھ کے	
ترکیب الصلوٰۃ	۳ر	زلزلۃ الساعۃ ترجمہ		کے سنہ ۱۳۰۱ھ سے لیکر سنہ ۱۳۲۶ھ		فتاوی۔	عہ
ترتیب الصلوٰۃ	۸ر	قیامت نامہ شاہ		تک کے فتاووں کا مجموعہ		تتمہ رابعہ سنہ ۱۳۳۴ھ کے	

نام کتاب	قیمت
فتاوی	۱۴ر
تتمہ خامسہ ۱۳۳۵ھ سے لیکر نصف ۱۳۳۷ھ تک کے فتاوی	۵ر
فتاوی احتیاط الظہر	۱۰ر
فتاوی رشیدیہ اول	۱۲ر
ایضاً دویم	۱۲ر
ایضاً سویم	۱۲ر
فتاوی میلاد شریف	۱۰ر
قیامت نامہ بہشت نامہ	۲ر
مفتاح الجنۃ	۵ر
مالابد اردو	۴ر
نصیحۃ المسلمین	۱۰ر
نافعہ خریداران	۱۰ر
ہدیۃ الآفاق	
النکاح والطلاق اس میں نکاح وطلاق کے مسائل ہیں	۲ر
ہدایۃ الاسلام	۵ر

کتب عقائد وکلام عربی وفارسی

نام کتاب	قیمت
تکمیل الایمان	۴ر
شرح فقہ اکبر ملا علی قاری	عہ
خیالی	عہ
شرح عقائد نسفی	عہ

نام کتاب	قیمت
مجموعہ میر زاہد شرح مواقف	عہ
ملا جلال	[illegible]

کتب عقائد اردو

نام کتاب	قیمت
تکمیل الایمان اردو	۵ر
تہذیب العقائد ترجمہ	
شرح عقائد نسفی	۱۲ر
تصفیۃ العقائد	۳ر
عقائد الاسلام ترجمہ	
فقہ اکبر ملا علی قاری	۴ر
عقائد الاسلام از مولانا عبدالحق صاحب مفسر تفسیر حقانی نہایت کار آمد کتاب ہے۔	عہ
فروع الایمان از حضرت مولانا تھانوی مدظلہ	۴ر

کتب فرائض عربی واردو

نام کتاب	قیمت
تسہیل الفرائض عربی	۵ر
ایضاً اردو	۵ر
سراجی	۸ر
ایضاً مجتبائی	۱۰ر
شریفیہ	عہ
علم الفرائض	۴ر

نام کتاب	قیمت
کنز الفرائض ترجمہ سراجی	عہ
میراث المسلمین از مولٰنا اصغر حسین صاحب دیوبندی	۳ر

کتب صرف عربی

نام کتاب	قیمت
ادیب الصرف ترجمہ پنج گنج	۵ر
ابواب الصرف	۵ر
ایضاً مجتبائی	۷ر
تبیان شرح میزان	۴ر
جامع تعلیلات	۸ر
جاربردی	عہ
حنفیہ شرح مراح الارواح	۱۴ر
دستور المبتدی	۳ر
زنجانی	۲ر
زراوی	۳ر
شافیہ	۱۴ر
صرف میر	۳ر
عزیز المبتدی ترجمہ	
میزان الصرف	۳ر
عزیز الطالبین اردو	
شرح پنج گنج	۸ر
علم الصیغہ	۶ر
ایضاً مجتبائی	۸ر
فصول اکبری	۶ر

نام کتاب	قیمت
ایضاً مجتبائی	۸ر
کتاب الصرف از حافظ عبدالرحمن صاحب	۱۲ر
میزان الصرف و منشعب	۲ر
مجموعہ جنگ صرف نحو میر	
صرف میر شرح مائۃ عامل	
دستور المبتدی پنج گنج میزان	عہ
مجموعہ پنج گنج	۴ر
مراح الارواح	۶ر
نوادر الوصول شرح فصول اکبری	عہ

کتب نحو عربی

نام کتاب	قیمت
الفیہ ابن مالک	۱۴ر
الہامیہ	۸ر
تیسیر المبتدی	۶ر
تحریر سنبٹ شرح کافیہ	عہ
تسہیل الکافیہ	۸ر
تعریب الاطفال یہ بزبان اردو نہایت سہل اور کار آمد رسالہ ہے	۳ر
درایۃ النحو شرح ہدایۃ النحو	۱۴ر
شرح جامی	[illegible]
شرح مائۃ عامل مع متن	
ترکیب مجتبائی	۶ر

نام کتاب	قیمت
ایضاً کانپوری	۳ر
ایضاً کلاں	۱۲ر
ایضاً مترجم معروف بہ جواہر العرب	۷ر
صرف میری	۲ر
عزیز النحاۃ ترجمہ نحو میر	۳ر
کتاب النحو از حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری	۸ر
کافیہ	۸ر
مفصل	عہ
مجموعہ نحو میر	۴ر
ہدایۃ النحو	۸ر
علم النحو	۶ر

کتب منطق و فلسفہ

نام کتاب	قیمت
ایساغوجی	۲ر
بدیع المیزان	۵ر
سلم العلوم	عہ
شرح تہذیب معہ تحفہ شاہجہانی	۱۴ر
شرح ہدایۃ الحکمۃ خیرآبادی	عہ
صدرا مجتبائی	۵/۸
قطبی	۱۲ر
قال اقوال	۴ر
میر زاہد ملا جلال	۵/۸
مجموعہ منطق	۸ر
مرقات	۲ر
ملا حسن	۵/۸
میبذی	عہ/۸
ہدیہ سعیدیہ	عہ/۱۲
المنطق	۳ر

کتب انشاء و ادب عربی

نام کتاب	قیمت
اخوان الصفا بقدر نصاب	۸ر
ایضاً کامل	عہ/۸
ارشاد الی بانت سعاد یعنی شرح قصیدہ بانت سعاد از مولانا ذوالفقار علی صاحب دیوبندی	۵ر
بدیع الانشاء	۶ر
تاریخ الخلفاء	عہ/۸
التعلیقات الی سبع معلقات	۱۴ر
دیوان حضرت علیؓ	۱۰ر
دیوان حماسہ مطبوعہ مطبع قاسمی دیوبند محشی بحاشیہ حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب	ے
دیوان متنبی بحاشیہ مولانا محمد اعزاز علی صاحب مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند	۱۲/عہ
عربی بول چال اول	۱۲ر
ایضاً ثانی	۱۲ر
عطر الوردہ شرح قصیدہ بردہ	۷ر
قلیوبی معہ فرہنگ	۱/عہ
مقامات حریری محشی بحاشیہ مولوی محمد ادریس صاحب ایسا حاشیہ آج تک مقامات پر نہیں ہوا ۳۰۰ مقامات ضخامت ۴۲۲ صفحات	ے
ایضاً مجتبائی	۵/۸
مکاتیب رشیدی	۴ر
مرقاۃ رحمیہ	۲ر
مقامات بدیع ہمدانی	۵ر
مرقات العربیہ	۲ر
ایضاً دوم	۸ر
ایضاً سوم	۱۰ر
مفید الطالبین	۳ر
ایضاً مترجم	۳ر
نفحۃ الیمن تا درس	۸ر
ایضاً کامل	عہ/۱۲
ایضاً گلیز	۵ر

کتب معانی و بیان و عروض عربی و فارسی و اردو

نام کتاب	قیمت
تلخیص المفتاح	۸ر
تذکرۃ البلاغت	عہ
رسالہ تذکیر و تانیث	۲ر
عروض المفتاح	۱۰ر
عروض سیفی	۲ر
مختصر معانی	۵ر
ایضاً مجتبائی	ے/۸

ہیئت عربی و ریاضی

نام کتاب	قیمت
اقلیدس	۹ر
باب تشریح الافلاک	۸ر
تصریح فی تشریح	۱۴ر
خلاصۃ الحساب	۸ر
سبع شداد	۸ر
شرح چغمینی	عہ/۴
شمس بازغہ	۵/۸
قوشجیہ	۲ر

کتب حساب و نحو

نام کتاب	قیمت
پہاڑہ اردو	۔/
ایضاً عبارتی معہ گر	۱/
زبانی حساب	۱/
عقد انامل دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر دس ہزار تک شمار کرنا سنت کے موافق اگر یاد کرنا ہو تو اس رسالہ کو دیکھو پہلے جو چھپا تھا وہ بلا استاد سمجھ میں مشکل سے آتا تھا مگر اب انگلیوں کے نقشے بنوا دئیے ہیں جنکے دیکھنے سے بآسانی سمجھ میں آجاتا ہے، اب بغیر استاد یاد کرنا آسان ہوگیا ہے اور اس کے یاد کر لینے کے بعد تسبیح ہزار دانے کی بنانے کی ضرورت نہیں اس کے ذریعہ دس ہزار تک یکدم شمار کر سکتے ہیں۔	
مکتب نامہ معروف بہ معلم الحساب	۵/
مظہر الحساب	۲/

لغات عربی و فارسی و اردو

نام کتاب	قیمت
حمد باری	۱۰/
غیاث اللغات کلاں	للعہ
کریم اللغات	۱۰/
لغات کشوری	للعہ
لغات القرآن	۸/
منتخب النفاس	۸/
محاورات ہندوستان	عہ/
منتخب اللغات	[illegible]

کتب اخبار و سیر و تاریخ عربی و اردو

نام کتاب	قیمت
آغاز اسلام از مولانا عبد اللہ صاحب انصاری جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش آغاز رسالت ہجرت غزوات وغیرہ ہیں	۲/
الہارون ہارون رشید کے حالات	۱/
بیان الامراء ترجمہ تاریخ الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر ۹۰۳ھ تک کے خلفاء کے حالات اس میں درج ہیں۔	عہ/
تاریخ الخلفاء عربی	۱۰/
تاریخ حبیب الہ اردو	للعہ
تاریخ مکہ معظمہ اردو	۱۰/
تذکرۃ الاولیاء اور یہ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا بزبان فارسی ہے اس میں اولیاء اللہ کے حالات ہیں اس کا ترجمہ بزبان اردو کیا گیا ہے، نہایت سلیس ہے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔	للعہ
تاریخ بیت المقدس	۸/
تاریخ بنی اسرائیل	۸/
رحمۃ الرحمن ترجمہ قصیدۃ النعمان۔	عہ/
شمائم امدادیہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کی سوانحعمری وملفوظات	[illegible]
فیوض الاسلام ترجمہ جدید فتوح الشام از مولانا حکیم شبیر احمد صاحب انصاری دام ظلہم شائقین تاریخ اسلامی کو مژدہ جانفزا سناتے ہیں کہ جناب مولانا شبیر احمد صاحب انصاری نے فتوح الشام کا نہایت سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ قدیم ترجمہ میں جو پیچیدگی اور الجھن ہے وہ باخبر حضرات سے پوشیدہ نہیں اس زمانہ میں چونکہ اردو زبان روز بروز صاف و شستہ ہوتی جاتی ہے اس لئے اس پرانے ترجمہ نے اہم تاریخی واقعات و اسلامی فتوحات کی واقفیت کا دروازہ بند کر رکھا تھا۔ اور لوگ شائقین زمانہ حال کے موافق ایک عمدہ اور بامحاورہ ترجمے کے منتظر رہتے تھے۔ الحمدللہ کہ اس انتظار کی مدت اب ختم ہوگئی ہے اور فیوض الاسلام ترجمہ جدید فتوح الشام نہایت ہی آب و تاب سے ہدیہ ناظرین ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو غازیان اسلام و مجاہدین ملت کی اولوالعزمی وجان نثاری کے جرات آموز حالات معلوم ہونگے اور مشہور و نامور	۸/

قیمت کالم (آخری): ۸/ ، عہ/ ، ۸/ ، ۴/ ، ۷/ ، ۸/ ، ۵/

نام کتاب	قیمت

سپہ سالاران اسلام حضرت ابوعبیدہ بن جراح وحضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کی مدبرانہ شجاعت وحکیمانہ سیاست کے حیرت انگیز کارنامے ملاحظہ سے گذریں گے۔

پس اے شیفتگان حریت اسلامی اور اے دلدادگان شوکت ملی فتوح الشام کے جدید ترجمہ سے عروج اسلامی کا سچا وصحیح نقشہ دیکھکر اپنی تباہی وبربادی کے اسباب معلوم کرو اور اپنی بزدلی و بے غیرتی پر آنسو بہاکر غیور و اولوالعزم شجاعان اسلام کے کارناموں کو اپنا منہا بناؤ فیوض الاسلام کی ضخامت ۸۱۲ صفحات تقطیع $\frac{20}{26}$ ہے

قیمت صرف ۱۲ر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب آقا نامدار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری ابتداء یعنی صورت نوریہ سے دخول جنت تک کے نہایت صحیح روایات سے

بہت عمدہ طرز پر عام فہم اردو زبان میں تحریر فرمائی ہے۔ جابجا اشعار شوقیہ سے زینت دی ہے یہ وہی مبارک کتاب ہے جس کے زمانہ تالیف میں ضلع مظفر نگر میں وبا پھیل رہی تھی مگر اس کی برکت سے تھانہ بھون محفوظ رہا اور تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ زمانہ وبا میں اس کا مطالعہ دافع بلیات ہے جس مکان میں یہ روزانہ پڑھی جائے انشاء اللہ وہ مکان وبا سے محفوظ رہتا ہے، مزید برآں ساتویں بار اضافہ جدیدہ کے ساتھ طبع ہوئی ہے اور قیمت وہی ہے۔ عہ

سفرنامہ مالٹا یا سیاست اسلامی کا ایک مجاہدانہ درس

آجکل جسکو دیکھئے وہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے خواب دیکھ رہا ہے جن خوبیوں کی سلطنت کے لئے ضرورت ہے اُن کا نام نہیں تو کیا جو غلام ہو، اور غلامانہ صفات بھی اپنے اندر رکھتا ہو، وہ کبھی غلامی کی قید سے آزاد ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہٗ بھی ہماری طرح دوسروں کے محکوم تھے مگر غلامانہ صفات سے پاک تھے، پس آپ نے اگر شیخ علیہ الرحمۃ کا سفرنامہ مالٹا نہ دیکھا ہو تو آپ دیکھئے آپ کو معلوم ہوگا کہ قدرت نے آپ کو کیسے شاہانہ اوصاف عطا فرمائے تھے۔ یہ سفرنامہ آپ کو بتائے گا کہ اغیار کے ہاتھوں میں پھنسکر اولوالعزمی، ثابت قدمی، بیخوفی، حق گوئی کے جوہر دکھانا یہ خاص مجاہد فی اللہ ہی کی شان ہے اس سفرنامہ سے آپ حضرت علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی معلوم کرکے اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی تفسیر کا لطف اُٹھائیں گے اور متقیانہ ومجاہدانہ اوصاف سے آگاہ ہوکر جام شریعت وسندان عشق کے یکجائی نظارہ سے وجد کرینگے۔ پس اے ترقی اسلام کے شیدائیو، اور اے عروج ملی کے فدائیو آؤ، اور حضرستہ شیخ المجاہدین کا سفرنامہ پڑھکر جرأت وہمت کا سبق حاصل کرو۔ خدا ترسی وحق پرستی کے خوگر بنو۔ ماسوا کا خوف دل سے نکال کر شوکلا جد وجہد سے اغیار پر جاہ وجلال کا رعب جاؤ قیمت ۱۰ر

نجد وحجاز

ترجمہ الوہابیون والحجاز

مصنفہ سید محمد رشید رضا مصری مترجمہ مولوی عبدالرحیم اسلامیہ کالج پشاور

یہ کتاب حکومت نجد کی موجودہ جنگ کے حالات وحوادث کا بہترین مرقع ہے، اس میں بتلایا ہے کہ اہل نجد حجاز پر کیونکر حملہ آور ہوئے؟ کس طرح انہوں نے ملک حجاز فتح کرکے اپنی سلطنت میں شامل کرلیا، اور کیونکر انہوں نے مقامات مقدسہ کی حرمت کو قائم رکھا؟ ان کے حملہ کے عام وخاص اسباب کیا تھے؟ اور درحقیقت وجہ پرخاش کیا تھی؟ انکا مذہب، عقیدہ کیا ہے؟ اور سلف صالحین کے مذہب اور عقیدہ کے کستدر

قیمت	نام کتاب

مطابق اور کتاب و سنت اور آئمہ اربعہ کے مذہب سے انہیں کس قدر مطابقت حاصل ہے؟ شریف حسین اور اس کے ہوا خواہوں نے جو غلط افواہیں اور جھوٹا پروپیگنڈا ان کے خلاف پھیلا رکھا تھا، اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟ اور کہاں تک درست یا غلط ہے؟ ان سوالات کے جواب میں جس قدر شواہد پیش کئے گئے ہیں، ان کی شہادت کے وثوق اور اعتبار کے ثبوت میں اپنے اخذ کا حوالہ ساتھ ساتھ دے کر ان کے بیان کو صحیح اور مصدقہ تسلیم کرنے میں ذرا بھی گنجائش باقی نہیں رہتی، علاوہ ازیں شریف مکہ اور سلطان ابن سعود کی سوانح حیات اور ان کی اولاد و ذریت کے عادات و خصائل کا صحیح صحیح موازنہ و مقابلہ کیا ہے، حجم ۲۰۰ صفحات، کاغذ معمولی، لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت عہ

امیر الروایات اس جہل و ضلالت کے زمانہ میں جبکہ اہل اسلام مذہبی معلومات اور دینی کتب کے مطالعہ سے یکسو ہو چلے ہیں سخت ضرورت ہے کہ ان کو دینی معلومات کی واقفیت کے ساتھ یادگار صالحین و بزرگان دین کے حالات و واقعات کا مطالعہ بھی کرایا جائے جو دینی معلومات کے لئے اعانت کا کام دیگا خصوصاً ان بزرگان حقہ کا جن کے نام سے شاید ہی اس زمانہ میں کوئی ہستی ناواقف ہو گیا اس وقت مولانا محمد اسمعیل صاحب شہید دہلوی و حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ و حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی و حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی قدس سرہ وغیرہ بزرگان کے اسمائے گرامی سے کوئی ہستی ناواقف نکل سکتی ہے ہرگز نہیں! ان حضرات کے حالات کے سچے اور صحیح ہونے کے لئے جناب امیر شاہ خاں صاحب مرحوم متوطن قصبہ خورجہ مقیم میرٹھ ہی کی زبان سے نکلے ہوئے ہونے کے ساتھ حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ کے حواشی کی تزمین نور علی نور کا کام کر رہی ہے جن اوراق میں ان حضرات کے واقعات جمع کئے گئے ہیں انکا نام امیر الروایات فی حبیب الحکایات رکھا گیا ہے اس مختصر اشتہار میں اس کتاب کی کماحقہ تعریف ناممکن ہے پوری کیفیت کتاب کے ملاحظہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ قیمت　عہ

فردوس آسیہ از مولانا عبد الرب صاحب دہلوی اس میں خلفاء راشدین و امامین کے مفصل حالات ہیں واعظین کے کار آمد　عہ/

قصص الانبیاء کلاں　عا/

سفرنامہ ابن بطوطہ محمد ابن بطوطہ نے ۷۲۵ھ میں ہندوستان، لنکا، روم شام اور دوسرے ممالک اسلامی کی سیر کی اور اپنے چشم دید حالات قلمبند کئے ہیں　سے/

مولوی معنوی مولانا روم کی سوانحعمری　۵/

الکلام المبین فی معجزات سید المرسلین از مفتی عنایت احمد صاحب　۸/

کتب تصوف

ارشاد الطالبین از قاضی صاحب　۳/

اخلاق محسنی　۹/

امداد السلوک فارسی ترجمہ رسالہ مکیہ عربی حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے نہایت مستند　۵/

ارشاد مرشد۔　۱/

بدر الشروح شرح دیوان حافظ　۶/

تربیت السالک از حضرت مولانا تھانوی سالکین کو جو واردات پیش آتی ہیں ان کا جواب سکو تصوف کا مطب کہنا بجا ہے حصہ اول　۶/

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
الیضاً دوم	۲ر	مضامین کا حاضر رکھنا از حد		اول کا نصف اس کے		قابل ہے اس میں وہ	
ترجمہ کیمیائے سعادت	ہے	ضروری اور نہایت مفید ہے	۱۰ر	دو حصے ہیں حصہ اول	[illegible]	مسائل ہیں جو مدلول قرآنی	
تحفۃ الصوفیہ	۲ر	رونمائے مثنوی دیباچہ		حصہ دوم	[illegible]	ہیں کہ ان کو اہل ظاہر بھی	
التکشف عن مہمات		کلید مثنوی شرح مثنوی		الیضاً دفتر ششم کامل	[illegible]	تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتے	
التصوف اسکی تعریف		مولانا روم	۱ر	کشکول شریف	۷ر	از حکیم الامۃ مجدد الملۃ	
مولانا تھانوی کی تالیفات		سراج السالکین	۱۲ر	کلیات امدادیہ	۱۲ر	حضرت مولانا تھانوی مدظلہم	ہے
میں ملاحظہ ہو۔	ھر	شفاء العلیل ترجمہ		گلزار معرفت	۳ر	**کتب اوراد و وظائف**	
تنبیہ الغافلین	۹ر	قول الجمیل از شاہ		گلزار ابراہیم	۳ر		
تعلیم الدین از حضرت		ولی اللہ صاحب رحمۃ		لب مثنوی	۵ر		
مولانا تھانوی اس میں		اللہ علیہ	۶ر	مقاصد الصالحین	۴ر	اعمال قرآنی	۵ر
عقائد و تصدیقات اعمال		ضیاء القلوب فارسی		مکتوبات کلیمی	۴ر	اوراد رحمانی	۳ر
وعبادات و معاشرت		از حاجی امداد اللہ صاحب	۴ر	مرقع شریف کلیمی	۸ر	اوراد احسانی	۲ر
وسلوک اہل باطن وغیرہ		قصد السبیل از حضرت		مثنوی بو علیشا قلندر	۱ر	اوراد فتحیہ	۲ر
وغیرہ۔	۸ر	مولانا تھانوی ویسے تو		الیضاً " مترجم	۲ر	بیاض محمدی	۲ر
تحفۃ العاشقین	۲ر	مختصر ہے مگر نہایت کارآمد		الیضاً شمس تبریز	۱ر	تعبیر نامہ خواب	۲ر
تحفۃ العشاق	۲ر	ہے تصوف کا عطر نکال کر		مسائل السلوک مع		تعبیر صادق	۱ر
تذکرۃ الاولیا اردو	[illegible]	پیش فرمایا ہے۔	۶ر	رفع الشکوک یہ کتاب		جواہر القرآن	۵ر
حکایات الصالحین	۸ر	تسہیل قصد السبیل	۳ر	علم تصوف کے جواہرات		حزب الاعظم	۸ر
دیوان حافظ	[illegible]	کیمیائے سعادت	[illegible]	کا ایک بے بہا خزینہ ہے		حزب البحر مترجم حضرت	
الیضاً مترجم	[illegible]	کلید مثنوی شرح مثنوی		تمام قرآن شریف میں جو		حاجی امداد اللہ صاحب	
الدر المنضود ترجمہ		مولانا روم جلد اول نصف		آیتیں مسائل تصوف پر		قدس سرہ کے سلسلہ کے	
البحر المورود حصہ اول		دفتر اول	[illegible]	دال ہیں ان کی تفسیر ہے		مطابق	۱ر
اس رسالہ کا ہر سالک کے		جلد دوم نصف دفتر		اور خطبہ میں اس تفسیر کا		حصن حصین	[illegible]
پاس رہنا اور وقتاً فوقتاً		اول کا آخری حصہ	[illegible]	معتبر و مستند ہونا دلائل		حرز المومنین من کلام	
اس کا مطالعہ کرتے رہنا		الیضاً دفتر دوم کامل	[illegible]	شرعیہ سے بیان فرمایا ہے یہ		سید المرسلین انتخاب	
اور معاملات کیوقت اسکے		الیضاً دفتر سوم کے ربع		کتاب حرز جان بنانے کے		حصن حصین	۳ر

نام کتاب	قیمت
دلائل الخیرات	۸/
الیضاً مترجم تقطیع جیبی	عہ
کہف المتین خلاصہ حصن حصین	۴عہ
مناجات مقبول	۱۰/

کتب خطب

نام کتاب	قیمت
الخطب الماثورہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمودہ خطبے حضرت مولنا تھانوی مدظلہم کے جمع کردہ گویا افضل الخطب ان سے بڑھ کر کوئی مجموعہ نہیں ہے	۲/
خطبہ دوازدہ ماہی از ابن نباتہ	۸/
الیضاً مترجم	۱۲/
مجموعہ خطب اسمعیل مولنا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و مولنا اسمعیل شہید رحمتہ اللہ علیہ کے خطبے بھی شامل ہیں	۳/
خطبہ علمی	۲/
مجموعہ خطب از مولنا عبدالحی صاحب رح	عہ
خطبہ منیریہ	۱/

کتب درسیہ فارسی برائے مبتدیان

نام کتاب	قیمت
احسن القواعد	۸عہ
آمدن سی لفظی	۱/
انوار سہیلی	۴عہ
بوستان	۱۲/
الیضاً مترجم	۱۴/
پندنامہ عطار	۲/
الیضاً مترجم	۴/
چہار گلزار	۴/
چہل سبق	۱/
حکایات لطیف	۲/
حمد باری	۱/
خالق باری	۱/
دستور الصبیان	۱/
الیضاً مترجم	۳/
رسالہ عبدالواسع	۴/
سکندرنامہ	۴عہ
الیضاً مترجم	۶/
صفوۃ المصادر معروف بہ آمدنامہ	۱/
قادرنامہ	۱/
کریما	
الیضاً مترجم	
گفتگو نامہ فارسی	۱/

نام کتاب	قیمت
گلزار دبستان	۲/
گلستان	۱۰/
الیضاً مترجم	۱۲/
مفید نامہ	۴/
محمود نامہ	۱/
مامقیماں	۱/
مصدر فیوض	۴/
نام حق	۱/
الیضاً مترجم	۱/
یوسف زلیخا	۱۴/
الیضاً مترجم	۴عہ

کتب انشائے فارسی و اردو

نام کتاب	قیمت
انشائے بشیر	۳/
انشائے بہار عجم	۱/
انشائے خلیفہ	۲/
انشائے دلکشا	۳/
انشائے جامی	۴/
انشائے اردو	۱/
انشائے خرد افروز	۱/
انشائے بہار بیخزاں	۴/
رقعات عالمگیری	۳/
رقعات عنایت علی	۵/
اردوئے معلی	۶/

نام کتاب	قیمت
کاغذات کارروائی	۲/
مکتوب محمدی	۱/
مکتوب احمدی	۲/

تصنیفات شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ

نام کتاب	قیمت
رسالہ وحدۃ الوجود	۱/
ضیاء القلوب	۴/
غذائے روح	۵/
تحفۃ العشاق	۲/
دردنامہ غمناک	۱/
ارشاد مرشد	۱/
جہاد اکبر	۱/

تصنیفات قطب الارشاد حضرت مرشدنا و مولنا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہ

نام کتاب	قیمت
امداد السلوک	۵/
ہدایۃ الشیعہ	۴/
جیبی زبدۃ المناسک	۴/

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت

معہ رسالہ انیس الحجاج ۵ر
سبیل الرشاد ۳ر
اوثق العریٰ ۱ر
ہدایۃ المعتدی فی
قرأت المقتدی ۳ر
الرائے النجیح فی عدد رکعات
التراویح۔ ۱ر
فتاوی میلاد شریف ۱ر
قطوف دانیہ فی
کراہت جماعت ثانیہ ۲ر
رد الطغیان فی
اوقات القرآن ۰ر
فتوی احتیاط الظہر ۰ر
لطائف رشیدیہ ۲ر
فتاوی رشیدیہ از افادات
حضرت عالم اجل فاضل
اکمل مخزن اسرار شریعت
معدن رموز طریقت حضرت
مولانا الحاج رشید احمد صاحب
محدث گنگوہی قدس سرہ
اس میں صدہا مسائل شریعت
ونکات تصوف موجود ہیں
دور دراز سے علماء نے اپنے
شکوک اور رہنمائے طریقت
نے اپنے واردات اور عوام
نے مسائل خطوط و تحریرات
کے ذریعہ آپ کی خدمتیں
ارسال کیے ہیں اور آپ نے
ان کے جوابات تحریر فرمائے
ہیں اور شریعت و طریقت
کو ایک ہی کر دکھایا ہے،
ہر سہ حصص کی قیمت ۲عہ

تصنیفات جامع العلوم حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

انتصار الاسلام ۳ر
آب حیات عہ
تصفیۃ العقائد ۳ر
تحفہ لحمیہ ۰ر
توثیق الکلام در بحث
قرۃ الفاتحہ خلف الامام ۲ر
تقریر دلپذیر عہ
تحذیر الناس ۳ر
جمال قاسمی ۱ر
جواب ترکی بترکی ۵
حجۃ الاسلام ۵
قبلہ نما حصہ دوم انتصار الاسلام ۸ر
قصائد قاسمی ۲ر
گفتگوئے مذہبی ۳ر
مباحثہ شاہجہانپور ۲ر

مناظرہ عجیبہ ۲ر

تالیفات حضرت مولانا محمود حسن صاحب قدس سرہ دیوبندی

احسن القریٰ عہ
ادلہ کاملہ ۲ر
الابواب والتراجم عہ
الجہد المقل کامل عہ
کلیات شیخ الہند ۴ر
مکتوبات شیخ الہند ۰ر
مسدس مالٹہ ۰ر
مرثیہ بروفات حضرت گنگوہیؒ ۲ر

تصنیفات سیدی و مرشدی حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا مولوی قاری حاجی حافظ شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہم العالی

نشر الطیب فی ذکر النبی
الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم
جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے حالات وسیر ہیں
نہایت جامع و مستند کتاب
یہ وہی مبارک کتاب ہے جسکے
زمانہ تالیف میں باوجودیکہ اطراف
وجوانب میں وبا پھیلی رہی
تھی مگر اس کی برکت سے تھانہ بھون
محفوظ رہا اور وبا کے زمانہ میں
جس مکان میں یہ پڑھی جاتی
ہے۔ وہ مکان محفوظ رہتا ہے
گویا اس کا مطالعہ دافع بلیات
ہے اور کیوں نہ ہو یہ اس ذات
مقدس کے حالات میں ہے
جو رحمت ہی رحمت ہیں عہ
انوار المحسنین اولیاء
اللہ کے تذکرہ میں جو برکت
حق تعالیٰ نے رکھی ہے
اس سے ہر سالک واقف
ہے۔ اس واسطے تعریف
کی حاجت نہیں۔ ۸ر
امداد المشتاق یعنی
قطب عالم شیخ المشائخ
حضرت مولانا شاہ
حاجی محمد امداد اللہ صاحب
قدس سرہ العزیز کی سوانح
عمری۔ قیمت ۸عہ
تنبیہ الطربی فی تنزیہ

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
ابن العربی یعنی حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ پر جو اعتراضات ہیں اُنکا جواب۔ **خصوص الکلم فی حل خصوص الحکم۔** خصوص الحکم کی شرح۔ **مسائل السلوک معرفع الشکوک** یہ کتاب علم تصوف کی جواہرات کا بے بہا خزینہ اور دریائے معرفت میں شناوری کرنیکا عمدہ سفینہ ہے مبتغ شریعت کے لئے نایاب تحفہ اور سالک طریقت کے لئے بیش بہا ہے ہمت افزائے اہل سلوک و دافع شبہات و شکوک ہے اسرار و معارف کی کان ہے شریعت کی روح اور طریقت کی جان ہے مخالفین کے لئے اتمام حجت ہے اور محبین کے لئے موجب ازدیاد محبت ہے اس کی ہر سطر مدلول آیت قرآنی اور ہر لفظ مصدر کیف روحانی ہے	عہ ۸ر	پس کہاں ہیں علم تصوف پر نکتہ چینی کرنے والے اور کدھر ہیں طریقت کو شریعت سے جدا بتانے والے وہ آئیں اور مسائل السلوک کا مطالعہ کرکے اپنی غلطی پر متنبہ ہوں انشاء اللہ تعالےٰ ہر ایک مسئلہ پر آیت قرآنی سے استدلال دیکھکر اُن کو واضح ہو جائے گا کہ **شریعت عین طریقت اور طریقت عین شریعت** ہے ان دونوں میں تفریق کرنا اور ایکدوسرے کے غیر بتانا سراسر بے دینی اور جہالت ہے۔ **مجموعہ تحذیر الاخوان عن الربوا فی ہندوستان** جسمیں ہندوستان میں بنک وغیرہ سے سود لینے کی بحث، رشوتوں کی حقیقت جہاز بیونک کے متعلق ضروری تحقیق انکاح خوانی کی اجرت کا حکم متعارف چندہ سے بعض مفاسد کا بیان ہی ابعد	[illegible]	**رفع الضنک فی منافع البنک** گویا حضرت والا کی تازہ تحقیق متعلق بنک کے قیمت صرف **حضرت والا کی بیاضی مسمٰے بہ الطرائف والظرائف** اِس میں مختلف مضامین ہیں مثلاً فوائد علمیہ، نکات تصوف عملیات، نسخہ جات وغیرہ **تفسیر بیان القرآن** اِس تفسیر کی خوبی پورے طور پر بیان کرنا مشکل ہے مولٰنا مدظلہم نے اِس میں ان امور کا التزام کیا ہے ترجمہ بامحاورہ مگر تحت اللفظ کی رعایت مدنظر ہے توضیح کے لئے خط کے نشان سے تفسیر کی ہے ضروری مضامین اور روایات صحیحہ لکھی ہیں اتباع سلف کا التزام ہے مسائل فقہیہ و کلامیہ سے بھی حسب ضرورت بحث کی ہے جن آیات کی تفسیر احادیث مرفوعہ میں وارد ہوئی ہے اُسکو	۵ر ۹ر	مقدم رکھا ہے۔ ربط آیات خاص اہتمام سے بیان فرمایا ہے۔ ہر صفحہ کے ہر حصہ زیریں میں حل دیکر نیچے اختلاف قرأۃ حل لغات ضروری ترکیب وجوہ بلاغت، توجیہ ترجمہ مختصراً مذکور ہیں پوری تفسیر بارہ جلدوں میں ہے قیمت فی جلد۔ اور کامل۔ **تربیۃ السالک و تنجیۃ الہالک** احکام باطنی کا مجموعہ ذکر و شغل کرنے والے حضرات حضرت والا مدظلہم کی خدمت میں اپنے باطنی حالات عرض کرتے ہیں وہ یکجا جمع کر لئے جاتے ہیں اور وہ شائع ہوتے رہتے ہیں سالکین و مشائخ کے لئے اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں اُسکو روحانی مطب کہا جائے تو بجا ہے اس کے مطالعہ سے سالک نفس و شیطان کے دھوکے سے بچ سکتا ہے	۱۲ ۲۰ للعہ

نام کتاب　قیمت

قصہ معراج اور معتبر واقعات

شب معراج کے واقعات جتنے عجائب وغرائب اور بے شمار معجزات کے شامل ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، لیکن انقلاب زمانہ اور دور حاضرہ کے افراط وتفریط سے جہاں اور بہت امور تختہ مشق بنگئے ہیں معراج شریف کے واقعات بھی اس سے خالی نہیں رہے اگر ایک شخص اس میں سینکڑوں جھوٹی روایتیں منظوم کرتا ہے تو دوسرا تمام قصہ ہی کو یکسر اُڑا دیتا ہے، اس انقلاب کو دیکھتے ہوئے حضرت اقدس جامع الشریعت والطریقت حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا مولوی شاہ **محمد اشرف علی** صاحب دام ظلہم العالی نے اس ضرورت کو ملحوظ فرماکر **تنویر السراج فی لیلۃ المعراج** تالیف فرمائی جسمیں افراط وتفریط کو چھوڑکر اپنی عادت شریفہ کے موافق اعتدال کیساتھ واقعات کو کتب احادیث و

نام کتاب　قیمت

سیر سے جمع فرمایا ہے حضرت ممدوح کے انتساب کے بعد کتاب کی اہمیت اسکی تعریف اس کی خوبیوں کے اظہار کی ضرورت نہیں رہتی قیمت ۱ر

خلاصہ سائنس اور اسلام

اردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو دینیات کی جامعیت کے ساتھ سائنس اور طبعیات کا پہلو لئے ہوئے ہو یہ کتاب زیادہ تر ان تعلیمیافتوں کے واسطے تالیف کی گئی ہے جو علوم مروجہ کے اثر سے متاثر ہوکر شبہات میں مبتلا ہوجاتے ہیں یہ کتاب دیندار مسلمانوں کیلئے بھی از بس ضروری اور نافع ہے مضامین کی مختصر فہرست یہ ہے اول عقائد و اعمال کو لکھکر اس کے ضمن میں ہر قسم کے شرک اور خلاف شرع رسوم کو نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے پھر معاصی اور طاعات کے بعض دنیوی نقصان ومنافع دکھلاکر حکومت وانتظام ملکی کی تشریح کی ہے اس کے بعد نماز کیلئے طہارت کے شرط

نام کتاب　قیمت

ہونے کی حکمت، وضو میں اعضاء وضو دہونے اور ترتیب کی حکمت نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنیکی حکمت بے نمازوں کی واہی تباہی، عذروں کے معقول جواب، اعمال حج کی فلاسفی اور بے پردگی کی خرابیاں، تعدد ازدواج کے متعلق نہایت عمدہ بحث، اُس شبہ کا جواب کہ شریعت محمدیہ کے قوانین نئی روشنی کے زمانہ میں بے سود ہیں۔ سچے صوفیوں کے حالات، مادے کی قدامت کا ابطال فلاسفہ ہی کے مسلمہ اصول سے، وحدانیت کی فلاسفی عقل کی حقیقت معلوم کرنے میں اہل سائنس کی بدحواسی حیات بعد الممات کا عقلی ثبوت اور فلاسفہ کے شبہات کا جواب، روح اور جسم کے باہمی تعلق کی حقیقت، الغرض دنیا بھر کے شکوک وشبہات کے جوابات جو کسی حیثیت سے اسلام پر وارد ہوسکتے ہیں اس کتاب میں موجود ہیں جن کو پڑھکر اسلام کے دین کامل ہونیکا یقین کامل ہوجاتا ہے قیمت دو روپے عہ

نام کتاب　قیمت

احکام التجلی من التعلی والتدلی

جناب باری عز اسمہ کا دیدار کب ہوگا، کہاں ہوگا، کس طرح ہوگا اس باب میں حضرت مدظلہم نے نہایت عجیب لطیف رسالہ تحریر فرمایا ہے اسمیں تین فصلیں ہیں، فصل اول میں دلائل شرعیہ سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ دنیا میں دیدار باری تعالیٰ ممتنع ہے۔ فصل دوم میں یہ بیان ہے کہ اس امتناع سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس مستثنیٰ ہے اور آپ کو لیلۃ المعراج میں ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالیٰ ہوا۔ فصل سوم میں نہایت شرح وبسط سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ آخرت میں تمام اہل ایمان کو انہیں ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالیٰ ہوگا اور فلاں فلاں مقام پر ہوگا اور ہر مقام کے دیدار میں کیا فرق ہوگا اسکے ساتھ ہی تجلی کے اقسام ذکر فرماکر بہت سے فوائد علمیہ تحریر فرمائے ہیں اسطرح یہ رسالہ ایک بحث میں مفصل ومکمل ہوگیا ہے قیمت ۔۔۔ ۳ر

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت

التشرف بمعرفت احادیث التصوف

اس میں اُن احادیث کی تحقیق فرمائی ہے جو کتب تصوف میں نیز صوفیہ کے کلام میں آئی ہیں اُن کی تحقیق فرما کر دکھا دیا ہے کہ یہ کس کس درجہ کی احادیث ہیں اور جو روایات در اصل حدیث نہ تھی بلکہ کسی بزرگ کا قول تھا اور غلطی سے عوام نے اسکو حدیث مشہور کر دیا تھا اُس کی اصلیت ظاہر فرمانے کے ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرما دیا ہے کہ بزرگوں کا یہ قول فلاں دلیل شرعی سے ثابت ہے، اصل کتاب عربی میں ہے۔ مگر ایک کالم میں اور دوسرے کالم میں خود حضرت مولف ظلہ کا ترجمہ ہے، اس صورت سے ہر طبقے کے لئے نفع عام اور تام ہو گیا ہے، ضخامت ۱۲۸ صفحات قیمت ایک روپیہ (عہ/)

التکشف عن مہمات التصوف

یعنی

حضرت والا مد ظلہم کی مفید عوام و خواص افراط و تفریط سے پاک سچے تصوف کی حقیقت میں نہایت ضروری اور عجیب کتاب

بعد الحمد و الصلوٰۃ کہ اس زمانہ پرفتن میں منجملہ دیگر اغلاط عوام کے بڑی غلطی علم تصوف کے فہم میں ہوتی کسی نے تو قولی و عملی بے قیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے محض رسوم کو تصوف کہا اور کسی نے صرف کثرت اوراد و وظائف کو تصوف کہدیا اسی طرح اسکے مسائل وحدۃ الوجود وحدۃ الشہود وغیرہ کے سمجھنے میں صدہا غلطیاں کیں اس فرقہ کو تو یہ ضرر پہنچا کہ اپنے عقائد خراب کئے بعضے شرک تک میں مبتلا ہو گئے اور بعض حضرات ایسے بڑھے کہ وہ تصوف کا اصل سے ہی انکار کر بیٹھے اور حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان میں بے ادبی و گستاخی سے پیش آئے اور مسائل تصوف کو غیر ثابت بالکتاب والسنۃ اعتقاد کر لیا اور تصوف کو خلاف شریعت کے سمجھکر اس کے نام سے کوسوں بھاگنے لگے اُن کو یہ ضرور ہوا کہ اُس کے برکات سے محروم رہے اور قلب میں قساوۃ پیدا ہو گئی اور بعض حضرات وہ ہیں جو منکر نہیں اور حضرات اولیاء اللہ کے بھی معتقد ہیں لیکن تصوف کو شریعت کا غیر سمجھتے ہیں اور جس نظر سے اس علم شریعت کو دیکھنا چاہئے اُس نظر سے نہیں دیکھتے اور اس کے مسائل کو غیر ثابت بالسنۃ جانتے ہیں نظر برآں حکیم الامۃ جامع شریعت و طریقت مولانا موصوف الصدر نے یہ کتاب ایسی تالیف فرمائی جس سے تصوف کی حقیقت اور اُس کے ضروری مسائل کی تحقیق جس میں لوگ غلطیاں کرتے ہیں واضح ہو گئیں جو لوگ اس راہ کو قطع کر رہے ہیں یا ادھر متوجہ ہونیکا ارادہ رکھتے ہیں اُن کو تو خصوصاً اور عامہ مومنین کو عموماً اس کتاب کا مطالعہ کرنا بلکہ سبقاً سبقاً پڑھنا بہت ضروری ہے انشاء اللہ تعالیٰ تمام اشکال حل ہونے کے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد ضروری دیکھنے میں آئیں گے۔ جو نہایت کارآمد ہیں قیمت پانچ روپیہ (ضہ/)

الانتباہات المفیدہ عن الاشتباہات الجدیدہ

علم کلام جدید کا نہایت مفید رسالہ جس میں شبہات جدیدہ کے جوابات انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کے مذاق پر نہایت وضاحت و متانت سے دئے ہیں یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر انگریزی خوان کے پاس رہے تاکہ جس وقت کوئی شبہ پیش آوے فوراً اس کتاب سے حل کریں۔ — ۹/

اصلاح الرسوم۔ پیدائش سے مرنے تک کی تمام رسوم کی مدلل تردید۔ — ۵/

اعمال قرآنی۔ ہر سہ حصص آیات قرآنی کے خواص و اعمال۔ — ۵/

اوراد رحمانی وادو کار سبحانی سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کے فضائل۔ — ۳/

آداب المعاشرت

باہمی معاشرت کے آداب جن کی رعایت رکھنے سے آپس میں محبت پیدا ہو

الاقتصاد فی التقلید

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت

والاجتہاد - تقلید شخصی و تقلید مطلق کے متعلق افراط و تفریط سے پاک منصفانہ بیان۔ ۴/

اغلاط العوام - عوام میں جو غلط مسائل مشہور ہو گئے ہیں اُنکی اصلاح ۱/

اصلاح ترجمہ حیرت مرزا حیرت صاحب کے ترجمہ قرآن مجید کی غلطیوں کی اصلاح۔ ۱/

امداد الفتاویٰ معروف بہ فتاویٰ اشرفیہ ۱۳۰۱ھ سے ۱۳۲۵ھ تک کے فتاوے بترتیب ابواب فقہیہ جلدین اولین عا/

الیضاً جلدین آخرین عا/

الیضاً تتمہ اولیٰ ثانیہ امداد الفتاویٰ اِس میں ۱۳۲۶ھ سے ۱۳۳۶ھ تک کے فتاوے ہیں اور اِن تتمات کے تین حصص ہیں اول امداد الفتاویٰ دوم حوادث الفتاویٰ سوم ترجیح الراجح، امداد الفتاوے وہ فتاویٰ ہیں جو پہلی کتب سے نکلتے ہیں اور حوادث الفتاوے ہیں وہ فتاوے ہیں جو بوجہ نئی ایجادات کے سابقہ کتب میں نہیں، اجتہادی جواب دئے ہیں - ترجیح الراجح اس میں وہ مسائل ہیں، جن سے رجوع کیا ہے۔ ۴۳/

الیضاً تتمہ ثالثہ عہ/

الیضاً تتمہ رابعہ ۱۴/

الیضاً خامسہ ۱۳۳۹ھ سے لیکر نصف ۱۳۴۷ھ تک کے فتاوے۔ صہ/

اصلاح الخیال - جدید تعلیم یافتہ حضرات کے چند شبہات کے جوابات۔ ۴/

اکسیر فی اثبات التقدیر ترجمہ اردو تنویر - تقدیر و تدبیر کے متعلق مفصل جامع مسکن کتاب۔ ۱۲/

امواج الطلب بمع مثنوی زیر و بم وغیرہ ۱۰/

ارشاد الہائم - فی حقوق البہائم۔ ۱۰/

الاستبصار - استغفار کے فضائل ہیں۔ ۱/

اخبار الزلزلہ - زلزلہ کی حقیقت جسقدر شریعت سے تعلق رکھتی ہے، اس کا محققانہ بیان۔

اخبار بنی - اخبار بنی کے عدم جواز کا بیان۔ ٗ/

بہشتی زیور - عورتوں کی تعلیم کے لئے نہایت مفید دینی اور دنیوی ضرورتوں کی کفیل اسکی ضرورت اور مقبولیت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اس کی اشاعت ملک میں لاکھوں کی تعداد میں ہوچکی ہے۔ عا/

بہشتی گوہر - بہشتی زیور کا گیارہواں حصہ جس میں مخصوص مردوں کے متعلق مسائل ہیں ۸/

الیضاً - جدید الطبع مدلل مکمل سعہ

تعلیم الدین - دین کے پانچوں اجزاء عقائد، عبادات، اخلاق، معاملات اور سلوک مع مقامات واذکار واشغال کا قرآن وحدیث سے بیان۔ ۸/

تلخیصات عشر - مولانا مدظلہم نے کم فرصت والوں کے لئے تعلیم عربی کا مختصر نصاب تجویز فرمایا ہے جس سے اڑہائی تین سال میں کافی استعداد عربی کی اور اپنے مذہب سے واقفیت فاضلہ استعداد کیساتھ ہوجاتی ہے۔ یہ کتاب اِس نصاب کے دس رسائل کا مجموعہ ہے اور اِس میں اِس نصاب کا نقشہ بھی ہے۔ ۹/

الترتیب اللطیف فی قصۃ الکلیم والحنیف حضرت موسےٰ اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے قصے جو قرآن مجید میں مختلف جگہ آئے ہیں، اُن کو یکجا کردیا ہے۔ ۵/

تجوید القرآن مع یادگار حق القرآن - اہل نظم میں تجوید کے ضروری قواعد حفظ یاد کرنے کیلئے ۱/

تنشیط الطبع فی اجراء السبع - سبع قرأت کا بیان

نام کتاب	قیمت
اور آداب معلم و متعلم و آداب تلاوت	۵ر
تحقیق تعلیم انگریزی انگریزی پڑھنے کے متعلق بحث	۰ر
حفظ الایمان بعہ بسط البنان وتغیر العنوان	۱ر
جزاء الاعمال گناہوں سے دنیوی نقصان طاعت سے دنیوی منافع کا بیان	۰۲ر
جمال القرآن علم تجوید میں نہایت سہل عبارت میں تحریر کیا گیا ہے	۳ر
حقوق الاسلام اُستاد پیر، ماں، باپ، میاں، بیوی، حاکم، محکوم، ہمسایہ، مہمان وغیرہ کے حقوق کا بیان۔	۱ر
حق السماع سماع کے متعلق فقہی تحقیق اور بزرگان اُمت کے اقوال	۲ر
حقوق العلم علماء پر عامہ مسلمین کے جو حقوق ہیں اور اُن میں جتنی کمی ہو اور عامہ مسلمین پر علماء کے جو حقوق ہیں اور اُس میں جو کمی ہے اِن سب کی	

نام کتاب	قیمت
اصلاح ہے۔	۵ر
الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کا رد۔	۰ر
عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وحیات کی تحقیق، آیت **انی متوفیک** کی تفسیر اور نزول عیسیٰ وغیرہ۔	۱۲ر
خاتمہ بالخیر۔ سوء خاتمہ کے اسباب کی تحقیق۔	۱ر
الخطب الماثورہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے خطبے احادیث صحیحہ سے۔	۲ر
رونما مثنوی۔ دیباچہ کلید مثنوی۔	۱ر
زوال سنۃ۔ اس میں ہر مہینے کے احکام ہیں	۱۲ر
شجرہ طیبہ اس میں تین شجرے شامل ہیں اول شجرہ نظم اردو حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ، بزرگوں کے مقامات دفن و تاریخ وفات بھی لکھی گئی ہے دوسرا شجرہ فارسی منظوم مولانا رشید احمد صاحبؒ، تیسرا	

نام کتاب	قیمت
شجرہ فارسی حضرت مولانا مولوی اشرف علی صاحب مدفیوضہم اور آخر میں ایک رسالہ تعلیم الطالب مؤلفہ حضرت مولانا حکیم الامۃ ملحق ہے۔	۱ر
فروع الایمان۔ یہ کتاب ایمان کامل کی کسوٹی ہے جس سے ہر شخص جانچ سکتا ہے کہ میں کس درجہ کا مومن ہوں۔	۴ر
زاد السعید۔ درود شریف کے فضائل عجیب و غریب خواص وغیرہ آخر میں نیل الشفاء جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کا نقشہ اور اسکے عجیب و غریب خواص و برکات بیان کئے ہیں۔	۲ر
سبق الغایات فی نسق الآیات (عربی)، قرآن شریف کی آیتوں میں اول سے آخر تک ربط بیان کیا ہے۔	۹ر
قصد السبیل میں عام لوگوں کے اِس خیال	

نام کتاب	قیمت
کا دفعیہ کیا گیا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ تصوف اور وصول الی اللہ اِن لوگوں کا کام ہے جو دنیا و مافیہا کو ترک کر کے ایک گوشہ میں بیٹھ رہے اِس میں ایسے دستور العمل تجویز فرمائے ہیں کہ ہر شخص اُس پر عمل کر کے واصل الی اللہ ہو سکتا ہے	۰۲ر
شوق وطن۔ وطن اصلی یعنی آخرت کی یاد اور شوق پیدا کرنے والے مضامین	۳ر
صفائی معاملات خرید و فروخت وغیرہ کے مسائل مع اصول و قواعد عام فہم	۰۲ر
طریقہ مولد مولود شریف کے صحیح اور سنت کے موافق طریقہ کا بیان	۰۱ر
فتاوی اشرفیہ حصہ اول	۴ر
ایضاً حصہ دوم	۴ر
القول الصواب۔ نئی روشنی والے مستورات کے پردہ مروجہ پر شبہات کرتے ہیں کہ ایسا پردہ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں حضرت والا نے قرآن و حدیث ہی سے	

نام کتاب	قیمت
اِسکو ثابت فرمایا ہے	۲ر
القول البدیع گاؤں میں جمعہ ہونے کا بیان	۲ر
کلید مثنوی اُردو شرح مثنوی مولانا روم حصہ اول از دفتر اول	۶ر
ایضاً حصہ دوم از دفتر اول۔	۶ر
ایضاً دفتر دوم کامل	۸ر
ایضاً دفتر دوم کے ربع اول کا نصف اِس کے دو حصے ہیں۔	
حصہ اول	۸ر
ایضاً دوم	۸ر
ایضاً دفتر ششم کامل	۱۵ر
کرامات امدادیہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عجیب عجیب کرامات	۴ر
کمالات امدادیہ حضرت حاجی صاحب کے ملفوظات	۶ر
لب مثنوی دفتر ششم مثنوی مولانا روم کے ابتدائی حصہ کی شرح	۵
مناجات مقبول یہ کتاب نہایت مقبولیت حاصل کرچکی ہے اور	

نام کتاب	قیمت
مقبولیت حاصل کیوں نہ کرتی یہ اصل میں قرآن واحادیث کی دعاؤں کا مجموعہ ہو حضرت مدظلہم نے قرآن شریف و احادیث شریفہ سے دعاؤں کو یکجا جمع فرماکر سات منزلوں پر منقسم فرما دیا ہے۔ تاکہ روزانہ تلاوت کرسکیں۔	۲ر ۔۔۔ ۶ر ۶ر ۸ر
مجموعہ رسائل مفیدہ	
مکتوبات امدادیہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والانامے مولانا کے نام	۸ر
وجوہ المثانی اس عربی کتاب میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم نے ترتیب وار تمام سورہائے قرآنیہ کے اختلاف قرأت کو بیان فرماکر خاتمہ میں کسیقدر قواعد واُصول متعلقہ ہمزہ واوغام واظہار و تفخیم و ترقیق حروف تحریر فرمائے ہیں آخر میں ایک رسالہ زیادات علی کتب الروایات کی غیر مشہور سندیں اور مسلسل بالا ولیت وغیرہ	۸ر ۱۵ر ۴ر ۶ر ۵

نام کتاب	قیمت
جمع فرمائی ہیں اور دوسرا رسالہ جسمیں مولانا نے اپنا سلسلہ بیعت ونسب اور مدنی مدکا مستند سلسلہ بیان فرمایا ہے	۱۰ ۱۴ر
یادیاران حضرت گنگوہی کے حالات میں۔	۳ر

مواعظ طبع شدہ کی فہرست

حضرت والا موصوف کے مواعظ کا مطالعہ کرنا اور سُننا تجربہ اور مشاہدہ سے نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے اُنکے دیکھنے یا سننے سے دین ودنیا دونوں درست ہوجاتے ہیں اس کی تصدیق وہ حضرات کریں گے جو ایک بار بھی شریک وعظ ہوئے ہیں یا وعظ سُنا ہو اس لئے اِن مواعظ کے ضبط اور طبع کا اہتمام کیا گیا چنانچہ جو مواعظ اِس وقت کتبخانہ ہذا میں موجود ہیں اُن کی فہرست معہ قیمت درج ذیل ہے۔

دعوات عبدیت

کی آٹھویں جلد

اِس میں مفصل ذیل دس وعظ ہیں حق الاطاعۃ الدین الخالص، عقل الجاہلیۃ، نذار رمضان، وحدۃ الحب، شعب الایمان الوقت۔ اشعبان، الصیام الفطر قیمت ایکروپیہ آٹھ آنہ (عہ)

نام کتاب	قیمت
مواعظ اشرفیہ ایک وعظ	۱۰ر
التبشیر ایک وعظ	۲ر
الصلوٰۃ ایک وعظ	۳ر
الحیوٰۃ ایک وعظ	۳ر
تجارت آخرت ایک وعظ	۲ر
الشریعت ایک وعظ	۴ر
الضحایا ایک وعظ	۲ر
الجناح ایک وعظ	۲ر

سلسلۃ التبلیغ کے مواعظ

نام کتاب	قیمت
۱ ذکر الرسول جامع مسجد کانپور کا وعظ	۳ر
۲ شکر نعمت۔ جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ	۲ر
۳ التعظیم لتعلیم القرآن الکریم، پانی پت کا وعظ	۱ر
۴ دعوۃ الی اللہ التقیم خا[illegible]	

نام کتاب	قیمت
اسلامیہ کانپور کا وعظ	۴ر
عـ۳٦ الہدیٰ والمغفرۃ۔ سروٹ ضلع مظفرنگر کا وعظ	۳ر
عـ۳۷ ذم النسیان جامع مسجد تہانہ بہون کا وعظ	۴ر
عـ۳۸ العبرۃ بذبح البقرۃ خانقاہ امدادیہ تہانہ بہون کا وعظ۔	٦ر
عـ۳۹ الاسعاد خانقاہ امدادیہ تہانہ بہون کا وعظ	۵ر
عـ۴۰ الباطن۔ مدرسہ حیاۃ العلوم الہ آباد کا وعظ	۵ر
عـ۴۱ تعلیل الکلام۔ خانقاہ امدادیہ تہانہ بہون کا وعظ	۵ر
عـ۴۲ تقلیل الاختلاط خانقاہ امدادیہ تہانہ بہون کا وعظ	٦ر
عـ۴۳ آثار العبادۃ مدرسہ نظامیہ حیدر آباد کا وعظ	۔
عـ۴۴ اسرار العبادۃ مدرسہ انوار العلوم حیدر آباد کا وعظ	٦ر
عـ۴۵ تحصیل المرام خانقاہ امدادیہ تہانہ بہون کا وعظ	۳ر
عـ۴٦ خیر الحیات وخیر الممات	
خانقاہ امدادیہ تہانہ بہون	
عـ۵۰ حقیقت الصبر	۲ر
عـ۵۱ ما علیہ الصبر	۴ر
عـ۵۲ سبیل النجاح	۴ر
عـ۵۳ تفصیل الدین	۲ر
عـ۵۴ اسباب الفتنہ	۵ر
عـ۵۵ اسباب الغفلۃ	۲ر
عـ۵٦ کوثر العلوم	۲ر
عـ۵۷ الاستقامۃ	۴ر
عـ۵۸ الدوام علی الاسلام	۴ر
عـ۵۹ الفاظ القرآن	۲ر
عـ٦۰ تکمیل الانعام	۴ر
عـ٦۱ التحصیل والتسہیل	۳ر
عـ٦۲ اجر الصیام حصہ اول	۴ر
عـ٦۳ ایضاً حصہ دوم	۴ر
عـ٦۴ بالتواصی بالحق	۲ر
عـ٦۵ التواصی بالصبر	۴ر
عـ٦٦ الحدود والقیود	۴ر
عـ٦۷ البحج المہدی	۴ر
عـ٦۸ الفصل والانفصال	۳ر
عـ٦۹ النعم المرغوبہ	۳ر

سلسلہ تسہیل المواعظ

چونکہ حضرت والا مدظلہم العالی کی مجلس وعظ میں اہل علم کا مجمع ہونے کی وجہ سے مضامین علمیہ اور الفاظ عربیہ بھی بیان میں آجاتے ہیں اس لئے حسب ایما حضرت والا مواعظ کو نہایت آسان پیرایہ میں کر دیا ہے اور اس سلسلہ کا نام حضرت والا مدظلہم نے تسہیل المواعظ رکھا ہے اس سے ہر شخص حتیٰ کہ بچے اور عورتیں بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اس وقت تک اس سلسلہ کے انتیس ۲۹ وعظ طبع ہو چکے ہیں مگر بیس وعظ پر جلد ختم کی ہو جلد اول کے بیس وعظوں میں سے نمبر اول تا پندرہ بالکل ختم ہو چکے ہیں نمبر ۱٦ قریب الختم ہے اور نمبر ۱۷ سے مفصل ذیل موجود ہیں اور جلد دوم کے ۱۰ وعظ طبع ہوئے ہیں وہ موجود ہیں۔

نام کتاب	قیمت
سولہواں ۱٦ واعظ مسمیٰ بہ مقبولیت کا طریق	۱۰ر
سترہواں وعظ مسمیٰ بہ علم اور خوف کے فضائل	۱۰ر
اٹھارہواں وعظ مسمیٰ بہ قربانی کی ترغیب۔	ـ
انیسواں ۱۹ وعظ مسمیٰ بہ توبہ کی ضرورت	ـ۱ر
بیسواں وعظ مسمیٰ بہ توبہ کی تفصیل	ـ۱ر

جلد دوم

نام کتاب	قیمت
پہلا وعظ اسلام کی تکمیل	۱۰ر
دوسرا وعظ معاصی کا ترک	۲ر
تیسرا وعظ مسجد کے آداب	۱ر
چوتھا وعظ۔ دعا کے شرائط حصہ اول	۱۰ر
پانچواں وعظ۔ دعا کے شرائط حصہ دوم	ـ۱ر
چھٹا وعظ صوفی کا طریقہ	ـ۱ر
ساتواں وعظ گناہوں کا سرسری سمجھنا۔	۱ر
آٹھواں وعظ معاشرت کے حقوق	۱۰ر
نواں وعظ اخلاص حصہ اول	ـ۲ر
دسواں وعظ اخلاص حصہ دوم	ـ۱ر
مجموعہ البلاغ مفصل ذیل دس وعظوں کا مجموعہ مظاہر الاعمال، مظاہر الاقوال، عصم الصنوف، النسوان فی رمضان، استمرار التوبہ، رضاء الحق حصہ اول، رضاء الحق حصہ دوم، التشوال فی شوال، جمال الجلیل، ہم الآخرۃ قیمت	٦؍

مُصفّٰی ۔ مسوّٰی شرحین موطا امام مالکؒ حامل متن

مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اہل علم پر واضح ہو کہ کتاب کی وقعت اور فضیلت اُس کے مصنف کے فضل و کمال کے موافق ہوتی ہو جسقدر مصنف بلند پایہ ہوتا ہے اسیقدر تصنیف کا مرتبہ اعلیٰ وارفع ہوتا ہو، بخاری شریف کی فضیلت اور اسکی عام مقبولیت حضرت امام المحدثین محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ کے فن حدیث کے کمال اور اُن کے تقوی و تورع کی بدولت ہے۔

مُصفّٰی مسوّٰی کے مصنف مخزن اسرار شریعت معدن رموز طریقت خاتم المحدثین امام المفسرین عمدۃ المحققین حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ محدث دہلوی ہیں جن کا قول عرب و عجم تمام ممالک اسلامیہ میں قابل سند و معتبر سمجھا جاتا ہو آخر زمانہ ہیں فن حدیث میں کیا بلکہ تمام علوم میں آپکا نظیر نہیں تھا۔

احادیث کی کتابوں میں موطا امام مالکؒ کی فضیلت وہی بخاری شریف کی فضیلت کیوجہ سے ہی

موطا دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے جو ابواب فقہیہ کی ترتیب پر مدون کیگئی ہو، امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب موطا امام مالکؒ سے زیادہ صحیح نہیں ہے اسیوجہ سے موطا کو بعض محدثین نے صحاح ستہ میں داخل کیا ہو، شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کا مذہب درحقیقت موطا کی تفصیل ہو اور امام محمد بن الحسن شیبانی کی کتاب مبسوط میں تمام سرمایہ موطا مالک ہی ہے، خود ہو اور جتنی بھی تعریف موطا کی کیجائے بجا ہے کیونکہ اسکے مصنف قرن تابعین میں فن حدیث کے مسلم امام اور تمام مابعد محدثین کے شیخ الشیوخ اور منتہائے روایت ہیں ساٹھ سال تک حرم مدینہ میں منصب افتاد اجتہاد و روایت حدیث میں مشغول رہے ہیں امام شافعیؒ انکے شاگرد ہیں فرماتے ہیں کہ علم دین کے بارے میں سب سے زیادہ احسان امام مالکؒ کا میرے اوپر ہوا اور سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ صحت حدیث میں امام مالک پر میں کسیکو مقدم نہیں کرتا وہ حدیث و سُنت کے امام ہیں ایسی بے نظیر کتاب کی شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدث دہلوی نے دو شرحیں لکھی ہیں ایک فارسی میں جس کا نام مُصفّٰی ہو اور دوسری عربی میں جس کا نام مسوّٰی ہو۔ یہ دونوں شرحیں ایک جگہ طبع کیگئی ہیں پہلے عربی شرح کتاب کے صفحہ میں لکھی گئی ہو پھر اسکے بعد موطا پھر اسکے بعد فارسی شرح، پہلے شاہ صاحب اصل حدیث نقل کرکے اسکا ترجمہ فارسی میں کرتے ہیں، پھر اسکے بعد اہل علم کے اقوال و مذاہب بحث مباحثہ نقل کرکے اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں اور تعارض حدیث نہایت عمدہ طریقہ سے اُٹھاتے ہیں پھر مسائل اجتہادیہ فقہیہ جو حدیث سے نکلتے ہیں بیان کرتے ہیں بعض بعض حدیث کے تحت میں ننو ننو سے زائد مسائل بیان کئے ہیں، اس کتاب کے مطالعہ سے معمولی لیاقت والا بھی تمام صحاح ستہ کے تعارضات دفع کرکے تطبیق کرسکتا ہے اور صدہا مسائل فقہیہ کا ماخذ معلوم کرسکتا ہے۔

یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی اہل علم اسکے واسطے بیچین تھے، الحمد للہ کہ بخیر و خوبی تیار ہوکر ہدیہ ناظرین ہوگئی بلکہ اسکے ایک رسالہ **کشف المغطا عن رجال الموطا** ۲۲ صفحات کا جو فن حدیث میں ایک مستقل رسالہ اور رواۃ موطا کو شامل ہے جدید تصنیف کراکے لگایا گیا ہے صفحات مُصفّٰی جلد اول (۲۵۶) جلد ثانی (۳۲۴) قیمت ہر دو جلد (للعہ)

کتاب ترغیب ترہیب

انسان بلکہ تمام حیوانات ایسی طبیعت پر پیدا کئے گئے ہیں کہ تاوقتیکہ کسی امر کی طمع یا کسی امر کا خوف نہو ہر کام کرنا دشوار ہوتا ہے بلکہ نہیں ہوسکتا اگر ہوتا بھی ہے تو حکم حاکم سے وہ بھی نہایت جبر اور دشواری سے اسیوجہ سے فی زمانہ کہ حاکم اسلام تو موجو نہیں احکام شریعة پر مسلمانوں کو قائم رہنا دشوار ہورہا ہے، اب تو مسلمانوں کو ہر امر دینی کا کوئی فائدہ یا اسکے ترک سے مضرت نہ معلوم ہو اسپر عمل مشکل ہے، لہذا اس زمانہ میں ایسی کتاب کی اشاعت ضروری ہے جسمیں احکام شریعة کی منفعت اور اسکے ترک کی مضرت دکھاکر راہ مستقیم پر قائم کیا جائے سو اس بارے میں احقر کے خیال میں کتاب ترغیب و ترہیب آئی اور اسکا ترجمہ شروع کرادیا جو تھوڑا تھوڑا رسالہ الہادی میں ہر مہینہ شائع کرتا رہا چونکہ رسالہ الہادی میں مضامین دینیہ کے سوا کوئی آجکل کے مذاق کی چیز نہیں، لہذا رسالہ مذکور کی اشاعت بہت تھوڑی ہے اور رسالہ کے فرمے بچ جاتے ہیں احقر انکو جمع کرکے کتاب کی صورت میں تیار کرالیتا ہے اسیطرح کئی کتابیں اسمیں سے علحدہ تیار ہوکر ہدیۂ ناظرین ہوچکی ہیں، مثلاً تسہیل المواعظ، المصالح العقلیہ، امیر الروایات، التشرف حصہ اول وغیرہ، لہذا کتاب ترغیب کی بھی مفصل ذیل جلدیں تیار ہوچکی ہیں جو کچھ روز سے شائع ہورہی ہیں، اسکے اسوقت تک تین حصے تیار ہیں۔

حصہ اول میں ترغیب اتباع کتاب و سنت اور کار خیر میں پیشقدمی کرنیکی اور ترک سنت اور بدعات اور کار بد میں پیشقدمی سے اجتناب کتاب التعلیم اسمیں علما و طلبا کے فضائل اور اشاعت علم کی ترغیب ہے اور جھوٹی حدیث کے بیان کرنے، اور علم کی ناقدری اور دنیا کیواسطے علم پڑھنے پڑھانے سے اجتناب، کتاب الطہارت اسمیں آداب قضائے حاجت، اور استنجا اور غسل و وضو کے فضائل نہایت بسط سے بیان کئے ہیں

حصہ دوم، کتاب الصلوٰة، اسمیں اذان کے اور اسکے جواب اور تکبیر کے فضائل اور بعد اذان کے مسجد سے نکلنے کی ممانعت اور ضرورت کے موقعہ پر تعمیر مساجد اور انکا احترام اور عورتوں کو گھر ومیں نماز ادا کرنیکی ترغیب و نماز پنجگانہ کے اہتمام، فضائل رکوع و سجود کے اور اول وقت ادا کرنیکی فضیلت آداب جماعت اذکار بعد نماز آداب امامت و صف بندی وغیرہ وغیرہ کتاب نوافل اسمیں سنت موکدہ اور وتر اور تہجد اور چاشت صلوٰة توبہ و استخارہ، صلوٰة التسبیح وغیرہ کا بیان ہے ضخامت ۲۰۰ صفحات قیمت عہ

حصہ دوم کا جز ثانی یعنی کتاب الجمعہ اسمیں نماز جمعہ کی فضیلت، اور اس دن رات میں ساعت اجابت کے فضائل، اور غسل کرنا اور اول وقت کی فضیلت اور بلا عذر دیر کرنے اور گردنیں پھلانگنے اور خطبہ میں بات کرنیکی ممانعت اور ترک جمعہ پر وعید اور سورہ کہف اور اس رات دن کے اذکار، ضخامت ۳۰ صفحہ۔ قیمت ۲ر

کتاب الصدقات:۔ اسمیں زکوٰة ادا کرنے کی ترغیب اور فرضیت کی تاکید اور زکوٰة نہ ادا کرنے پر ترہیب اور زیور کی زکوٰة کا بیان پرہیزگاری کے ساتھ خدمت صدقات بجالانے کی ترغیب اور اس امر کی ترغیب کہ اگر کسی کو نوبت فاقہ کی پہنچے تو خدا سے مدد طلب کرے، بغیر خوشی کے جو چیز دیجاوے اسکے لینے پر ترہیب، صدقہ کی ترغیب و تنگدست کی ہمت اور نفلی صدقات کا بیان خفیہ صدقہ کرنیکی ترغیب رشتہ داروں پر صدقہ کرنے اور انکو غیروں پر مقدم رکھنے کی ترغیب، فالتو چیز کو اقربا کو باوجود مانگنے کے بخل کرنے اور اقربا کے حاجتمند ہوتے ہوئے غیر کو دینے کی ترہیب، قرض دینے کی ترغیب اور اسکی فضیلت کا بیان قیمت

[illegible]

دلائل الخیرات مترجم محشی جدید الطبع

قرآن مجید کی تلاوت کے بعد بہترین وظیفہ درود شریف ہے جسکی فضیلت آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے ثابت ہے دین اور دنیا کی کامیابی درود شریف کے پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے اور خواہ کیسی ہی بڑی مصیبت ہو درود شریف پڑھنے کی برکت سے دور ہو جاتی ہے بیشمار حدیثیں درود شریف کی فضیلت میں وارد ہیں جنکا نقل کرنا بھی مشکل ہے اسلئے ہم چند حدیثوں کے ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں تاکہ عوام درود شریف کی فضیلت سے واقف ہوں اور اس پر عمل کر کے دین اور دنیا کی فلاح حاصل کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یکبار مجھپر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ دس بار اسپر رحمت نازل کرتا ہے (مسلم شریف) اور نسائی شریف میں اتنا اور زائد ہے کہ دس گناہ بھی معاف کرتا ہے اور دس درجہ بلند کرتا ہے۔ ترمذی شریف میں روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے زیادہ نزدیک میرے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو تم میں سے زیادہ درود شریف مجھپر بھیجیگا۔ نسائی شریف اور دارمی میں روایت ہے کہ سرور عالم تشریف لائے اور آپکے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے آپنے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے پاس آکر یہ بشارت دی ہے کہ حقتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہوگے کہ اگر تمہاری امت میں سے کوئی ایکبار تم پر درود بھیجے تو میں اسپر دس بار رحمت اور سلام بھیجونگا۔ ترمذی شریف میں روایت ہے کہ ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر بہت درود بھیجتا ہوں تو اور وظائف کے لحاظ سے درود شریف کیلئے کتنا وقت مقرر کروں حضور نے فرمایا کہ جتنا تم چاہو میں نے عرض کیا کہ ایک چوتھائی مقرر کروں حضور نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر چوتھائی سے زیادہ ہو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا کہ آدھا وقت مقرر کروں حضور نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر آدھے سے زیادہ ہو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا میں نے عرض کیا کہ دو تہائی وقت مقرر کروں حضور نے فرمایا تم جتنا چاہو اور دو تہائی سے زیادہ ہو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا میں نے عرض کیا کہ میں تمام وقت درود شریف میں لگاؤنگا حضور نے فرمایا کہ جب تو تمہاری دنیا اور آخرت کے تمام کام پورے ہو جائینگے۔

حضرت شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی نے ایک مقروض کا قصہ نقل کیا ہے کہ جب قرضخواہوں نے اُسے زیادہ تقاضا کیا اور اُسے کوئی صورت ادائگی کی نہیں ہوئی تو اُس نے درود شریف کثرت سے پڑھنا شروع کیا ایک رات کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا آپنے فرمایا بادشاہ سے جاکر میری طرف سے کہہ کہ وہ تیرا قرضہ ادا کردیگا یہ نہیں کیا اور درود شریف پڑھتا رہا پھر دوبارہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپنے فرمایا تو بادشاہ کے پاس کیوں نہیں گیا اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے نہیں گیا کہ بادشاہ کو میرا اعتبار نہیں آئیگا آپنے فرمایا اُسکے پاس جا اگر اعتبار نہ کریگا تو یہ پتہ دینا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے بادشاہ تو ہزار بار رات کو خلوت میں درود شریف پڑھتا ہے وہ مجھکو پہنچتا ہے اُس شخص نے جاکر تمام قصہ بیان کیا بادشاہ نے تمام قرض اُسکا ادا کردیا اور کچھ روپیہ اُسکو زیادہ دیدیا۔ درود شریف کی فضیلت ہی کیوجہ سے حضرت ابو عبداللہ محمد بن سلیمان نے کتاب دلائل الخیرات تالیف کی اور اس میں بہتر سے بہتر درود شریف جمع کئے تاکہ پڑھنے والے ثواب دارین حاصل کریں یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی کہ علماء اور صوفیہ کرام کے وظائف میں داخل ہوگئی اور وظیفہ کے طور پر ہر روز ایک منزل پڑھی جاتی ہے اور صوفیہ کرام باقاعدہ اُسکی اجازت بھی دیتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں چھپکر شائع ہو چکی ہے مگر کوئی زیادہ بڑی اور کوئی زیادہ چھوٹی تھی مگر یہ ایسے سائز پر جو سفر و حضر میں بسہولت کام آئے طبع ہوئی ہے خط ایسا صاف ہے کہ ضعیف بوڑھے بھی بخوبی پڑھ لیں اور حواشی ایک سو پچیس ۱۲۵ سے زائد احادیث، تفسیر، فقہ، تصوف، سیر کی معتبر کتابوں سے اسپر چڑھائے گئے، مثلاً سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کا قیامت کے دن شفاعت کرنا، آپکا رحمۃ للعالمین ہونا وغیرہ وغیرہ اور جو معجزات آپ سے صادر ہوئے ہیں وہ بھی اسکے حاشیہ پر چڑھائے گئے، مثلاً کنکریوں کا بولنا، جانوروں کا آپ سے باتیں کرنا وغیرہ

جدید علم کلام

(یعنی)

سائنس و اسلام

آجکل کا زمانہ بھی عجب زمانہ ہے کہنے کو تو کونسی شے ہے جسمیں موجودہ زمانہ میں ترقی نہیں ہوئی جو باتیں کبھی خواب خیال میں بھی نہ گذری تھیں وہ آجکل آنکھوں سے نظر آتی ہیں، علم کائنات کی جو شائع کیجئے۔ اُس کی تحقیقات کا پایہ بہت ہی بلند نظر آئیگا صنعت میں وہ وہ ایجادیں ہوئیں کہ صناعان چین کی صناعیاں جو ضرب المثل تھیں گرد نظر آتی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ہر شے ترقی کا دم بھرتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جسقدر علوم و فنون کو ترقی ہوئی اُسی قدر مذہبی پہلو انحطاط کی جانب گرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اب یہ حالت ہوگئی کہ کوئی مذہب والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے مذہب کا پایہ بلند ہے۔ جدید سائنس کی بدولت بہت کچھ دہریت کا حصہ خیالات میں شامل ہوگیا ہے، سائنس کے مقابلہ میں موجودہ مذاہب میں سے سوائے اسلام کے یا اُس مذہب کے جسمیں اسلام کے قریب قریب تعلیم ہو اور کوئی مذہب ٹھہر ہی نہیں سکتا یہی وجہ ہے کہ دہریت کا اثر دیگر مذاہب کے مقابلہ اسلام پر بہت کم ہوا۔ اور جس قدر ہوا ہے اُس کی یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں جن حضرات نے فلسفہ جدیدہ کو حاصل کیا وہ اپنے مذہب سے یا بالکل واقف نہ تھے یا کافی واقفیت نہ رکھتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ جس کے قلب میں مذہب کی کچھ وقعت تھی اُنہوں نے تو کہدیا کہ اسلام کو سائنس سے کوئی علاقہ نہیں اور جن کو اُصول سائنس کی زیادہ قدر ہوئی وہ اُصول اسلام کا جو عقلاً و نقلاً مسلم الثبوت ہو چکے تھے انکار کر بیٹھے لہذا ضرورت ہوئی کہ کوئی جامع کتاب ایسی ہو جو اسلامی مسائل کو سائنٹفک لباس دکھا سکے۔ چنانچہ حقتعالیٰ نے مولانا حسین آفندی بحر طرابلسی کو کتاب حمیدیہ لکھنے کی توفیق دی جو فلسفہ جدیدہ کے موافق بالکل سائنٹفک کسوٹی پر تالیف کی گئی تھی مگر وہ کتاب عربی زبان میں تھی۔ لہذا حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا مولوی محمد **اشرف علی** صاحب تھانوی دام ظلہم کے ارشاد سے مولانا مولوی سید **اسحٰق علی** صاحب نے اُس کا سلیس ترجمہ ۱۳۱۵ھ میں کردیا جو چھپکر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا تھا۔ اور مشتاقوں کی آنکھیں اُس کی زیارت کے لئے ترس رہی تھیں اب اُسکو دوبارہ طبع کیا گیا ہے۔ قیمت دو روپیہ (عہ م)

دارالشفاء مصطفائی میرٹھ کی شاخ

حضرت مولٰنا مولوی حکیم محمد مصطفٰے صاحب مدظلہٗ کی ادویات کی مختصر

فہرست

جسمیں خاندانی مجربات تیر بہدف ادویات، حیرت انگیز ایجادات خصوصاً امراض چشم، مرگی بخار، آتشک، سوزاک، ہیضہ، ضعف باہ وغیرہ وغیرہ کی لاثانی ادویات جن کی اشاعت احقر نے نہایت ضروری سمجھکر ایجنسی لے لی ہے۔

اسقدر یاد رہے کہ جن صاحبوں کو اپنا یا کسی دیگر شخص کا مکمل علاج کرانا منظور ہو وہ براہ راست قبلہ حکیم صاحب موصوف سے رجوع کریں۔ اور ادویات جس قدر بھی درکار ہوں خواہ دارالشفاء مصطفائی میرٹھ سے منگالیں کہ وہ اصل دارالاشاعت ہے۔ یا ایجنسی پتہ ذیل سے طلب فرمالیں۔ کہ یہاں سے منگانے میں آسانی ہے۔ بوجہ دہلی عام گذرگاہ ہونے کے۔

ملنے کا پتہ :- محمد عثمان مالک کتبخانہ اشرفیہ بازار دریبہ کلاں دہلی

کحل الجواہر

جواہرات اور بیش بہا فلزات کا مجموعہ

دھوں والی آنکھ کی اور آنکھ کے پرانے پرانے امراض کی مخصوص دوا

یہ سرمہ دارالشفاء مصطفائی میں خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے اور چھانٹ چھانٹ کر اصلی اجزا بیدریغ روپیہ خرچ کرکے بہم پہنچائے جاتے ہیں، جس نے ایک دفعہ استعمال کیا مجسم اشتہار بنگیا۔ ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے دوسرے اور متعدد سرمے بھی استعمال کئے اور جب اس کو استعمال کیا تو سب کو بھول گئے۔ اس کے فوائد و منافع دیکھکر جسقدر بھی لمبی چوڑی تعریف

کی جائے اور رنگین اور مبالغہ آمیز الفاظ استعمال کئے جائیں کم ہیں۔

فوائد کحل الجواہر کے یہ ہیں کہ مقوی بصر و مقوی عضلات و اعصاب چشم ہے طبقات چشم کو مضبوط کرنے والا اور تمام اجزاء چشم کو صاف کرنیوالا۔ روہوں کے مریضوں کیلئے نعمت بے بہا جب روہے زیادہ موجود ہوں تو کحل ماق لگایا جائے جب روہے مٹ جائیں اور خفیف رہ جائیں اُسوقت کحل الجواہر لگایا جائے، اُن روہوں کو مٹا دیتا ہے، اور آئندہ پیدا ہونے کا مانع ہوتا ہے، پلکیں ہلکی ہوکر بحالت اصلی آجاتی ہیں، اور پتلی صاف ہوکر بینائی ٹھیک ہوجاتی ہے، اور پانی بہنا چکیا بالکل بند، اور ڈھلکے اور پانی بہنے چکنے کے لئے اکسیر، اگر آنکھ میں کوئی مادہ خراب موجود ہوتا ہے تو اسکو تحلیل کرتا اور آئندہ اُس مادہ کے آنیکا مانع ہوتا ہے۔ اگر موتیا بند بالکل ابتدائی حالت میں ہو تو کحل الجواہر کا لگانا اُسکا مانع ہوتا ہے اور کسی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر کچھ پانی آگیا ہے تو سرمہ موتیا بند لگانا اور دیگر معالجات باقاعدہ کرانا چاہیئے اور کحل الجواہر اس حالت میں لگانا چاہیئے تاکہ آنکھ کو قوت پہنچے اور نزلہ ضعیف میرزد کا مصداق ہو۔

کحل الجواہر بار بار آنکھ دکھنے اور درد وغیرہ کا دورہ پڑنے کو بھی مانع ہے۔ اگر تندرست اصحاب اسکو استعمال کرتے رہیں تو کبھی آنکھ میں کسی قسم کا فرق نہو اور بینائی آخیر عمر تک بحال رہے۔

قیمت کحل الجواہر کی فی تولہ پانچروپیہ (للعہ ۵) **قیمت فی شیشی** ۳ ماشہ ایکروپیہ چار آنہ (عہ ۱/)
پیکنگ .. .. .. ۴/ **محصول** دس تولہ تک ۴/

نوٹ:۔ کحل الجواہر میں سرمہ کا جز کم ہے اور جواہرات وادویات خصوصاً یاقوت کا جز زیادہ ہے اور توتیا وغیرہ بہت تیزی کرنیوالی ادویات بھی شامل ہیں لیکن اس میں تریاق اللدغ بھی شامل کیا گیا جس سے تیزی بالکل نہیں ہی اور قوت دوبالا ہو گئی اور بلکا بہت ہو گیا تین ماشہ سرمہ کم سے کم تین مہینہ کو کافی ہوتا ہے۔

جب روہوں کے علاج سے ڈاکٹر اور حکیم عاجز آگئے ہوں تو کحل الجواہر مصطفائی استعمال کرو۔
جب آنکھ کے بار بار دکھنے سے آپ تنگ آگئے ہوں تو کحل الجواہر مصطفائی کو استعمال کیجیے۔
جب آنکھ میں قسم قسم کے امراض پیدا ہوتے ہوں تو کحل الجواہر مصطفائی کو استعمال کیجیے۔
اگر آپ کو منظور ہے کہ آپ کی بینائی تمام عمر قائم رہے تو کحل الجواہر مصطفائی کو استعمال کیجیے۔
اگر آپ چشمہ کے عادی ہو گئے ہیں تو سال دو سال کحل الجواہر مصطفائی کو استعمال کیجیے چشمہ چھوٹ جائے گا۔ اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔

اگر آپ کو اپنے بچوں کی بینائی کی حفاظت منظور ہے تو بچپن ہی سے اُن کو کحل الجواہر مصطفائی استعمال کرائیے، سن بلوغ کے بعد خواہ وہ استعمال کریں یا نہ کریں۔ آنکھ میں کسی قسم کا نقص آخیر عمر تک نہیں آئیگا۔

کحل ماق:۔ یہ ایجاد عجیب و غریب سرمہ ہے سالہا سال کے تجربہ کے بعد شائع کیا جاتا ہے جب روہے موجود ہوں تو اسکو دودھ میں گھسکر صبح شام لگانا چاہیئے، توتیا اور کانسک وغیرہ سے زیادہ سریع الاثر ہے، لطف یہ کہ تکلیف مطلق نہیں دیتا اور روہوں کو بہت جلد نیست و نابود کر دیتا ہے اور روہوں کے کویوں کے کٹنے اور خارش چشم کو بھی مفید ہے۔ یہ وہ چیز ہے کہ ڈاکٹری میں اسکے

مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔ قیمت فی شیشی ۳ ماشہ ۶/ ۳ تولہ ۱۲/
بہت ہلکی چیز اور سفید رنگ ہو نصف شیشی بھی مل سکتی ہے،
پیکنگ ۴/ محصول ۳/

اکسیر چشم

خوشنویسوں اور جملہ آنکھ سے زیادہ کام کرنے والوں کے لئے عجیب چیز ہو یہ شہد کی صورت میں ایک رگڑا ہے۔ ایک سلائی روز لگانے سے اکثر امراض سے آنکھ محفوظ رہتی ہو اور بینائی آخیر عمر تک قائم رہتی ہے۔ اس کا نفع دو تین ہی دن میں معلوم ہونے لگتا ہے۔ قیمت شیشی جو دو مہینہ کو کافی ہوگی ۳/

سرمہ مرگی

صرف آنکھ میں لگانے سے مرگی جیسے لاعلاج مرض کو آرام۔ ایسی دوا دنیا میں اور کہیں نہیں ہو۔ قیمت عہ/ محصول ۳/

سب سے پہلے جس نے اس سرمہ سے صحت کلی حاصل کی وہ مسٹر رزاق بخش صاحب قادری بیرسٹر ایٹ لا تھے جو علیگڈھ میں پریکٹس کرتے تھے اور مشہور و معروف شخص تھے۔ ان صاحب کو سنہ ۱۳۱۶ ہجری میں بحالت جوانی مرگی کا عارضہ ہوا اور اطبا اور ڈاکٹروں نے جواب دیدیا اس سرمہ کے چند روزہ استعمال سے صحت ہوئی اور وہ انگلینڈ جاکر بیرسٹری پاس کر آئے اور تمام عمر اس مرض سے محفوظ رہے۔

بعد ازاں ایک مرتبہ پیسہ اخبار لاہور میں اس کا اشتہار دیا گیا تو منشی علیجان خاں صاحب مختار عام سونپور ضلع سارن نے طلب فرمایا اور کامیابی ہوئی بہت تعریف کی اور فرمائش کی کہ پیسہ اخبار میں ضرور اس کا اعلان کیا جایا کرے تاکہ غربا فائدہ حاصل کریں"۔ ان دو صاحبان کے علاوہ بہت جگہ تجربہ ہوا اور کامیابی ہوئی۔ ریاست رامپور میں دو شخص تھے جنکو ۸، ۱۰ سال سے مرگی کا مرض تھا اس کے استعمال سے اول دورہ میں کمی ہوئی پھر رفتہ رفتہ دو مہینہ کے اندر بالکل صحت ہو گئی۔

سرمہ زرقت

آدمی کیسا ہی حسین ہو آنکھ کنجی ہو تو حسن پر بالکل بٹہ پڑ جاتی ہے یہ مرض اگرچہ خلقی ہوتا ہو لیکن ہمارا سرمہ زرقت ۴۰ دن لگانے سے پتلی کے جملہ بدنما رنگ بدل کر سیاہ کر دیتا ہو۔ قیمت فی شیشی عہ/ محصول ۱ شیشی تک ۳/ پیکنگ ۳/

ماء اللحم مصطفائی

زندگی جیسی پیاری اور عزیز ہے وہ ظاہر ہو لیکن تندرستی بھی ایک ایسی نعمت ہو کہ بغیر اسکے زندگی بے لطف و بیکار ہو۔ یہ امر تو مسلم ہے کہ ماء اللحم نہایت مقوی ارواح ہو، دل و دماغ و معدہ اور تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت پہنچانا قوت باہ کیلئے اکسیر کا حکم رکھنا بدن میں چستی اور توانائی پیدا کرنا، غذا کو جلد ہضم کرنا، گھٹی ہوئی طاقت میں از سر نو جان ڈالنا، رنگ نکھارنا اس کی خاصیتیں ہیں مگر یہ ماء اللحم مصطفائی خصوصیت کے ساتھ پیروں کو جوان، اور جوانوں کو نوجوان بناتا ہو اس لئے کہ نہایت نادر اور بیش قیمت اور فرحت بخش اجزاء سے بطرز خاص تیار کیا جاتا ہے۔ ماء اللحم مصطفائی بچوں کے ام الصبیان اور پسلی لگنے کیلئے فوری دوا ہے، ام الصبیان والے بچے جانے کتنے ہیں جنکو اس نے نفع دیا ہے، اور صفت سنئے ماء اللحم مصطفائی مغلظ منی بھی ہے۔ اور ضعف دماغ جگر، درد سر، ضعف بصارت کیلئے خاص چیز ہے، ماء اللحم مصطفائی مستورات کیلئے بھی لاثانی چیز ہے، اس کا اثر رحم پر بھی بہت زیادہ پڑتا ہے۔ رحم کو غذا عمدہ پہنچتی ہو تو قوت آجاتی ہے، اور رحم اپنی غذا کو پوری طرح ہضم کرنے لگتا ہے، اس سے سیلان رحم کی جڑ کٹ جاتی ہے اگر عورت کو بجائے

حمل پایا جاوے تو بچہ کو اس قدر نفع ہوتا ہے کہ گویا تمام عمر کیلئے آبحیات کا کام دیتا ہے مار اللحم مصطفائی اس درد کیلئے جو عورت کو قبل از حیض ہوتا ہو یا بچہ ہونیکے بعد ہوتا ہے۔ اکسیر سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔ حلق سے اُترتے ہی درد ندارد، اور دمہ والے کو نہایت مفید ہے۔ قیمت فی بوتل دو روپے بارہ آنے (عہ/ ۲)

بکس شفاء الحجاج

ایک مرتبہ بعض احباب عازمان حج کی فرمائش سے یہ بکس تیار کیا گیا تھا اور تجربہ سے بہت مفید ثابت ہوا پھر کئی بار تجربہ کے بعد اس میں ترمیم کی گئی اب اس میں ادویات ذیل ہیں جو سفر حج کی اکثر ضرورتوں کو کافی ہوتی ہیں۔ سفر حج جیسا مہتم بالشان اور دور دراز کا سفر ہے معلوم ہے بعض وقت معمولی سی ضرورت کے لئے دوا نہیں ملتی تو جان پر بنجاتی ہے اس بکس میں معدودے چند ادویات ہیں مگر بہت ارزاں اور ایسے جامع خواص ہیں کہ تمام سفر کی ضرورتوں کے لئے کافی ہو جاتی ہیں۔ حجاج نے اس سے بڑے بڑے فائدے اُٹھائے ہیں جیسا کہ سرٹیفکٹوں سے معلوم ہوگا۔ حج کا ارادہ کرنیوالوں کو چاہیئے کہ اسکو ضرور ساتھ رکھیں۔

نوٹ:- اس بکس کی ہر دوا علیحدہ بھی ملسکتی ہے، نمبر صحیح لکھیں۔

ادویات بکس شفاء الحجاج کی تفصیل معہ ترکیب استعمال

حب سعال (نمبر ۱۱)

نزلہ اور ہر قسم کی کھانسی کو مفید گرم ہو یا سردی ہو یا پرانی اس بکس کی جملہ ادویات سے اس کو ترجیح ہے، ایک ایک گولی سے کھانسی کو آرام ہو گیا ہے نزلہ اور کھانسی کے لئے ایک گولی صبح اور ایک دو بجے دن کے اور ایک رات کو سوتے وقت منہ میں رکھیں۔ جن لوگوں کو نزلہ اکثر رہتا ہو وہ بلا ضرورت بھی ایک گولی روز کسی وقت منہ میں رکھ لیا کریں مجرب در مجرب ہے (۱۰ اعدد گولی ۱۲/) کسی حال میں نقصان نہیں کرتی، حتیٰ کہ حمل کی حالت میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

سفوف پیچش نمبر ۱۶

سفر حج میں پیچش کی شکایت اکثر ہو جاتی ہے پیچش کے لئے یہ سفوف ہر قسم کے واسطے مفید ہے۔ جہاز میں اور تمام سفر میں اکثر روغن اکسیر دو بوند کھاتے رہو تاکہ پیچش نہ ہو، اور اگر پیچش ہو جائے تو ۲ ماشہ سفوف پیچش روز کھاؤ دو تین دن میں آرام۔ غذا اُس وقت چاولوں کی پیچ یا کھچڑی ہو ۲ تولہ قیمت آٹھ آنہ (۸/)

تریاق ہیضہ نمبر ۱۸

طاعون، ہیضہ، بخار، چیچک، قے۔ درد سر، پت جلے ہوئے، سوزش بول، تتیئے کے کاٹے کی ایک دوا طاعون اور ہیضہ کے موسم میں ۲ بوند سے ۵ بوند تک ہر روز کھانا چاہیئے، طاعون اور ہیضہ کے مریض کو ۵ بوند صبح اور ۵ بوند دوپہر اور ۵ بوند شام کو بلکہ ہر دو گھنٹے کے بعد ۲ بوند دیتے رہو، بخار میں پیاس کے وقت ۲ بوند دوا اور اسی کو سنگھاؤ، آدھا سیسی والے کو باری سے پہلے ۵ بوند ناک میں چڑھواؤ، پت اور جلے ہوئے، اور تتیئے کے کاٹے پر ملنے سے فوراً آرام، سوزش بول میں ۲ بوند صبح اور ۲ بوند شام کھاؤ قے کے وقت ذرا سا کوڑی پر ملو اور سنگھاؤ، قیمت فی شیشی ۱۶ خوراک ۴/ ۳۲ خوراک ۸/ اور ایک تولہ (عہ/) اس بکس میں ایک تولہ ہو۔

روغن اکسیر نمبر ۱۸

ہاضم ومفرح نافع پیچش و درد سر وقے و درد شکم تتیئے کے زہر کو مفید، بعد غذا کے ۲ بوند سے ۵ بوند تک نہیں

ڈالکر پیتے رہیں تو ہضم اچھا ہو اور پیچش اور درد سے
امن رہے ، قے والا ۲ بوند پئے اور سونگھے اور کوڑی پر
ملے ، درد سر اور تتیئے کے کاٹے پر پھریری سے لگاؤ - جہاز
میں اِس کا استعمال نہایت مفید ہے ، گھروں میں بھی
رکھنے کی چیز ہے - ۲ تولہ قیمت ایکروپیہ (عہ ر)

حب وبا نمبر ۱/۸

اگر موسم خراب ہو تو ایک گولی
روز بلا ضرورت بھی کھاتے
رہیں اور اگر مرض ہیضہ ہو جائے تو دو دو گھنٹہ میں ایک
گولی اور عرق گلاب پلائیں اور دن رات میں تین چار
دفعہ تریاق بے نظیر دو دو بوندیں (۰۵ عدد ، ر)

قبض کشا نمبر ۱/۸

جب قبض ہو اس کی ایک
بوند سے چار بوند تک سوتے
وقت کھالیں ، فی بوند ایک دست ضرور ہو جاتا ہے - اگر
کسی کو پیٹ میں اس سے پیچ ہو تو اس کے ساتھ ۳ ماشہ
اسپغول بھی پھانک لیں ، اگر کسی کو اس سے دست زیادہ
ہو جائیں تو دہی کھانے سے یا ساگودانہ کھانے سے بند
ہو جاتے ہیں - انڈے کی سفیدی پینا بھی یہی اثر رکھتا
ہے اِسکو مقدار سے زیادہ ہرگز نہ کھائیں (۲۰ خوراک ۱۲ ر)

روغن اعجاز نمبر ۱/۸

چوٹ ، زخم ، سوزش اعضا ،
منہ آلنے ، بچھو ، مکڑی ،
تتئے کے کاٹے ، جلے ہوئے ، ورم ، سرخ بادہ کی فوری دوا
چوٹ اور درد ، اور ورم پر اِسکو ملکر سینکیں فوراً آرام ،
سوزش اعضا ، تتئے ، بچھو ، مکڑی ، کے کاٹے ، جلے ہوئے ، پت
لگاتے ہی آرام ، زخم میں کیسی ہی جلن اور تکلیف ہو لگاتے
ہی چین پڑ جائے ، زخم کو صاف کرتا اور بڑھنے سے روکتا اور
گوشت بہت جلد بھر لاتا ہے ، نیم کے پانی یا صابن سے زخم
کو دھو کر لگانا چاہیئے ، اور ہوا سے بچنا چاہیئے - منہ کسی قسم کا
آیا ہو حتیٰ کہ بچوں کا سفید موہنہ جس کو مہلک سمجھا جاتا ہو اس
کے لگاتے ہی تکلیف دور اور تقریباً ایک گھنٹہ میں منہ
بالکل صاف ہو جاتا ہے مجرب ہے - سرخ بادہ پر نصف
وزن سرکہ ملا کر لگانا چاہیئے - سوزش و خارش اندام نہانی
مستورات اور سوزش بواسیری مستوی کیلئے پھریری سے
لگائیں تو فوری دوا ہے ، اگر چوٹ یا زخم سے خون بہتا ہو
تو اس میں مومیائی حل کر کے لگانا خون کو فوراً بند کرتا ہے
اور زخم کو بہت جلد بھر لاتا ہے - پان میں چونہ زیادہ ہونے
سے منہ چھل جائے تو اس کے لگاتے ہی آرام - فالج اور
لقوہ والا منہ اور سر پر ملے تو نہایت مفید - قیمت فی شیشی
۶ ماشہ ۱۲ ر ایضاً ایک تولہ ۱ ر ایضاً ۲ تولہ ۱۲ ا ر ۵ تولہ عہ
ایضاً ۱۰ تولہ ۳ ر اسکا پورا بیان صفحہ ۲۳ پر دیکھو
ایک شیشی مفت ، اس میں مومیائی ملا کر چوٹ پر لگانا مفید ہے

مومیائی نمبر ۱/۸

ہڈی کو جوڑ دیتی ہے - جب کسی کے
چوٹ لگے تو ایک چنے کے برابر
مومیائی دودھ کے ساتھ کھلاویں - دو تین وقت ایسا
ہی کریں ، مومیائی کو روغن اعجاز میں حل کر کے چوٹ کا پر لگائیں
تو فوراً درد ، خون وغیرہ سب بند اور بہت جلد زخم بھر جاتا ہے
ایک تولہ قیمت ایکروپیہ (عہ ر)

فوری زہر مار نمبر ۱/۸

آپ نے پڑھا ہو گا کہ فوری
زہر مار ، زہروں کا علاج
ہے لیکن یہ فقط اسی کام کے لئے نہیں ہے بلکہ سفر حج میں
بہت کار آمد ہے اس کی دو بوند ایک چمچہ پانی میں ملا کر روز
جہاز میں کھاتے رہیں تو چکر وغیرہ سے امن میں رہیں اور
کوئی وبائی بیماری بھی نہ ہو اور ملیریا بخار نہ ہو اور اسیطرح
پانی میں ملا کر ہاتھ پر ملیں تو چکر نہ آئے بلکہ اس کے سونگھنے
ہی سے چکر نہیں آتا - اگر کھانے میں اِسکو دو تین بوند ڈالکر

کھایا کریں تو کھانا خوب ہضم ہو اور خوش ذائقہ ہو جائے اگر شکر سفید ۲ تولہ اور پانی ۲ تولہ ملا کر ۲ بوند فوری زہر مار کی ملالیں تو نہایت مفرح چٹنی بنجائے جو گرمی کے وقت پیاس کی تسکین کرے اور طبیعت کو خوش رکھے، اگر شکر سفید کا شربت بنا کر چار بوند فوری زہر مار ڈالکر پئیں تو بیحد مفرح اور مسکن ہو، اور سفر میں لوہ لگنے کا خوف نہ رہے۔ اگر نمک مرچ کی چٹنی بنا کر تین چار بوند فوری زہر مار کی ڈال لیں اور تھوڑی شکر سفید بھی ملالیں تو نہایت لذیذ اور مفید چٹنی بنجائے اور دسترخوان پر ہو تو کھانا خوب کھایا جائے۔

زہریلے جانوروں کا پورا علاج ہے ہیضہ، سرسام بخار، وغیرہ کے لئے بھی مفید ہے اسکا پورا بیان صفحہ ۳۵ میں ضرور پڑھ لینا چاہئے (۲۰ تولہ قیمت عہ)

نمک سلیمانی

یہ ہر جگہ کار آمد ہے، اگر نمک سلیمانی ایک ماشہ لیکر ۲ تولہ پانی میں گھول کر ۲ بوند فوری زہر مار ملادیں تو نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ اور زیادہ مفید ہوجاتا ہے خوراک ایک ماشہ قیمت ۵ تولہ ۸ر

بکس شفاء الحجاج

کی ادویات کی قیمت چھ روپیہ پندرہ آنے ہوتی ہے۔ لیکن کل بکس کی قیمت چھ روپیہ آٹھ آنے، محصول چودہ آنہ (۱۴ر)

نوٹ:۔ ہر دوا علیحدہ بھی مل سکتی ہے۔ اور اگر کوئی صاحب بکس شفاء الحجاج میں کسی دوا کی مقدار بڑھانا چاہیں تو اطلاع کرنے پر بڑھائی جا سکتی ہے قیمت اسی دوا کی بڑھ جائیگی

نوٹ:۔ یہ بکس علاوہ حج کے ہر سفر میں کار آمد ہے بلکہ ہر کنبہ دار کو اپنے گھر میں رکھنا چاہئے۔

نوٹ:۔ کم استطاعت اصحاب کیواسطے یہ بھی رعایت ہے کہ نصف بکس بھی بن سکتا ہے ہر دوا نصف وزن کی ہوگی قیمت سے؎ محصول ۱۴ر

سرٹیفکیٹ

میں حج کو گیا تو آپ کا بکس شفاء الحجاج ہمراہ لیگیا واقعی اس نے وہ کام دیا کہ ایک طبیب یا ڈاکٹر بھی نہیں دیسکتا۔ اس کی ہر دوا مفید اور ضروری ہے، خصوصاً حب سعال اور قبض کشا کرتیر بہدف ہیں۔

محمد عاشق الٰہی مولوی فاضل میرٹھ محلہ کوٹلہ

سرٹیفکیٹ

میں مع اہل وعیال کے حج کو گیا اور وہ بکس شفاء الحجاج کے ساتھ لے گیا۔ اس نے ایسے ایسے موقعوں پر کام دیا کہ جہاں کوئی طبیب یا ڈاکٹر نہ تھا اور نہ دوا مل سکتی تھی واقعی سفر حج میں یہ از حد ضروری چیز ہے۔ جہاں سینکڑوں روپیہ خرچ کئے جاتے ہیں۔ پانچ چھ روپیہ یہ بھی ضرور خرچ کرنا چاہئے۔ نواب جمشید علیخاں۔ ایل۔ ایم سی ممبر کونسل از باغپت ضلع میرٹھ

دار الشفاء مصطفائی کی ایک خاص چیز

اسم بامسمّٰی روغن اعجاز۔ صدہا مرضوں کی ایک دوا

چوٹ، زخم، سوزش اعضا، منہ آلنے، بچھو، مکڑی، تتئے وغیرہ کے کاٹے، جلے ہوئے۔ ورم، سرخ بادہ کی فوری دوا درد اور ورم پر اس کو ملکر سینکیں فوراً آرام۔ چوٹ میں اگر زخم نہ ہوا ہو تو اسے ملکر سینکیں اور اگر زخم ہو تو خالص پانی یا نیم کے پانی سے دھو کر یہ تیل لگائیں درد اور تکلیف اور ٹیس فوراً موقوف، چوٹ اور زخم خواہ گرنے سے ہوا ہو یا لاٹھی یا بندوق کی ضرب سے۔ اگر زخم سے خون بہتا

ہو یا چاقو سے کٹ گیا ہو تو اسکو لگائیں، خون کو فوراً بند کرتا ہے، اور زخم کو بہت جلد بھر لاتا ہے۔ یہ تیل زخم کو بھرنے میں نہایت سریع الاثر ہے اور زخم کو بڑھنے سے روکتا ہے۔ منہ کسی قسم کا آیا ہو حتی کہ بچوں کا سفید موتھہ جسکو جھلک کہا جاتا ہے اس کے لگاتے ہی تکلیف دور اور تقریباً ایک گھنٹہ میں منہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ پھریری سے لگائیں۔ سرخ بادہ پر نصف وزن سرکہ ملا کر لگائیں سوزش و خراش اندام نہانی مستورات کیلئے پھریری سے لگانا فوری دوا ہیت پر سے ملیں فوراً جلن اور خارش موقوف، پان میں چونہ زیادہ کھا لینے سے منہ چھل گیا ہو تو پھریری سے لگاتے ہی آرام، فالج اور لقوہ میں بعد صفائی مادہ اسکا ملنا مفید اور مقوی اعضا ضعیف عورتیں بدن پر ملوائیں تو نہایت مقوی۔ جوڑوں میں سختی آگئی ہو تو نرم کرتا ہے، پسلی کے درد پر اسمیں نصف وزن موم ملا کر نیم گرم ملیں۔ گرم پانی میں ۲۰ تولہ ملا کر پلیں تو مسہل قوی ہے۔ قولنج اور مروڑ اور پیٹ کے کیڑوں کو دفع کرتا ہے

روغن اعجاز کا ایک خاص فائدہ

ختنہ کرنے کے بعد اسکو فی تولہ ایک ماشہ کافور ملا کر لگا دیا جائے تو فوراً تکلیف دور ہو جاوے اور بچہ ہنستا کھیلتا رہے بڑے بندھنے یا بندش وغیرہ کے مطلق ضرورت نہیں ہوتی علی ہذا لڑکیوں کے کان، ناک چھیدنے کے بعد فوراً اس کو لگا دیا جائے تو تکلیف بالکل نہیں ہوتی، اور دو تین ہی دن میں کان اچھے ہو جاتے ہیں۔

قیمت شیشی	۶ ماشہ	چار آنہ	۴؍
”	۱ تولہ	سات آنہ	۷؍

قیمت شیشی	۲۰ تولہ	چودہ آنہ	۱۴؍
”	۵ تولہ	ایک روپیہ تین آنہ	عہ؍
”	۱۰ تولہ	تین روپیہ	سے؍
”	ایک پونڈ ۴۰ تولہ	گیارہ روپیہ	لعہ؍

جس قسم کی شیشیاں خریدی جائیں، فی درجن ایک شیشی مفت

سرٹیفکٹ

میں آپ کے روغن اعجاز کو واقعی اعجاز ہی سمجھتا ہوں اور ہمیشہ گھر میں رکھتا ہوں۔ ایک مرتبہ یہاں گاؤں میں لڑائی ہو گئی اور فریقین کے سر پھٹ گئے اور ایسی چوٹیں آئیں کہ سب کا خیال تھا، کہ دو دو مہینہ شفاخانہ میں رہنا پڑیگا۔ آپ کا روغن اعجاز موجود تھا صرف وہ زخموں میں ٹپکا یا گیا تکلیف فوراً دور ہوئی اور ایک ہفتہ میں سب اچھے ہو گئے، اس کے علاوہ میں نے اسکا تجربہ بہت جگہ کیا کیسا ہی زخم ہو، چوٹ ہو، پھوڑا پھنسی ہو میں اسی کو لگا لیتا ہوں آرام ہو جاتا ہے، بڑے بڑے کام اس سے نکلتے ہیں۔

ضیاء الحسن از کاٹھ ضلع میرٹھ

سرٹیفکٹ

میں نہایت مسرت اور فراخ دلی کیساتھ روغن اعجاز کی تعریف کرتا ہوں کہ واقعی یہ بے مثل چیز ہے چوٹ لگ جانے کو اسکو مل لیا جائے تو درد اور ٹیس گویا تھی ہی نہیں اور ورم کے تحلیل میں بھی بہت مفید ثابت ہوا، ایک مریضہ پر درد گردہ میں آزمایا گیا بہت جلد درد کو سکون ہو گیا میرے گھر میں ایک شیشی رکھی رہتی ہے۔ جس بچہ کے چوٹ لگتی ہے یا کوئی جانور کاٹ لیتا ہے وہ دوڑ کر روغن اعجاز مل لیتا ہے۔ اور ہنستا کھیلتا پھرتا رہتا ہے۔ ہر گھر میں رہنے کی چیز ہے۔ مولوی ظفر احمد صاحب از خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر۔

ایک عجیب واقعہ

ایک عجیب واقعہ :- ایک لڑکا کارتوس بھر رہا تھا غلطی سے ٹوپی چل گئی اور چھرے چھت میں لگے - اور اُسکا منہ اور ہاتھ سب زخمی ہوگئے - تمام منہ پر خون ہی خون تھا ایک شخص نے چلوؤں میں پانی لیکر منہ پر ڈالا اس غرض سے کہ خون دُھل جائے اور معلوم ہوجائے کہ چوٹ کہاں کہاں اور کتنی لگی - لیکن تمام چلو خون سے بھر گیا کیونکہ خون بہت زیادہ نکل رہا تھا - تمام کھال اور گوشت اڑ گیا تھا - اتفاق سے اُس وقت روغن اعجاز موجود تھا - چلو بھر کر اُس کے منہ پر ڈال دیا - پڑنا تھا کہ خون بند ہوگیا اور زخم کے موقعے صاف نظر آنے لگے پھر روغن اعجاز ہی سب جگہ لگایا گیا - آنکھیں پھول کر بڑی بڑی ہوگئی تھیں اور سخت سوزش تھی ان پر روئی روغن اعجاز میں بھگو کر رکھی گئی - مریض بیہوش ہوگیا تھا - ایک گھنٹہ کے بعد تکلیف کہیں نہیں رہی - اگلے دن آنکھیں کھل گئیں - اور ایک ہفتہ میں سب زخم اچھے ہوگئے اور نشان بھی نہ رہے

(راقم ایک طبیب صاحب)

سرٹیفکٹ

میرے ایک دوست کے ہاتھ میں بندوق لگ گئی اور دونوں ہاتھوں کی ہڈیاں چور چور ہوگئیں، ڈاکٹر نے اپریشن کیا، لیکن سوزش اور گرمی اس قدر تھی کہ کئی راتیں جاگتے گذر گئیں کبھی بھی ہاتھ کے پاس کوا ڑتی تھی تو تڑپ اٹھتے تھے، ڈاکٹر نے بہت کوشش کی مگر یہ تکلیف رفع نہ ہوتی تھی اس وقت روغن اعجاز لگایا گیا فوراً نیند آگئی اور ایک ہی دن میں زخموں میں گوشت اتنا بھر آیا کہ ڈاکٹر نے کہا کہ کوئی دوا بہت تیز بھرنے والی لگائی گئی ہے کہ گوشت بے قاعدہ بھرتا آتا ہے، ایسا نہ ہو اسکو کاٹنا پڑے۔

(محمد علی پروفیسر مسلم کالج الہ آباد)

ایک قابل قدر سرٹیفکٹ

از عالیجناب حکیم محمد عبد الحلیم صاحب

ایڈیشنل حکیم شفاخانہ تکمیل الطب و پروفیسر تشریح وکیمیا جھوائی ٹولہ لکھنؤ - میں تصدیق کرتا ہوں کہ حکیم حاجی مولوی حافظ محمد مصطفیٰ صاحب، مالک دار الشفاء مصطفائی میرٹھ کا ایجاد کردہ روغن اعجاز وفیور مکسچر مصطفائی وزہر مار نہایت مفید ادویات ہیں شفاخانہ تکمیل الطب کے مرضی پر میں نے استعمال کیا اور واقعۃً مفید پایا میں حکیم صاحب کو اِن کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں اور پبلک سے اِن ادویہ کے استعمال کی سفارش کرتا ہوں - ۲۲ جولائی ۲۶ء

زہریلے جانوروں کا علاج

دار الشفاء مصطفائی کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ زہریلے جملہ جانوروں کے کاٹے کا علاج خاص طور سے ہوتا ہے - اِن ادویات کو غور سے پڑھئے -

زہر مار

عجیب جادو اثر دوا ہے - بچھو تتیے کچھوے کنکھجورے اور جملہ زہریلے جانوروں کے کاٹے کو ایک بوند آنکھ میں ڈالنے سے ایک سکنڈ میں آرام، لطف یہ کہ آنکھ کو کسی قسم کا نقصان یا تکلیف نہیں بلکہ ہلکے جالے اور دھند کے لئے مفید ہی بہت اطبا اِس کا تجربہ کر چکے ہیں سانپ کے کاٹے ہوئے بہت سے آدمی اس سے اچھے ہو چکے ہیں، گرمی کے موسم میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ محلہ میں کہیں تتیوں کا چھتہ لگا ہوتا ہے - تو بچے اُس میں اینٹ مار دیتے ہیں اور جب تتیے لپٹ جاتے ہیں اور کاٹ لیتے ہیں تو دار الشفا میں آکر آنکھ میں دوا ڈلوا لیتے ہیں فوراً آرام ہو جاتا ہے،

پھر اُسی شغل میں لگ جاتے ہیں دن بھر یہی سلسلہ رہتا ہے
دیگر جانوروں کے کاٹے کے لئے صرف ایک دو بوند زہرمار
کافی ہوتا ہے اور سانپ کے کاٹے کے لئے تقریباً ۲ تولہ
کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ پلایا بھی جاتا ہے اور کاٹنے
کی جگہ پر کپڑا بھگو کر بھی رکھا جاتا ہے اور آنکھ میں بھی
ڈالا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ ماشہ جو دو سو مریضوں کو
کافی ہے۔ چار آنہ (۴؍)

ایضاً ۲ تولہ عہ محصول بقدر پارسل

نوٹ ہمارے ایجنٹوں کے پاس ایک شیشی کھلی ہوئی
رہتی ہے اور مریضوں کی آنکھ میں مفت ڈالی جاتی ہے

سُرمہ زہرمار

یہ زہرمار مذکور کا خشک جوہر ہے
نہایت تیز لگنے والی چیز ہے لیکن
تیزی مارنے کیلئے اسمیں تریاق اللدغ (جو کارخانہ کی خاص
ایجاد ہے) اسمیں ملایا گیا ہے اب بالکل نہیں لگتا اور
بجلی کا سا اثر رکھتا ہے اور سلائی آنکھ میں پھیری اُدھر
زہر کا اثر کافور جس طرف کاٹا ہو اس کے مخالف جانب
کی آنکھ میں ایک سلائی لگایا جائے۔
قیمت شیشی ۳ ماشہ ۸؍ اور ایک تولہ عہ۲؍ محصول ۴؍

فوری زہرمار

اس نے تمام زہرماروں کو مات
کر دیا اس کے صرف سونگھنے
سے ایک منٹ کے اندر آرام ہوتا ہے، ایک شیشی ہزاروں
مریضوں کو کافی ہے اس کی ترکیب اور فوائد یہ ہیں سونگھنے
سے زہر کو فوراً آرام۔ اُسکو کاٹنے کی جگہ لگایا جاوے
تو فوراً آرام۔ اگر زہر کا اثر زیادہ ہو تو فوری زہرمار دو
دو بوند ایک ایک چمچہ پانی ملا کر دس دس منٹ کے بعد
پلاویں۔ اگر اسکو زہریلے جانور پر ڈال دیں تو وہ جانور
مر جائے۔ تتیّوں کے چھتہ کے نیچے اس کی شیشی کھول کر
رکھ دیں تو تتیّے چھتہ چھوڑ کر بھاگ جائیں۔

ہیضہ کے مریض کو فوری زہرمار دو دو بوند دو چمچہ
پانی ملا کر ہر گھنٹہ میں دیتے رہیں تو عمدہ دوا ہے۔ سرسام
میں غفلت دور کرنے کے لئے ۲ بوند فوری زہرمار دو چمچہ
پانی میں ملا کر کپڑا بھگو کر پیشانی پر رکھیں سانپ کے کاٹے
کو ۶ ماشہ ارہر کی دال اور ۵ کالی مرچیں پانی میں پیسکر
چھان کر ۵ بوند فوری زہرمار ملا کر ہر دو گھنٹہ میں کھلاویں
اور ارہر کی دال اُبال کر گرم گرم باندھیں اور اُسکو ٹھنڈا ہونے
دیں جب تک آرام نہ ہو جائے۔ اور فوری زہرمار کاٹنے کی
جگہ پر خوب ملیں یا کپڑا بھگو کر رکھیں۔ ملیریا کے موسم میں
۲ بوند فوری زہرمار ایک چمچہ پانی میں ملا کر ہر صبح کو پی لیا
کریں۔ تو ملیریا سے حفاظت رہے۔ اگر تمباکو پان میں زیادہ
کھا لینے سے چکر آ جائے تو فوری زہرمار کو سونگھتے ہی دور

نوٹ:۔ فوری زہرمار آنکھ میں ہرگز نہ ڈالا جائے۔ ورنہ
نقصان ہوگا۔

نوٹ:۔ فوری زہرمار بلا کم سے کم دس حصہ پانی ملائے
ہرگز نہ پینا چاہیئے۔ پانی میں ملا کر اس کو پینا یا کوڑی پر ملنا
قے کو روکتا ہے۔

نوٹ:۔ اگر غلطی سے آنکھ کے اندر فوری زہرمار پڑ جائے
تو فوراً پانی سے آنکھ کو اندر سے دھو کر انڈے کی سفیدی
ڈالی جائے یا شیاف ابیض لگایا جائے۔ شیاف ابیض
مرکب گولی ہے جو اکثر دواخانوں میں ملتی ہے اور نسخہ
اُس کا یہ ہے۔ سفیدہ کاشغری گوند ببول کتیرا
نشاستہ باریک پیسکر انڈے کی سفیدی سے یا لعاب اسبغول
سے گوندھ کر گولیاں بنائی جائیں اور پانی میں گھس کر آنکھ میں
لگائی جائیں۔ قیمت شیشی ۶ ماشہ جو ہزاروں مریضوں
کو کافی ہے ۶؍ ایضاً ۲ تولہ عہ۸ محصول ۴؍

مومیائی

یہ مومیائی بنی ہوئی ہے مگر کام اصلی کا دیتی ہے، ہڈی جوڑ دیتی ہے جب کسی کے چوٹ لگے تو ایک چنے کی برابر مومیائی کھلاکر گرم دودھ پلاویں تین چار دن ایسا ہی کریں۔ اور ایک ماشہ مومیائی ۲ تولہ تل کے تیل میں یا روغن اعجاز میں ڈالکر تاکہ مومیائی تیل میں حل ہو جائے پھر اس کو زخم پر لگائیں خون فوراً بند اور ہڈی بھی جڑ جاتی ہے اگر مومیائی ایک ارڈ کے دانہ کی برابر کھاکر شام کے وقت دودھ پئیں تو بیحد ممسک ہے لیکن گرم مزاج والے اور جوان آدمی اسکو امساک کے لئے نہ کھائیں قیمت فی تولہ عہ محصول ۴ر پیکنگ ۴ر

جوہر عشبہ دو آتشہ

عشبہ کے خواص سے کون واقف نہیں ہی ایک دوا ہے جس کے حکیم لوگ اور ڈاکٹر اور وید سب قائل ہیں۔ اس سے بہت سے مرکبات بنتے ہیں جن کے الگ الگ اثر ہوتے ہیں۔ مگر عشبہ گرم خشک بہت زیادہ ہے اسی واسطے اطبا اسکو عشبۃ النار کہتے ہیں، اور سب کو معلوم ہے کہ دوا کا ترکیب دینا اور مزاج قائم کرنا یونانی ہی طب کا حصہ ہے ہمارا جوہر عشبہ ایسا مرکب ہے جسمیں عشبہ کے ساتھ دودھ اور دیگر مصفی خون ادویات بھی شامل ہیں نہ اسمیں گرمی باقی ہے نہ خشکی۔ نہایت مصفی خون، رافع قبض، آتشک اور گٹھیا۔ بھانسوں، داد، خارش، تل، داغ، دھبوں وغیرہ امراض جلدی کی جڑ کھونے والا ہے۔ جو قبض، سودا و پت اور آنتوں کی خشکی ہو اُس کے لئے بیحد مفید ہے، آتشک والے باقاعدہ علاج کے بعد دو تین بوتل جوہر عشبہ پی لیں تو اس قدر رنگ صاف ہو جاتا ہے کہ پہچانے نہیں جاتے ۔

قیمت فی بوتل ۱۲ خوراک عہ

فیور مکسچر جدید

یہ جدید مکسچر کم استطاعت لوگوں کے واسطے تیار ہوا ہے، فائدوں میں فیور مکسچر مصفائی کی برابر ہے سوائے اس کے کہ چڑھے ہوئے بخار میں نہیں دیا جاسکتا نیز حمل میں نہیں دیا جاسکتا۔ اور اس بات میں اُس سے بڑھا ہوا ہے کہ جن کا جگر یا تلی بڑھی ہوئی یا اُن کے بدن میں ملیریا کا مادہ موجود ہو تو اُن کو بہت زیادہ فائدہ کرتا ہے تلی کو بہت جلد کاٹتا ہے اور ایک دو دست لاتا ہے ہاضم اور پسینہ لانے والا بھی ہے۔

قیمت شیشی ۱۶ خوراک عہ ایضاً ۹ خوراک ۱۱ر

سرٹیفکیٹ:۔ از حاجی عزیز الرحمن صاحب رئیس انچولی ضلع میرٹھ۔ مجکو عرصہ تک بخار آیا، کبھی آتا کبھی چھوٹ جاتا۔ بہت دوائیں کیں لیکن فائدہ نہوا مکسچر جدید سے بالکل فائدہ ہو گیا۔

سنون لبیط

یہ منجن دانت و مسوڑہ ہے اور نزلہ کا اثر ہونیکو قطعاً روکنے والا ہے، اگر ابتدا عمر سے اِس کو ملتے رہیں تو دانت ہر قسم کے امراض سے محفوظ رہیں اور درد اور پیریا وغیرہ کوئی مرض نہو۔ چونکہ اس منجن کی اشاعت اور نفع عام منظور ہے اِس واسطے قیمت بہت ہی کم رکھی گئی۔ ترکیب استعمال یہ ہے کہ رات کو سوتے وقت ایک ماشہ ملکر ۱۰ منٹ کے بعد کلی کرکے سو رہا کریں۔

قیمت فی تولہ ایک آنہ (۱ر) پیکیٹ ۵ تولہ چار آنہ (۴ر) دس تولہ سات آنہ (۷ر) محصول ۴ر

تریاق بینظیر

طاعون، ہیضہ، بخار، چیچک، قے، دست، درد سر، پیٹ۔ جلے ہوئے سوزش بول، تتئے کے کاٹے کی ایک دوا، طاعون اور

ہیضہ کے موسم میں ۲ بوند سے ۵ بوند تک ہر روز کھانا چاہیۓ طاعون اور ہیضہ کے مریض کو ۵ بوند صبح اور ۵ بوند شام اور ۵ بوند دوپہر بلکہ ہر دو گھنٹہ کے بعد ۲ بوند دیتے رہو بخار میں پیاس کے وقت ۲ بوند دو اور اُسی کو سونگھاؤ، آدھا سیسی والے کو باری سے پہلے ۵ بوند ناک میں چڑھوا دو، پت اور جلے ہوئے اور تتیئے کے کاٹے پر ملنے سے فوراً آرام، سوزش بول میں ۲ بوند صبح اور ۲ بوند شام کھاؤ قے کے وقت ذرا روئی پر ملوا اور سونگھاؤ۔

قیمت شیشی ۱۶ خوراک ۴؍ ۳۲ خوراک ۸؍ محصول ۴؍

چورن مصطفائی

یہ چورن نہایت خوش ذائقہ ہے اجس گھر میں پہونچ جاتی ہے۔ بچے بہت جلد ختم کر دیتے ہیں، ہر عمر اور ہر حالت میں مفید ہے۔ ہاضم طعام کاسر ریاح، رافع قبض و نفخ، مانع تبخیر ہے کھاتے ہی شرطیہ ڈکار آتی ہے۔ خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک، خواہ کھانے کے بعد کھائیں یا نہار منہ۔

قیمت شیشی ۵ تولہ ۴؍ محصول ۲ شیشی تک ۴؍

نمک سلیمانی اصلی

اِس کے خواص سے ایک دنیا واقف ہے اور کسی دواخانہ کا اشتہار اِس سے خالی نہوگا۔ چونکہ یہ معدہ کی خاص دوا ہے، اِس واسطے اِس کو تمام امراض کی دوا کہنا صحیح ہے کیونکہ تمام امراض معدہ ہی سے ہوتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ میں نمک سلیمانی بالکل اصلی اجزا سے تیار کیا جاتا ہے، تخمہ، درد شکم، بدہضمی کھٹی ڈکار، دست، قبض، ریاح، ضعف ہضم وغیرہ کیلیئے اکسیر ہے اور مقوی باہ ہو، بینائی کو بڑھاتا ہے۔

قیمت فی ۳۰ خوراک ۴؍ وزن ۲۰ تولہ محصول ۲ شیشی تک ۴؍

اور ۶ شیشی تک پانچ آنہ (۵؍)

قبض کشا

جتنی بار اجابت منظور ہواتنی ہی بوند قبض کشا تباشہ یا شربت بنفشہ میں یا اور کسی چیز میں ملا کر کھالو۔ بچوں کے لیۓ اچھی چیز ہے، ایک بوند گھونٹی کا کام دیتی ہے، سودا اور بلغم کو نکالتی ہے۔ مسہل میں جب دست نہ آئیں تو اِس کی دو تین بوند دیجائیں، دست بفراغت ہوجائیں۔ خوراک ایک بوند سے ۵ بوند تک ؎

قیمت شیشی ۶۰ بوند ۴؍ محصول ۴؍

مدر بول

جب ہیضہ میں پیشاب نہو تو اِس کو کپڑے پر لگا کر گردوں پر رکھو ۱۰ منٹ میں پیشاب ہوجاتا ہے۔ قیمت ۴؍

حب ہیضہ

ہیضہ کے موسم میں حفظ صحت کے لیۓ بھی کھانی چاہیۓ، اور مریض کے لیۓ بھی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ بچوں کو بدہضمی، پیٹ کے درد کے لیۓ کھلائیں تو فوری دوا ہے۔ حفظ صحت کے لیۓ ایک گولی روز پانی کے ساتھ کھاتے رہیں۔ اور ہیضہ کے مریض کو ایک گولی صبح اور ایک شام اور ایک گولی دوپہر گلاب ۵ تولہ کے ساتھ یا سوڈا واٹر کے ساتھ یا پانی کے ساتھ کھلائیں اور اگر چار بجے دودھ کے ساتھ کھلائیں تو بیحد مفید ہے۔

قیمت فی درجن نو آنہ (۹؍)

حب ممسک

لوگ امساک کی ہوس میں بہت تیز اور زہریلی چیزیں کھالیتے ہیں جس کا انجام طرح طرح کے نقصان پیدا ہوتا ہے، اور آخر میں امساک کا اثر بھی باطل ہوجاتا ہے

ہماری یہ گولی سونا، چاندی مشک، عنبر وغیرہ قیمتی اور غیر زہریلی دواؤں سے مرکب ہے کسی قسم کا نقصان نہیں لاتی ہر مزاج کے موافق ہے، ممسک بے ضرر اور مقوی باہ، مانع ضعف ہے، اگر ماء اللحم کے ساتھ کھائی جائے، تو آب حیات کا کام دیتی ہے اگر ایک گولی قبل از ... کھائی جائے اور ایک بعد تو مطلق ضعف نہو۔ اور قوت و تحریک بحال رہے، مانع نزلہ بھی ہے۔ افیون کی عادت بھی اس سے چھوٹ جاتی ہے۔

قیمت روپہلی گولی ۱۲ عدد ایک روپیہ (عہ) سنہری " ۱۲ " ایک روپیہ (عہ) محصول ۸/

سوزاک یہ بھی آتشک کا بھائی ہے حقیقت ایک ہی صرف ہندش الفاظ کا فرق ہے۔ یہ وہ مرض ہے جس کی نسبت کہا گیا ہے۔ یہ داغ بد وہ ہے کہ مٹایا نہ جائے گا اس مرض سے پشتوں تک نسل بھی خراب ہوجاتی ہے۔ اس کے لئے ہماری دوا، سوزاک اکسیر ۱۲ دن استعمال کیجئے اور تمام عمر کو مرض کو خیر باد کہیئے اس کے ساتھ مرہم اکسیر کی پچکاری بھی لینا چاہیئے قیمت دوا، سوزاک کی دو روپیہ (للعہ) محصول ۸/ اس کے ساتھ خون کی صفائی کے لئے جوہر عشبہ نمبر (۲۱) بھی پینا مناسب ہے۔

آتشک یہ وہ مرض ہے کہ جس سے موت بہتر ہے، سات سات پشت تک اس سے نجات نہیں ہوتی۔ ہمارے یہاں اس کا علاج بھی شرطیہ ہوتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ غریبانہ بھی اور امیرانہ بھی، اس کے نسخے ہمارے پاس ایسے مجرب ہیں کہ اگر کوئی صاحب طمینان کے واسطے ٹھیکہ کے طور پر علاج کرانا چاہیں تو اُس کے لئے بھی ہم تیار ہیں۔

حب آتشک۔ غریبانہ گولی دست آور ہی تین خوراک ہیں آرام۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) محصول ۸/ محتاجوں کو مفت، اِس کے کھانے ہی سے زخم بھر جاتے ہیں

اکسیر آتشک امیرانہ گولی، آتشک اور گنٹھیا کا شرطیہ علاج، نہ منہ آئے نہ دست آئیں، ایک ہفتہ میں آرام قیمت عـ۵ محصول ۸/ ہر زخم اس کے کھانے ہی سے بھر جاتے ہیں۔ جواہرات سے تولنے کی چیز ہے۔ ایسے لوگ موجود ہیں جنکے ہاتھ پیر ٹیڑھے پڑ گئے تھے، اس کے استعمال سے بالکل تندرست ہو گئے۔

مرہم اکسیر داخلی و خارجی دوا، ہمارے کارخانہ کی خاص چیز۔ آتشک سوزاک، ڈھیٹ، خنازیر (کنٹھ مالا) قروح خبیثہ ایسے زخموں کی بے مثل دوا، ایک چنے کی برابر روز ۴۰ روز تک کھانے سے جملہ امراض مذکورہ بالا کی جڑ کھولنے والا، اسی کی پچکاری سوزاک کے لئے اکسیر ناصور میں اس کا ٹیکا نہ جادو کا اثر رکھتا ہے۔

قیمت فی ڈبہ ایک تولہ دو روپے (للعہ) اور محصول ۸/ زخموں پر لگانا فوری علاج۔

درد گردہ دوا مجرب کی غریبانہ دوا، دواء الکلیتین درد گردہ بھی کیسی جانکاہ چیز ہے مریضان گردہ کو چاہیئے کہ ہماری اس دوا کو ہمیشہ پاس رکھیں۔ جب دورہ کا اندیشہ ہو فوراً ایک خوراک کھالیں، پیشاب جاری کرتی ہو

اور پتھری کے ٹکڑے کر دیتی ہے۔ اگر کچھ عرصہ کھائیں تو ریگ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔

قیمت شیشی ۱۲ خوراک ع۸ محصول ۸

ترکیب استعمال:- ڈیڑھ ماشہ دوا ارالکا تبا شربت بزوری میں ملا کر چاٹیں یا مولی کے پانی کے ساتھ کھائیں یا صرف پانی کے ساتھ کھا لیں۔

درد گردہ کی امیرانہ دوا مجرب در مجرب

درد گردہ کے لئے اس سے بہتر دوا نہیں ہوئی اجس نے ۸ روز باقاعدہ استعمال کیا تمام عمر درد سے محفوظ ہو گیا۔ نہایت کمیاب اجزاء سے مرکب ہے۔

ترکیب استعمال:- ایک رتی دوا روز صبح کو کہا کر سونف، احب القرطم، گوکھرو، پانی میں بھیگو کر چھان کر شربت بزوری یا دیا شکر سفید ملا کر پئیں۔

سرٹیفکیٹ مجکو مرض درد گردہ شروع ہوا اور سخت تکلیف ہوئی، تیسرے چوتھے دن دورہ ہونے لگا۔ اس دوا کا استعمال کیا۔ اب مدت سے درد گردہ کا خیال بھی نہیں آتا حالانکہ میں نے ۸ روز استعمال بھی نہیں کیا۔

خواجہ عزیز الحسن غوری اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس لکھنو

سرٹیفکیٹ مجھے درد گردہ کے سخت دورے ہوتے تھے جس سے روح تحلیل ہوتی تھی اور ضعف کی کوئی حد نہیں رہی تھی آپ کی یہ دوا درد گردہ باقاعدہ ۸ دن استعمال کی، عرصہ ہوا کہ درد بالکل نہیں ہوا، اس عرصہ میں دیگر بیماریاں بھی ہوئیں مگر درد گردہ نہیں ہوا (حافظ شفقت علی از رامپور منہیاراں ضلع سہارنپور)

برادران اسلام کو تازہ خوشخبری یعنے

جناب فخر عالم پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مبارک والانامہ

جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مہر لگا کر سنہ ہجری میں سلطان مقوقس قبط کے بادشاہ کے نام بغرض دعوت اسلام روانہ فرمایا تھا اور ایک فرانسیسی سیاح نے سفر قبط میں مصر کے شہروں میں سے اخمیم کے گرجا میں ایک قبطی راہب کے پاس سے خرید کر سلطان عبد المجید خاں صاحب مرحوم و مغفور سلطان سابق کی خدمت میں لیکر حاضر ہوا اور ہدیۃً پیش کیا۔ سلطان المعظم نے اُسے نہایت حفاظت سے دیگر تبرکات نبویہ کیساتھ قسطنطنیہ میں رکھنے کا حکم صادر فرمایا، قسمت سے اُسکا عکس ہندوستان میں بھی پہونچا اور اسکے ایک عکس سے ہمکو عزت حاصل ہوئی ہم نے براہِ رفاہ عام چھپکر شائع کیا اور نقل مطابق اصل رکھنے کی یہانتک کوشش کی کہ بوجہ ایک مدت دراز گذر جانے کے والانامہ مذکور میں جو شکن وغیرہ پڑ گئے ہیں وہ بھی چربہ میں ظاہر کئے ہیں وہ عبارت جو اصل ہو اول رکھی ہو اور اسکے نیچے وہ ہی عبارت خط نسخ یعنی موجودہ عربی میں خوشخط لکھکر بین السطور" اردو ترجمہ بھی شامل کر دیا ہو اسکی قدر وہی حضرات کرینگے جنہیں آقائے نامدار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اشد محبت ہوگی کیونکہ محبوب کی چیز یا اُسکی نقل کی وہی قدر کریگا جو عاشق ہوگا اور جسکو محبت ہی نہو اسکو کیا قدر ہوگی، اور چونکہ بعض حضرات اسے شیشے میں لگاتے ہیں اسواسطے اسکے گرد بیل نہایت خوبصورت مگر صوفیانی رنگین چھپوائی ہو اب یہ فرمان ہر صورت سے اس قابل ہو کہ شیشہ میں لگوا کر مکانوں اور مسجدوں میں لگایا جائے، ہدیہ صرف ۲ر

نوٹ ادویات کے متعلق جس قدر سرٹیفکیٹ حاصل ہوئے ہیں وہ سب دواخانہ دارالشفا مصطفائی میرٹھ کو حاصل ہوئے ہیں۔

کتاب ترغیب و ترہیب

انسان بلکہ تمام حیوانات ایسی طبیعت پر پیدا کئے گئے ہیں کہ تاوقتیکہ کسی امر کی طمع یا کسی امر کا خوف نہو ہر کام کرنا دشوار ہوتا ہے بلکہ نہیں ہوسکتا اگر ہوتا بھی ہے تو بحکم حاکم سے وہ بھی نہایت جبر اور دشواری سے اسیوجہ سے فی زماننا کہ حاکم اسلام تو موجود نہیں احکام شریعۃ پر مسلمانوں کو قایم رہنا دشوار ہو رہا ہے، اب تو مسلمانونکو ہر امر دینی کا کوئی فائدہ یا اُسکے ترک سے مضرت معلوم ہو اُسپر عمل مشکل ہے۔ لہذا اس زمانہ میں ایسی کتاب کی اشاعت ضروری ہے جسمیں احکام شریعۃ کی منفعت اور اُسکے ترک سے مضرت دکھلاکر راہ مستقیم پر قایم کیا جاوے سو اس بارے میں احقر کے خیال میں کتاب ترغیب و ترہیب آئی اور اُسکا ترجمہ شروع کرادیا جو تھوڑا تھوڑا رسالہ الامداد میں ہر مہینہ شائع کرتا رہا چونکہ رسالہ الامداد میں مضامین دینیہ کے سوا کوئی آجکل کے مذاق کی چیز نہیں، لہذا رسالہ مذکور کی اشاعت بہت تھوڑی ہے اور رسالہ کے فرمے بچ جاتے ہیں احقر انکو جمع کرکے کتاب کیصورت میں تیار کرالیتا ہے اسیطرح کئی کتابیں اسمیں سے علیحدہ تیار ہوکر ہدیۂ ناظرین ہوچکی ہیں، مثلاً تسہیل المواعظ، المصالح العقلیہ، امیر الروایات، التشرف حصہ اول وغیرہ، لہذا کتاب ترغیب و ترہیب کی بھی مفصل ذیل جلدیں تیار ہوچکی ہیں جو کچھ روز سے شائع ہو رہی ہیں، اسکے اسوقت تک تین حصے تیار ہیں۔

حصہ اوّل میں ترغیب اتباع کتاب و سنت اور کار خیر میں پیشقدمی کرنیکی اور ترک سنت اور بدعات اور کار بد میں پیشقدمی سے اجتناب کتاب العلم اسمیں علماء و طلباء کے فضائل اور اشاعت علم کی ترغیب ہے اور جھوٹی حدیث کے بیان کرنے، اور علم کی ناقدری اور دنیا کیواسطے علم پڑھنے پڑھانے سے اجتناب، کتاب الطہارت اسمیں آداب قضائے حاجت اور استنجا اور غسل و وضو کے فضائل نہایت بسط سے بیان کیے ہیں ۱۱

حصہ دوئم کتاب الصلوٰۃ۔ اسمیں اذان کے اور اُسکے جواب اور تکبیر کے فضائل اور بعد اذان کے مسجد سے نکلنے کی ممانعت اور ضرورت کے موقعہ پر تعمیر مساجد اور انکا احترام اور عورتونکو گھرونمیں نماز ادا کرنیکی ترغیب اور نماز پنجگانہ کے اہتمام، فضائل رکوع و سجود کے اور اول وقت ادا کرنیکی فضیلت آداب جماعت اور کار بعد نماز آداب امامت و صف بندی وغیرہ وغیرہ کتاب النوافل اسمیں سنت موکدہ اور وتر اور تہجد اور چاشت صلوٰۃ توبہ و استخارہ صلوٰۃ التسبیح وغیرہ کا بیان ہے، ضخامت ۲۰۴ صفحات قیمت عہ۔

حصہ دوم کا جزو ثانی یعنی **کتاب الجمعہ** اسمیں نماز جمعہ کی فضیلت اور اسدن رات میں ساعت اجابت کے فضائل اور غسل کرنا اور اول وقت کی فضیلت اور بلا عذر دیر کرنے اور گردنیں پھلانگنے اور خطبہ میں بات کرنیکی ممانعت اور ترک جمعہ پر وعید۔ اور سورہ کہف اور اسرات دن کے اذکار، ضخامت ۳۰ صفحے، قیمت ۲ر

کتاب الصدقات۔ اسمیں زکوٰۃ ادا کرنیکی ترغیب اور فرضیت کی تاکید اور زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر ترہیب اور زیور کی زکوٰۃ کا بیان پرہیزگاری کے ساتھ خدمت صدقات بجالانیکی ترغیب اور اس امر کی ترغیب کہ اگر کسیکو نوبت فاقہ کی پہنچے تو خدا سے مدد طلب کرے بغیر خوشی کے جو چیز دیجاوے اُسکے لینے سے ترہیب صدقہ کی ترغیب اور تنگدست کی ہمت، اور نفلی صدقات کا بیان، خفیہ صدقہ کرنیکی ترغیب رشتہ داروں پر صدقہ کرنے اور انکو غیروں پر مقدم رکھنے کی ترغیب فالتو چیز کو اقربا کو باوجود مانگنے کے بخل کرنے اور اقربا کے حاجتمند ہوتے ہوئے غیر کو دینے کی ترہیب، قرض دینے کی ترغیب اور اسکی فضیلت کا بیان قیمت ۱۲ار